e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 329 Thursday , September 04 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۲۹) لکھنؤ، بروز جمعرات ۴-ستمبر ۲۰۲۵ء مطابق ۱۱/ربیع الاول ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

لکھنؤ کے ورون وہار میں بنے گا 300 ایکڑ کا لاجسٹک پارک

لکھنؤ (یو این آئی) لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی ورون وہار اسکیم میں 15 ہزار سے زیادہ پلاٹ بنائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی 300 ایکڑ کے وسیع رقبے میں لاجسٹک پارک/ٹرانسپورٹ نگر تیار کیا جائے گا۔ آگرہ ایکسپریس وے اور کسان پاتھ سے سیدھے منسلک ہونے والی اس اسکیم میں لاجسٹک پارک بنانے سے بڑی آبادی کو رہائشی سہولیات کے ساتھ روزگار کے مواقع بھی میسر ہونگے۔ لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے نائب صدر پرتھمیش کمار نے بدھ کو اسکیم کا معائنہ کیا اور زمین کے حصول کے کام کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ اس دوران انہوں نے دونا گاؤں میں بنی اسکیم کے سائٹ آفس میں عہدیداروں اور انجینئروں کے ساتھ میٹنگ کی اور کسانوں سے براہ راست بات چیت کی۔ نائب صدر نے کہا کہ ورون وہار یوجنا آگرہ ایکسپریس وے پر 5610 ایکڑ کے علاقے میں فروغ دی جائے گی۔

کساد بازاری کے دہانے پر امریکہ!، 'موڈیز' نے جاری کی وارننگ

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ دنیا بھر کے ملکوں پر ٹیرف لگا کر اپنی طاقت دکھا رہے ہیں لیکن اب ان کے لیے بری خبر سامنے آئی ہے۔ گلوبل ریٹنگ ایجنسی موڈیز نے وارننگ دی ہے کہ امریکہ کی معیشت سنگین کساد بازاری کے دہانے پر کھڑی ہے۔ موڈیز اینالیٹکس کے چیف ماہر اقتصادیات مارک جانڈی کا کہنا ہے کہ امریکہ کے قومی اعداد و شمار بھلے ہی ٹھیک دکھائی دے رہے ہوں لیکن علاقائی اور نوکری سے جڑے اعداد و شمار گہری کمزوری دکھا رہے ہیں۔ یہ وارننگ حکومتی اندازے کے بالکل برعکس ہے۔ مارک جانڈی کے مطابق امریکہ کی تقریباً ایک تہائی جی ڈی پی ان ریاستوں سے آتی ہے جو یا تو پہلے سے ہی کساد بازاری میں ہیں یا ان کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ شمال مشرق، وسط-مغربی اور واشنگٹن ڈی سی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہیں جہاں سرکاری نوکریوں میں کٹوتی ہو رہی ہے۔

ملک کے کئی حصوں میں طوفانی بارش و بادل پھٹنے سے تباہی

درجنوں ہلاکتیں، قومی شاہراہیں بند ◻ پنجاب میں 1988 کے بعد بدترین سیلاب، تمام 23 اضلاع متاثر، اب تک 37 اموات ◻ دہلی ہوائی اڈے پر 346 پروازیں متاثر، نگم بودھ گھاٹ ڈوبا، آخری رسومات پر پابندی ◻ جموں میں مکانات تباہ، کئی منہدم ہونے کے دہانے پر ◻ ہماچل میں 6 اور چھتیس گڑھ میں 4 لوگوں کی موت

نئی دہلی: (ایجنسی) ملک کے مختلف حصوں میں طوفانی بارش اور بادل پھٹنے سے عام زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، پنجاب، راجستھان، اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور اوڈیشہ سمیت کئی ریاستوں میں شدید بارش اور سیلابی صورتحال نے تباہی مچا دی۔ حکام کے مطابق اب تک درجنوں افراد کی جان جا چکی ہے جبکہ کئی قومی شاہراہیں زمین کھسکنے اور پانی بھرنے کی وجہ سے بند کر دی گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے اگلے 24 گھنٹوں کے لیے الرٹ جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش، شمالی پنجاب، شمالی ہریانہ، مشرقی راجستھان، اتر پردیش کے کچھ حصے، مدھیہ پردیش اور اوڈیشہ میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ محکمہ کے مطابق خلیج بنگال میں بنے ہوا کے کم دباؤ کے اثر سے اوڈیشہ اور مضافاتی علاقوں میں بارش مزید بڑھ سکتی ہے۔

پنجاب میں ایک اور موسلا دھار بارش کے بعد صورتحال مزید بگڑ گئی ہے، جہاں ریاست 1988 کے بعد کے بدترین سیلاب کا سامنا کر رہی ہے۔ اب تک سیلاب کی زد میں آ کر 37 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں اور تمام 23 اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ پنجاب میں بڑے پیمانے پر سیلاب دریائے ستلج، بیاس اور راوی کے پھٹنے کے باعث آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر کے آبگیر علاقوں میں شدید بارش کے نتیجے میں برساتی نالے بھی ابل پڑے ہیں، جس نے تباہی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ مزید بھاری بارشوں نے صورتِ حال کو اور سنگین بنا دیا ہے، جس سے مقامی آبادی کے لیے مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں۔ سب سے زیادہ متاثرہ دیہات گورداسپور، پٹھانکوٹ، فاضلکا، کپورتھلہ، ترن تارن، فیروزپور، ہوشیار پور اور امرتسر اضلاع میں ہیں، جہاں لوگوں کو بے گھر ہونا پڑا اور فصلیں بھی تباہ ہو گئیں۔

پروازوں پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ فلائٹ ریڈار 24 کے مطابق، خراب موسم کی وجہ سے دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر آمد و رفت شدید متاثر ہوئی۔ بدھ شام 5 بجے تک ایئرپورٹ سے اڑنے والی 273 پروازیں اور اترنے والی 73 پروازیں تاخیر کا شکار رہیں۔ یوں کل 340 سے زیادہ پروازوں کی شیڈولنگ متاثر ہوئی۔ یمنا ندی کے بلند ہوتے پانی کا اثر دہلی کے سب سے بڑے شمشان گھاٹ نگم بودھ گھاٹ پر بھی دکھائی دیا۔ بدھ کی شام گھاٹ مکمل طور پر سیلاب کی زد میں آ گیا، جس کے باعث آخری رسومات کا عمل روک دیا گیا۔ گھاٹ کے احاطے میں کئی فٹ تک پانی بھر گیا اور یمنا کا پانی بہہ کر رنگ روڈ تک پہنچ گیا۔

جموں و کشمیر میں منگل کی رات تقریباً آٹھ بجے شروع ہونے والی موسلا دھار بارش بدھ کی دوپہر ایک بجے تک جاری رہی۔ تقریباً 17 گھنٹے سے جاری بارش کی وجہ سے سندر بنی کے کنگری گاؤں میں ایک کچا مکان منہدم ہو گیا، جس کے باعث ماں بیٹی جاں بحق ہو گئیں۔ دوسری جانب ضلع کے کوٹرنکا سب ڈویژن کے بدھل، کنڈی، کیول، کھواس، کنگوٹا، کیری، پیڈی، تھانا منڈی، منجاکوٹ میں تقریباً تین درجن مکانات گر گئے ہیں، جب کہ مزید مکانات کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ لوگوں نے انتظامیہ کی طرف سے بنائے گئے عارضی پناہ گاہوں میں پناہ لی ہے یا کسی رشتہ دار کے گھر میں پناہ لی ہے۔

ہماچل پردیش میں ضلع منڈی کے سندر نگر ڈویژن میں شدید بارش کے باعث مٹی کے تودے گرنے سے دو مکانات کے ملبے تلے دب کر چھ لوگوں کی موت ہو گئی۔ ملبے تلے کچھ دیگر لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس، اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فورس اور پولس کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور راحت رسانی کا کام شروع کر دیا۔ اب تک ماں، بیٹی، کرایہ دار اور قریب سے گزرنے والے اسکوٹر سوار کی لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ منڈی کے ڈپٹی پولس کمشنر اپوروا دیوگن اور پولیس سپرنٹنڈنٹ موقع پر موجود ہیں اور ریسکیو آپریشن کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ملبے میں مزید کچھ لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔

چھتیس گڑھ کے بلرام پور ضلع میں خوفناک واقعہ پیش آیا ہے۔ یہاں ضلع میں ایک چھوٹے سے پشتہ کا ایک حصہ ٹوٹ گیا جس کے بعد اچانک سیلاب آ گیا۔ اس حادثے میں اب تک 4 لوگوں کی موت ہو گئی ہے اور 3 لوگ لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ افسروں نے بدھ کو اس واقعہ کے بارے میں اطلاع دی۔ افسروں نے بتایا کہ شدید بارش ہونے کے بعد منگل کی دیر رات بلرام پور ضلع کے دھنیش پور گاؤں میں واقع لوٹی پشتہ میں دراڑ آ گئی۔ اس آبی ذخائر کی تعمیر سال 1980 کی دہائی کے ابتدا میں کی گئی تھی۔ دراڑ پڑنے کی وجہ سے آبی ذخائر کا پانی دراڑ کے توسط سے آس پاس کے گھروں اور کھیتوں میں داخل ہو گیا جس سے علاقے میں اچانک سیلاب آ گیا۔ اتر پردیش میں پچھلے تین دنوں سے مانسون کی بارش کم ہونے کے بعد اگلے چار پانچ دنوں تک دوبارہ مرطوب گرمی شروع ہونے کے آثار ہیں۔ بارش کے تھمنے اور ریاست کے بیشتر حصوں میں سورج چمکنے کے ساتھ ہی درجہ حرارت بڑھنے لگا ہے اور گرمی نے پھر سر اٹھا لیا ہے۔

یوپی اور پنجاب سمیت کئی ریاستوں میں اسکول اور کالج بند

مسلسل بارش اور سیلاب جیسی صورتحال کے مدنظر انتظامیہ نے کل یعنی 4 ستمبر 2025 کو کئی ریاستوں میں اسکول بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہماچل پردیش، پنجاب اور ہریانہ کے کئی اضلاع میں تمام سرکاری اور نجی اسکول بند رہیں گے۔ میرٹھ کے ڈی ایم ڈاکٹر وی کے سنگھ نے ضلع میں تین دنوں سے مسلسل بارش کو دیکھتے ہوئے بڑا فیصلہ لیا ہے۔ انہوں نے 4 ستمبر کو نرسری سے لے کر 8 ویں جماعت تک کے تمام طلباء کے لیے کونسل، سرکاری غیر سرکاری امداد یافتہ اسکولوں، سی بی ایس ای، آئی سی ایس ای اور مدرسہ بورڈ کے لیے چھٹی کا اعلان بھی کیا ہے۔ ہریانہ کے امبالہ اور جھجر میں تعلیمی اداروں کو بند کرنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہریانہ میں 5 ستمبر تک بارش کی پیش گوئی کی ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب کے وزیر تعلیم ہرجوت سنگھ بینس نے ایکس پر پوسٹ کیا اور بتایا کہ ریاست میں سیلاب کی صورتحال کے پیش نظر، پنجاب بھر میں تمام سرکاری/امداد یافتہ/تسلیم شدہ اور نجی اسکول، کالج، یونیورسٹیاں اور پولی ٹیکنک 7 ستمبر 2025 تک بند رہیں گے۔

اسلامی اسکالروں کا وفد جلد ہی بھاگوت سے ملے گا: مولانا مدنی

سہارنپور (یو این آئی) جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر اور دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس (پرنسپل) مولانا ارشد مدنی نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ بات چیت کے عمل شروع کیے جانے کی پہل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جلد ہی اسلامی اسکالروں کا ایک وفد موہن بھاگوت سے ملاقات کرے گا اور ہندو۔ مسلم کے درمیان تعلقات بڑھانے پر زور دے گا۔ آر ایس ایس سربراہ نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے قیام کی صد سالہ تقریب پر اپنے دہلی لیکچر سیریز میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے ہندو سماج پرجوش اور مسرور ہے، دلچسپ بات ہے کہ موہن بھاگوت کو شہر دیوبند سے بھرپور حمایت حاصل ہے۔ یہ اپنے آپ میں بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ عام مسلمانوں نے بھی بھاگوت کی پہل کا صمیم قلب سے خیر مقدم کیا ہے۔

ایلگار پریشد کیس: سماعت 17 ستمبر تک ملتوی

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو ایلگار پریشد-ماؤنواز روابط معاملے میں ملزم وکیل سریندر گاڈلنگ کی درخواست ضمانت پر سماعت 17 ستمبر تک ملتوی کر دی۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور کے ونود چندرن کی بنچ نے استغاثہ کی عرضی پر سماعت ملتوی کر دی۔ ایڈیشنل سالسٹر جنرل ایس وی راجو نے استغاثہ کی طرف سے پیش ہو کر ضمانت کی عرضی کو ملتوی کرنے کی درخواست کی۔ تاہم، گاڈلنگ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل آنند گروور نے اس کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے عدالت پر زور دیا کہ وہ سماعت ملتوی نہ کرے، یہ کہتے ہوئے کہ گاڈلنگ کی درخواست 2023 سے نمٹانے کے لیے زیر التوا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ گاڈلنگ نے بغیر کسی الزام کے چھ سال سے زیادہ جیل میں گزارے ہیں اور ان کی ضمانت کی عرضی پہلے 11 بار موخر کی جا چکی ہے۔

مرکز کا فیصلہ: سی اے اے میں بڑی ترمیم کا اعلان

افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان سے اقلیتی طبقہ کے لوگوں کو پاسپورٹ یا دیگر سفری دستاویزات کے بغیر بھی ملک میں رہنے کی اجازت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکز کی مودی حکومت نے پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ پر ہو رہے مظالم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کے ذریعہ جاری ایک بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مذہبی استحصال سے بچنے کے لیے افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان سے 31 دسمبر 2024 تک ہندوستان آئے ہندو، سکھ، بودھ، جین، پارسی اور عیسائی طبقہ کے لوگوں کو پاسپورٹ یا دیگر سفری دستاویزات کے بغیر بھی ملک میں رہنے کی اجازت دی جائے گی۔ یعنی شہریت ترمیمی قانون میں پہلے جو پاکستان، افغانستان و بنگلہ دیش کے استحصال زدہ اقلیتی طبقہ کے لوگوں کو ہندوستانی شہریت دینے کے لیے 2014 تک کا کٹ آف دیا گیا تھا، وہ مزید 10 سال بڑھا کر 31 دسمبر 2024 کر دیا گیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'پی ٹی آئی' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 'امیگریشن اینڈ فارنرس ایکٹ 2025 (2025 کا 13)' کے مطابق 31 دسمبر 2024 کو یا اس سے قبل ہندوستان آئے ان استحصال زدہ اقلیتوں کو ہندوستانی شہریت فراہم کی جائے گی۔ یہ اہم حکم بڑی تعداد میں لوگوں، خصوصاً پاکستان سے آئے ان ہندوؤں کو راحت فراہم کرے گا جو 2014 کے بعد ہندوستان پہنچے اور اپنے مستقبل کو لے کر فکر مند تھے۔ وزارت داخلہ کے ذریعہ جو نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے، اس میں لکھا گیا ہے کہ "افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے اقلیتی طبقہ- ہندو، سکھ، بودھ، جین، پارسی اور عیسائی، جو مذہبی استحصال یا اس کے خوف سے ہندوستان میں پناہ لینے کو مجبور ہوئے اور 31 دسمبر 2024 کو یا اس سے قبل جائز دستاویزات کے بغیر ملک میں داخل ہوئے، انھیں جائز پاسپورٹ اور ویزا رکھنے کے اصول سے چھوٹ دی جائے گی۔

آئی آئی ٹی کانپور ڈیپ ٹیک انوویشن کا سنٹر بنے: سی ایم یوگی

کانپور۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو کہا کہ اتر پردیش کو "انڈیا ڈیپ ٹیک 2025" کا مرکز بنانے کی سمت میں ٹھوس قدم اٹھائے جانے چاہئیں۔ ڈیپ ٹیک پر ایک موثر سمٹ منعقد کرنے کی ضرورت ہے جو تحقیق اور اختراع کو نئی سمت دے سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئی آئی ٹی کانپور کو گہری ٹیک اختراع کا بڑا مرکز بنایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے اور نوجوانوں کو عالمی تکنیکی مقابلے کے لیے تیار کرنے پر خصوصی زور دیا جائے گا تاکہ آنے والے وقت میں اتر پردیش تکنیکی انقلاب کا علمبردار بن سکے۔ آئی آئی ٹی کانپور کے سمنوے سے انڈسٹری-اکیڈمیا انگیجمنٹ پروگرام کے دوران، وزیر اعلیٰ نے کہا، ہمیں ہندوستان کا پہلا ڈیپ ٹیک انڈیا 2025 بننے کی طرف بڑھنا چاہیے۔ اس کے لیے ایک اچھا سمٹ ہونا چاہیے جہاں ڈیپ ٹیک انڈیا پر ٹھوس کام کیا جا سکے۔ آئی آئی ٹی کانپور کو اس کا مرکز بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے اس کے لیے گوتم بدھ نگر ضلع میں زمین بھی الاٹ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہوں گا کہ آئی آئی ٹی کانپور اس کی قیادت کرے، تاکہ یہ آج کے چیلنجوں کی سمت میں پورے ملک کو نئی قیادت دینے کے قابل ہو۔

2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف ممکن: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے 'سمرتھ اتر پردیش پورٹل' کا آغاز کیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے اور اگر یہ رفتار جاری رہی تو 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف ممکن ہے۔ لوک بھون آڈیٹوریم میں سمرتھ اتر پردیش-وکست اتر پردیش 2047 مہم کے آغاز کے موقع پر ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے اتر پردیش کے لوگوں سے اپیل کی اور کہا کہ ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہندوستان اور یوپی کا مستقبل کیسا ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو تیار کرنا ہوگا کیونکہ ہم جس سمت میں رہتے ہیں اسی سمت میں آگے بڑھیں گے۔ ہم جس طرح کا ہندوستان اور اتر پردیش چاہتے ہیں وہ ہمارے وژن میں ہونا چاہیے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے سمرتھ اتر پردیش پورٹل کا آغاز کیا۔ یہ پورٹل ریاست کے لوگوں کو اپنی تجاویز دینے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا، جو 12 بڑے شعبوں زراعت، مویشیوں کے تحفظ، صنعتی ترقی، آئی ٹی ٹیکنالوجی، سیاحت، شہری اور دیہی ترقی، بنیادی ڈھانچہ، متوازن ترقی، سماجی بہبود، صحت، تعلیم، سلامتی اور گڈ گورننس پر مبنی۔ ویژن ڈاکیومنٹ کا حصہ بنیں گے۔ ویژن ڈاکیومنٹ زمیں کی شکتی، تخلیق کی طاقت اور زندگی کی طاقت" کے تھیم پر مبنی ہے۔ ورکشاپ میں انتظامیہ، پولیس، فارسٹ سروس، زراعت، تعلیم، صحت وغیرہ کے شعبوں سے 400 سے زائد ریٹائرڈ افسران اور دانشوروں نے شرکت کی۔ ورکشاپ کے آغاز میں 2017 کے بعد اتر پردیش کے ترقی کے سفر اور ویژن 2027 پر مبنی ایک مختصر فلم دکھائی گئی۔

ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ یہ مہم وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی یافتہ ہندوستان کی قرارداد کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش حکومت ترقی یافتہ ہندوستان ترقی یافتہ اتر پردیش شتابدی سنکلپ ابھیان کے سلسلے میں مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس مہم میں 25 کروڑ لوگوں کو شراکت دار بنانا ہے۔

جی ایس ٹی اجلاس کے پہلے دن بڑا فیصلہ، 12 فیصد اور 28 فیصد ٹیکس سلیب ختم

جوتوں اور کپڑوں پر ٹیکس کی شرح میں بڑی تبدیلیوں کو منظوری، صارفین اور تاجروں دونوں کو ملے گی راحت

نئی دہلی: جی ایس ٹی کونسل کی میٹنگ آج بدھ کو شروع ہوئی۔ اس دو روزہ اجلاس میں بدھ کو پہلے دن کئی فیصلے لیے گئے۔ جی ایس ٹی کونسل نے بدھ کو جوتوں اور کپڑوں پر ٹیکس کی شرح میں کچھ بڑی تبدیلیوں کو منظوری دے دی۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اس سے صارفین اور تاجروں دونوں کو ریلیف ملے گا۔ ساتھ ہی ایم ایس ایم ای رجسٹریشن کے حوالے سے بھی راحت دی گئی ہے۔ یہ فیصلے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی زیر صدارت جی ایس ٹی کونسل کی 56 ویں میٹنگ میں لیے گئے۔ میٹنگ میں ریاستوں کے وزرائے خزانہ نے بھی شرکت کی۔ اکنامک ٹائمز کے مطابق نئی تبدیلیوں کے تحت اب 2500 روپے تک کے جوتے، چپل اور کپڑے 5 فیصد ٹیکس کے دائرے میں آئیں گے۔ اس سے پہلے 1000 روپے تک کی اشیاء پر صرف 5 فیصد جی ایس ٹی لگایا جاتا تھا، جبکہ اس سے زیادہ کی اشیاء پر 12 فیصد ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ اگر اب آپ 2500 روپے تک کے جوتے یا چپل یا کپڑے خریدتے ہیں تو آپ کو پہلے کی نسبت فائدہ ہوگا یعنی یہ چیزیں آپ کو سستی ملیں گی۔ بدھ کو جی ایس ٹی کونسل نے ایک اور بڑا فیصلہ لیا۔ کونسل نے 12 فیصد اور 28 فیصد کے سلیب کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب زیادہ تر چیزوں کو 5% اور 18% کے سلیب میں رکھا جائے گا۔ اس تبدیلی کا مقصد ٹیکس کے نظام کو آسان بنانا ہے۔ اس سے قواعد پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا، متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے چیزیں سستی ہوں گی۔ حکومت نے ایم ایس ایم ای رجسٹریشن میں نئے تاجروں کو بھی راحت دی ہے۔ ایم ایس ایم ای کا رجسٹریشن اب تین دنوں میں کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق، نئے اقدامات کے ساتھ، MSMEs کے لیے تین دنوں میں رجسٹریشن ممکن ہو سکے گا۔ اب تک اس میں کئی ہفتے لگتے تھے۔ اس فیصلے سے چھوٹی صنعتوں کی رجسٹریشن آسانی سے ہو سکے گی۔

جی ایس ٹی کونسل نے سپلائی کی جگہ کی تعریف میں تبدیلی کو بھی منظوری دے دی ہے۔ اس سے بچولیوں کو ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کا دعویٰ کرنے میں مدد ملے گی۔ اس فیصلے سے ہندوستان عالمی صلاحیت کے مراکز اور آئی ٹی ای ایس خدمات کے لیے ایک پرکشش مرکز بن سکتا ہے۔ شرح کو معقول بنانے پر بحث جمعرات کو بھی جاری رہے گی۔ اپوزیشن ریاستیں ریاستوں کو ہونے والے ریونیو نقصان کا تفصیلی تخمینہ چاہتی ہیں۔ مرکزی حکومت نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ اپوزیشن ریاستیں محصولات کے نقصان کے ازالے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے ریاستوں کی اقتصادی حالت پر برا اثر پڑے گا۔ کونسل نے سی بی آئی سی سے پوسٹ سیل ڈسکاؤنٹ پر جی ایس ٹی سے متعلق صورتحال کو واضح کرنے کو کہا ہے۔ اس کے لیے تفصیلی سرکلر جاری کیا جائے گا۔

صدارتی ریفرنس معاملہ پر سماعت جاری

نئی دہلی: تمل ناڈو حکومت کی طرف سے اسمبلی میں پاس کیے گئے بل کو گورنر کی جانب سے غیر معینہ مدت تک لٹکائے رکھنے کا معاملہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ ریاستی حکومتوں کی جانب سے بلوں پر فیصلہ کرنے کی ڈیڈلائن مقرر کرنے کے مطالبے پر آج (بدھ) مسلسل ساتویں دن سماعت ہوئی۔ پانچ ججوں کی آئینی بینچ چیف جسٹس بی آر گوئی، جسٹس سوریہ کانت، جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس اے ایس چندرکر اس مقدمے کی سماعت کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز (منگل) سماعت کے دوران بینچ نے صاف کہا تھا کہ گورنر کسی بل کو غیر معینہ مدت تک لٹکا نہیں سکتے۔ سماعت کے دوران مغربی بنگال، تلنگانہ اور ہماچل پردیش کی حکومتوں نے بھی گورنر کے اس اختیار کی مخالفت کی کہ وہ اسمبلی سے پاس بل کو روک کر رکھیں۔ ریاستی حکومتوں نے موقف اختیار کیا کہ قانون بنانا صرف اسمبلی کا حق ہے، گورنر اس عمل میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔

وکٹری ڈے پریڈ

بیجنگ میں چین نے کیا طاقت کا مظاہرہ، جن پنگ، پوتن اور کم جونگ نظر آئے ایک ساتھ

بیجنگ (ایجنسی) چین آج 'وکٹری ڈے پریڈ' کے ذریعہ دنیا کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ دراصل دوسری عالمی جنگ کے ختم ہونے کے 80 سال مکمل ہونے کے موقع پر چین میں فوجی پریڈ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس پریڈ میں روس کے صدر ولادیمیر پوتن، شمالی کوریا کے کم جونگ اُن اور ایران کے صدر سمیت 25 سے زیادہ ملکوں کے سربراہان شامل ہوئے۔ اس موقع پر چینی صدر جن پنگ نے تھیان مین چوک سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ چین کسی کی بھی دھمکی سے نہیں ڈرتا اور ہمیشہ آگے

کے بعد چین کی فوجی طاقت دکھائی گئی۔ اس میں جوہری صلاحیت والی طویل دوری کی انٹر کانٹینینٹل

سے چھوڑی جانے والی بیلسٹک میزائل دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ ڈی ایف-5 سی نیوکلیئر انٹر کانٹینینٹل

راہل گاندھی کا وزیر اعظم سے مطالبہ، 'پنجاب، جموں و کشمیر، ہماچل اور اتراکھنڈ کے لیے خصوصی ریلیف پیکیج کا فوری اعلان کریں'

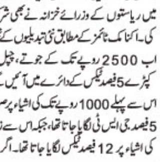

نئی دہلی: کانگریس کے رہنما راہل گاندھی نے شمالی ہندوستان کے کئی سیلاب متاثرہ ریاستوں کے لیے فوری طور پر خصوصی ریلیف پیکیج جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پنجاب، جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں حالیہ دنوں میں آنے والے شدید سیلاب اور بارش نے عوامی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور ہزاروں خاندانوں کو بے گھر ہونا پڑا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر پوسٹ کے ذریعے وزیر اعظم نریندر مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورتحال نہایت تشویشناک ہے۔ ان کے مطابق پنجاب میں بارش

اتراکھنڈ میں بھی صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ ایسے مشکل وقت میں آپ کی توجہ اور مرکزی حکومت کی سرگرم مدد بے حد ضروری ہے۔ ہزاروں خاندان اپنے گھر، زندگی اور اپنوں کو بچانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ان ریاستوں کے لیے، خاص طور پر کسانوں کے لیے، خصوصی ریلیف پیکیج کا فوری اعلان کیا جائے اور راحت و بچاؤ کے کاموں کو تیز کیا جائے۔" راہل گاندھی نے ایک ویڈیو پیغام بھی جاری کیا جس میں انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے دکھ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے مطابق، "مودی جی، حکومت کی

سماجی انصاف کے لئے بی جے پی کی اقتدار سے بے دخلی ناگزیر: اکھلیش

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلی و سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بدھ کو کہا کہ اتر پردیش میں سماجی انصاف کے راج کے قیام اور ناانصافی کو مٹانے کے لئے بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانا ضروری ہے۔ بدھ کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) ہیڈکوارٹر پر مختلف اضلاع سے آئے لیڈروں اور کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا بی جے پی کی مرکزی حکومت میں تیسرا میعاد کار ہے لیکن ملک کی عوام کو پریشانی اور تباہی کے سوا کیا ملا۔ بی جے پی حکومت میں معصوموں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جاتا ہے۔ آئین کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے تعلیم اور طبی نظام کو برباد کر دیا ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا بی جے پی استعمال کرنے والی پارٹی ہے۔ یہ لوگوں کو استعمال کرتی ہے پھر انہیں برباد کر دیتی ہے۔ بی جے پی حکومت نے جی ایس ٹی کو جنجال بنا کر کاروبار اور کاروباریوں کو الجھا دیا ہے۔ کاروبار کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ٹیکس کا پروسس آسان ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے فیصلوں میں بھاری گڑبڑ جھالا ہے۔ بی جے پی حکومت کے ایجنڈے میں نوکری۔ روزگار نہیں ہے۔

غزہ کی جنگ میں 21,000 بچے معذوری کا شکار: اقوام متحدہ

غزہ میں اسرائیلی فوج کے وحشیانہ حملے جاری، مزید 100 سے زائد فلسطینی شہید □ اسرائیلی ریزرو فوجیوں نے غزہ پر قبضے کو غیر قانونی قرار دیکر ڈیوٹی پر آنے سے انکار کر دیا □ اسرائیلی فوج غزہ سٹی میں پیش قدمی کرتی ہوئی □ فلسطینی حکام کو امریکی ویزے جاری نہ کرنا نا قابلِ قبول ہے: صدرِ فرانس □ غزہ کے زخمی و بیمار بچوں کو برطانیہ لانے کی تیاری □ اسرائیل نے غزہ میں ایک اور صحافی کو شہید کر دیا

اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے حقوق معذور افراد نے بدھ کے روز بتایا کہ 7 اکتوبر 2023 سے جاری غزہ پٹی جنگ میں اب تک غزہ میں کم از کم 000,21 بچے معذوری کا شکار ہو چکے ہیں۔ کمیٹی کے مطابق تقریباً 500,40 بچوں کو جنگ سے جڑی چوٹیں آئیں، جن میں سے زیادہ تر مستقل معذوری کا سامنا کر رہے ہیں۔ اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران دیے گئے انخلا کے احکامات سماعت یا بصارت سے محروم افراد کے لیے نا قابل رسائی تھے، جس سے ان کے لیے محفوظ انخلا ممکن نہیں تھا۔ کمیٹی نے خبردار کیا کہ ہیومینیٹیرین امداد کی فراہمی میں رکاوٹیں معذور افراد کو شدید متاثر کر رہی ہیں، جنہیں خوراک، صاف پانی اور صفائی کی سہولیات تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے نظام کے تحت غزہ میں 400 امدادی مراکز تھے، جبکہ اب امریکی اور اسرائیلی حمایت یافتہ 'غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن' کے صرف چار امدادی مراکز فعال ہیں۔

غزہ میں اسرائیلی فوج کی بربریت رکنے کا نام نہیں لے رہی، تازہ حملوں کے نتیجے میں مزید 100 سے زائد فلسطینی شہید ہو گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق منگل کی صبح سے اب تک اسرائیلی حملوں میں غزہ بھر میں کم از کم 105 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ ان شہدا میں 32 افراد وہ بھی شامل ہیں جو وسطی اور جنوبی غزہ میں امداد کے متلاشی تھے۔ الجزیرہ کے مطابق جنوبی غزہ کے علاقے المواسی میں پانی کی تقسیم کے ایک مرکز پر اسرائیلی ڈرون حملہ بھی کیا گیا ہے۔ جس میں کئی بچے شہید ہوئے۔ زخمیوں کو النصر اسپتال منتقل کیا گیا۔ اسرائیلی فورسز نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے حازم نعیم نامی ایک حماس رکن کو ہلاک کر دیا ہے، جس پر الزام تھا کہ وہ غزہ میں 3 اسرائیلی قیدیوں کو حراست میں رکھے ہوئے تھا۔ تاہم حماس نے اس دعوے پر تا حال کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔ دوسری جانب غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں بھوک اور غذائی قلت کے باعث مزید 13 فلسطینی شہید ہو گئے، جن میں 3 بچے بھی شامل ہیں۔ اس طرح جنگ کے آغاز سے اب تک غزہ میں بھوک سے اموات کی مجموعی تعداد 361 تک پہنچ گئی ہے، جن میں 130 بچے شامل ہیں۔ ادھر اسرائیل کے ریزرو فوجیوں نے غزہ میں نیتن یاہو کی جنگ کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق 300 سے زائد فوجیوں نے ڈیوٹی پر آنے سے انکار کرتے ہوئے اسرائیلی رہنماؤں کے احتساب کا مطالبہ کیا۔

اسرائیل کے ریزرو فوجیوں نے غزہ میں نیتن یاہو کی جنگ کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ڈیوٹی پر آنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق منگل کو سیکڑوں اسرائیلی ریزرو فوجیوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر انہیں غزہ سٹی پر قبضے کی کارروائی کے لیے طلب کیا گیا تو وہ ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوں گے۔ ریزرو فوجیوں نے تل ابیب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ہم نیتن یاہو کی غیر قانونی جنگ میں شامل ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم 365 سے زائد فوجی ہیں اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے، جنہوں نے جنگ کے دوران خدمات انجام دیں لیکن اب اعلان کرتے ہیں کہ دوبارہ بلائے جانے پر ہم ڈیوٹی پر رپورٹ نہیں کریں گے۔ ریزرو فوجیوں کا کہنا تھا کہ نیتن یاہو کی اس جنگ میں حصہ لینے سے انکار کرتے ہیں اور اسے اپنا محب وطن فریضہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکار کریں اور اپنے رہنماؤں سے جواب طلب کریں۔ ریزرو فوجیوں نے مزید کہا کہ غزہ پر قبضے کا فیصلہ یرغمالیوں، فوجیوں اور شہریوں کی جانوں کو خطرے میں ڈالے گا۔ یہ فیصلہ ایک ایسی جنونی حکومت نے کیا ہے جس کی عوام میں کوئی حقیقی حیثیت نہیں اور جو صرف اپنی سیاسی بقا کے لیے کوشاں ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیلی فوج نے غزہ شہر پر قبضے کے لیے 10 ہزار ریزرو فوجیوں کو طلب کر رکھا ہے۔ غزہ سٹی پر قبضے کی تیاری، اسرائیلی فوج نے مزید 60 ہزار ریزرو فوجیوں کو طلب کر لیا

بدھ کے روز اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں غزہ سٹی کے گنجان آباد علاقے شیخ رضوان میں پیش قدمی کی، جہاں ٹینکوں اور فوجیوں نے گھروں، خیمہ بستیوں، اسکولوں اور طبی مراکز کو نشانہ بنایا۔ مقامی باشندوں کے مطابق فوج نے خیموں کو آگ لگا دی، گھروں کو دھماکا خیز مواد سے تباہ کیا اور ڈرونز کے ذریعے آڈیو پیغامات نشر کیے، جن میں لوگوں کو علاقہ چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ ان تازہ اسرائیلی حملوں میں کم از کم 24 فلسطینی ہلاک ہوئے ہیں، جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ خبر رساں اداروں کے مطابق تین اسکولوں کو دستی بموں سے نشانہ بنایا گیا اور ایک کلینک پر بمباری سے دو ایمبولینسیں تباہ ہو گئیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے ملکی فوج کو غزہ سٹی پر قبضہ کرنے کا حکم دیا ہے، جسے وہ فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کا آخری گڑھ قرار دیتے ہیں۔ دوسری جانب یروشلم میں حکومت مخالف عوامی مظاہرے بھی جاری ہیں، جن میں شامل مظاہرین جنگ کے خاتمے اور حماس کے قبضے میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے مطالبے کر رہے ہیں۔

فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے فلسطینی حکام کو اقوام متحدہ کے اسرائیل-فلسطین جنگ پر اعلیٰ سطحی اجلاس سے قبل ویزے دینے سے انکار کرنے پر امریکہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو "نا قابل قبول" قرار دیا۔ میکرون نے منگل کے روز امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا، "فلسطینی حکام کو ویزے نہ دینے کا امریکی حکام کا فیصلہ نا قابل قبول ہے۔ ہم اس فیصلے کو واپس لینے اور میزبان ملک کے معاہدے کے مطابق فلسطینی نمائندگی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" میکرون نے کہا کہ انہوں نے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان سے بات کی، جن کے ساتھ وہ 22 ستمبر کو نیویارک میں ہونے والی دو ریاستی حل کانفرنس کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا، "ہمارا مقصد واضح ہے: دو ریاستی حل کے لیے زیادہ سے زیادہ بین الاقوامی حمایت حاصل کرنا ہے جو کہ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں دونوں کی جائز امنگوں کو پورا کرنے کا واحد راستہ ہے۔" فرانسیسی صدر نے زور دیا کہ امن کے حصول کے لیے مستقل جنگ بندی، تمام یرغمالیوں کی رہائی، غزہ میں بڑے پیمانے پر انسانی امداد کی فراہمی، اور علاقے میں استحکام مشن کی تعیناتی ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس کو غیر مسلح کرنا اور غزہ میں حکومت سے باہر کرنا ضروری ہے، جبکہ فلسطینی اتھارٹی کو اصلاحات اور مضبوطی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "کوئی بھی جارحیت، الحاق کی کوشش، یا عوام کی جبری نقل مکانی کا عمل سعودی ولی عہد کے ساتھ طے پانے والی ہم آہنگی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی، اس دوڑ میں پہلے ہی کئی شراکت دار شامل ہو چکے ہیں۔" میکرون کے مطابق، یہ کانفرنس خطے میں امن اور سلامتی کے لیے ایک "فیصلہ کن موڑ" ثابت ہونے کی امیدوار ہے۔ گزشتہ ہفتے، واشنگٹن نے سینئر فلسطینی حکام، بشمول صدر محمود عباس، کے ویزے منسوخ کر دیے، جس کے نتیجے میں انہیں اقوام متحدہ کے اجلاسوں کے لیے نیویارک جانے سے دانستہ طور پر روک دیا گیا، یہ اقدام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کئی یورپی ممالک ریاستِ فلسطین کو تسلیم کرنے کی تیاری میں ہیں۔ اسرائیل نے اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں 500,63 سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا ہے۔ یہ نسل کش مہم اس علاقے کو تباہ کر چکی ہے، جو بھوک کا شکار ہے۔

لندن، 3 ستمبر (یو این آئی) برطانوی وزیرِ خارجہ ڈیوڈ لیمی نے کہا ہے کہ غزہ سے شدید بیمار اور زخمی بچوں کو علاج کے لیے والدین سمیت برطانیہ لائیں گے، جس کا پہلا گروپ جلد پہنچنے والا ہے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈیوڈ لیمی نے اسرائیلی حکومت کی پالیسی پر شدید تنقید کرتے ہوئے غزہ میں پیدا کی گئی غذائی قلت و قحط پر تشویش کا اظہار کیا۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ غزہ میں کوئی قدرتی آفت نہیں ہے بلکہ یہ 21 ویں صدی کا انسانوں کے پیدا کردہ قحط ہے۔ ڈیوڈ لیمی نے مزید کہا کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں امداد کی ترسیل روکنا عالمی سطح پر اس کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے خاص طور پر نوجوان نسل اسے خوفناک انداز میں دیکھ رہی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے اسرائیل کو خبردار کیا کہ غزہ میں جاری فوجی کارروائیوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا البتہ یہ اقدامات صرف بحران کو طول دیں گے۔ انہوں نے فوری جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور اس کے شراکت دار ممالک غزہ میں مزید آپریشن کی اجازت نہیں دے سکتے۔ انہوں نے قانون سازوں کو بتایا کہ برطانوی حکام غزہ کے ان طلباء کی بھی مدد کر رہے ہیں جنہیں برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں اسکالرشپ دی گئی ہے تاکہ وہ موسم خزاں میں اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کر سکیں۔

غزہ جانے سے روکے جانے والے امریکی سینیٹرز نے اسرائیلی جھوٹ کا پردہ فاش کر دیا

نیویارک، 3 ستمبر (یو این آئی) غزہ جانے سے روکے جانے والے امریکی سینیٹرز نے اسرائیلی جھوٹ کا پردہ فاش کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیل نے امریکی سینیٹروں کو غزہ جانے سے روک دیا، سینیٹر کرس وین ہولن اور جیف مارکلے کو غزہ جانے نہیں دیا گیا۔ مشرق وسطیٰ کے 8 روزہ دورے کے اختتام پر سینیٹر کرس وین ہولن اور جیف مارکلے نے کہا کہ ہم غزہ جا کر خود سب دیکھنا چاہتے تھے، لیکن اسرائیل نے ہمیں جانے نہیں دیا۔ کرس وین ہولن نے کہا اگر کوئی آپ سے یہ کہ رہا ہے کہ غزہ میں لوگ بھوک سے نہیں مر رہے تو وہ جھوٹ بول رہا ہے، ہمیں یہ سب روکنا ہوگا۔ اتوار کو قاہرہ میں کیپیٹل کرونیکل کو ایک انٹرویو میں اوریگان سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹک سینیٹر جیف مرکلی نے کہا کہ انھوں نے 1978 میں بطور 21 سالہ نوجوان سیاح پہلی بار اسرائیل اور فلسطین کا دورہ کیا تھا، تب کے حالات اور آج کے حالات میں زمین آسمان کا فرق آ چکا ہے۔ واضح رہے کہ مرکلے اور میری لینڈ سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹ سینیٹر کرس وین ہولن نے اگست کے آخر میں مصر اور اسرائیل کی سرحدوں پر واقع غزہ کا دورہ کیا تھا، وہ مغربی کنارے اور یروشلم بھی گئے تاکہ انٹرنیشنل امداد کی تقسیم کا مشاہدہ کر سکیں، جو غزہ میں بھوک کے شکار شہریوں تک پہنچانے کے لیے بھیجی گئی تھی، اور یہ جان سکیں کہ 7 اکتوبر 2023 کو شروع ہونے والی جنگ کے تقریباً 2 سال بعد اب اس کے کیا اثرات ہیں۔ مرکلے نے کہا کہ جو تبدیلیاں آئی ہیں وہ تباہ کن حد تک شدید ہیں، اسرائیل اور حماس کے درمیان لڑائی کے 20 مہینوں میں بہت کچھ ہو چکا ہے، اس جنگ کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب حماس کے جنگجوؤں نے جنوبی اسرائیل پر حملہ کر کے تقریباً 1,200 افراد کو ہلاک اور تقریباً 250 کو یرغمال بنا لیا تھا۔ تب سے اب تک، اسرائیلی فوجیوں نے 60,000 سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا ہے، جن میں زیادہ تر عام شہری شامل ہیں، جیسا کہ غزہ کی وزارت صحت نے رپورٹ کیا ہے۔ یہ وزارت حماس کے زیر انتظام حکومت کا حصہ ضرور ہے، لیکن یہاں کام کرنے والے طبی ماہرین ہوتے ہیں اور اقوام متحدہ و دیگر غیر جانب دار اداروں کے مطابق ہلاکتوں کے اعداد و شمار کے لیے یہی سب سے معتبر ذریعہ ہے۔ اسرائیلی فوج نے غزہ کے کئی شہر مکمل طور پر تباہ کر دیے ہیں، جس کے نتیجے میں آج غزہ کی زیادہ تر آبادی بے گھر ہو چکی ہے اور قحط کا شکار ہے۔ مرکلے نے کہا اس جنگ کو اب ختم ہونا چاہیے، اور تمام یرغمالیوں کو رہا کیا جانا چاہیے، اور طبی مسائل اور قحط سے نمٹنے کے لیے فوری اور بڑے پیمانے پر مداخلت ضروری ہے۔ سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے سینئر رکن کی حیثیت سے مرکلے نے کانگریس میں اپنے ساتھیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ جب تک اسرائیلی افواج کی جانب سے غزہ کو دی جانے والی ہنگامی انسانی امداد مکمل طور پر نہیں پہنچتی، اس وقت تک اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت پر روک لگا دی جائے۔ مرکلے اور دیگر ڈیموکریٹک سینیٹرز نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور مشرق وسطیٰ کے لیے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری جنگ بندی کے معاہدے کو آگے بڑھانے کے لیے سفارتی کوششیں دوبارہ شروع کریں۔ واضح رہے کہ امریکا 7 اکتوبر 2023 کے بعد سے اب تک اسرائیل کو 20 ارب ڈالر سے زائد کے ہتھیار اور فوجی امداد فراہم کر چکا ہے۔

اسنیپ بیک میکانزم دوہرے معیار کی ایک مثال ہے: ایرانی صدر

سحر نیوز/ایران: صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے منگل کی سہ پہر کو چین کے دارالحکومت بیجنگ میں، چائنا سنٹرل ٹیلی ویژن (سی سی ٹی وی) کے ساتھ چین کی ترقی کے عمل کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر بامقصد، ماہرانہ، ایک درست اور دقیق منصوبہ بندی پر مبنی اور قابل تعریف قرار دیا۔ صدر مملکت پزشکیان نے اسنیپ بیک میکانزم کو فعال کرنے کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ مسئلہ ان دوہرے معیارات کی ایک مثال ہے جو یکطرفہ پالیسیوں کی حمایت کرنے والے ممالک لاگو کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہی لوگ جنہوں نے جے سی پی او اے معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی اب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ایران اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہا ہے۔ انہوں نے ایران کے خلاف صیہونی حکومت کی ممکنہ فوجی جارحیت کے دوبارہ انجام پانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایران جنگ اور بدامنی کا خواہاں نہ تو رہا ہے اور نہ ہی ہے لیکن ایران نے یہ بتا دیا ہے کہ وہ اپنے دفاع کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

فلسطینی حکام کو امریکی ویزے جاری نہ کرنا 'نا قابلِ قبول' ہے: صدرِ فرانس

پیرس، 3 ستمبر (یو این آئی) فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے فلسطینی حکام کو اقوام متحدہ کے اسرائیل-فلسطین جنگ پر اعلیٰ سطحی اجلاس سے قبل ویزے دینے سے انکار کرنے پر امریکہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو "نا قابل قبول" قرار دیا۔ میکرون نے منگل کے روز امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا، "فلسطینی حکام کو ویزے نہ دینے کا امریکی حکام کا فیصلہ نا قابل قبول ہے۔ ہم اس فیصلے کو واپس لینے اور میزبان ملک کے معاہدے کے مطابق فلسطینی نمائندگی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" میکرون نے کہا کہ انہوں نے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان سے بات کی، جن کے ساتھ وہ 22 ستمبر کو نیویارک میں ہونے والی دو ریاستی حل کانفرنس کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا، "ہمارا مقصد واضح ہے: دو ریاستی حل کے لیے زیادہ سے زیادہ بین الاقوامی حمایت حاصل کرنا ہے جو کہ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں دونوں کی جائز امنگوں کو پورا کرنے کا واحد راستہ ہے۔" فرانسیسی صدر نے زور دیا کہ امن کے حصول کے لیے مستقل جنگ بندی، تمام یرغمالیوں کی رہائی، غزہ میں بڑے پیمانے پر انسانی امداد کی فراہمی، اور علاقے میں استحکام مشن کی تعیناتی ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس کو غیر مسلح کرنا اور غزہ میں حکومت سے باہر کرنا ضروری ہے، جبکہ فلسطینی اتھارٹی کو اصلاحات اور مضبوطی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "کوئی بھی جارحیت، الحاق کی کوشش، یا عوام کی جبری نقل مکانی کا عمل سعودی ولی عہد کے ساتھ طے پانے والی ہم آہنگی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی، اس دوڑ میں پہلے ہی کئی شراکت دار شامل ہو چکے ہیں۔" میکرون کے مطابق، یہ کانفرنس خطے میں امن اور سلامتی کے لیے ایک "فیصلہ کن موڑ" ثابت ہونے کی امیدوار ہے۔ گزشتہ ہفتے، واشنگٹن نے سینئر فلسطینی حکام، بشمول صدر محمود عباس، کے ویزے منسوخ کر دیے، جس کے نتیجے میں انہیں اقوام متحدہ کے اجلاسوں کے لیے نیویارک جانے سے دانستہ طور پر روک دیا گیا، یہ اقدام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کئی یورپی ممالک ریاستِ فلسطین کو تسلیم کرنے کی تیاری میں ہیں۔

چینی صدر کا تاریخ کی سب سے بڑی پریڈ میں پوتن اور کم جونگ اُن کے ساتھ طاقت کا مظاہرہ

بیجنگ، 3 ستمبر (یو این آئی) چینی صدر شی جن پنگ نے بدھ کو ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی فوجی پریڈ کے موقع پر دنیا کو خبردار کیا ہے کہ انسانیت امن اور جنگ کے درمیان ایک فیصلہ کن انتخاب کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اس موقع پر ان کے ساتھ روس کے صدر ولادیمیر پوتن اور شمالی کوریا کے کم جونگ اُن اور وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف بھی موجود تھے۔ ڈان میں شائع غیر ملکی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق یہ انتہائی منظم اور علامتی تقریب دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر جاپان کی شکست کے 80 برس مکمل ہونے پر منعقد کی گئی تھی، جسے مغربی رہنماؤں نے بڑی حد تک نظر انداز کیا، تاہم پوتن اور کم، جو یوکرین جنگ اور کم کے ایٹمی عزائم کی وجہ سے مغرب میں تنہائی کا شکار ہیں، اعزازی مہمان تھے۔ اس پریڈ کا مقصد چین کی فوجی طاقت اور سفارتی اثر و رسوخ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا، جبکہ یہ ایسے وقت میں ہوئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تجارتی پابندیاں اور غیر یقینی پالیسیوں نے چین کے تعلقات کو اتحادیوں اور حریفوں دونوں کے ساتھ کشیدہ کر رکھا ہے۔ صدر شی جن پنگ نے تیانمن اسکوائر میں 50 ہزار سے زائد افراد کے مجمعے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 'آج انسانیت امن یا جنگ، مکالمہ یا تصادم، باہمی فائدے یا صفر جمعی کھیل کے انتخاب کے سامنے ہے'۔ انہوں نے کہا کہ چینی عوام 'تاریخ کے درست رخ پر ڈٹے ہوئے ہیں'۔ بعد ازاں صدر شی جن پنگ نے کھلی گاڑی میں بیٹھ کر فوجی دستوں اور جدید ہتھیاروں کا معائنہ کیا، جن میں ہائپر سونک میزائل، زیر آب ڈرون اور ہتھیاروں سے لیس 'روبوٹ وولف' شامل تھے، 70 منٹ طویل اس مظاہرے میں ہیلی کاپٹروں نے بڑے بینرز لہرائے اور لڑاکا طیارے فارمیشن بنا کر پرواز کرتے رہے، جبکہ آخر میں 80 ہزار 'امن کے پرندے' آزاد کیے گئے۔ شی جن پنگ نے ماؤزے تنگ کے طرز کے لباس میں سرخ قالین پر 25 سے زائد عالمی رہنماؤں کا خیر مقدم کیا، جن میں انڈونیشیا کے پرابووسبیانتو بھی شامل تھے جن کی شرکت ملک میں بڑے پیمانے پر احتجاج کے باوجود غیر متوقع تھی، شی کی اہلیہ پینگ لی یوان نے کئی مہمانوں سے انگریزی میں 'آپ سے مل کر اچھا لگا' اور چینی میں خوش آمدید کے الفاظ کہے۔ ناظرین کے لیے بنائے گئے حصے میں شی جن پنگ، پوتن اور کم کے درمیان بیٹھے اور پریڈ کے دوران دونوں رہنماؤں سے بار بار گفتگو کرتے رہے۔ اس موقع پر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا ویب سائٹ 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ 'میری جانب سے ولادیمیر پوتن اور کم جونگ اُن کو گرمجوشی سے سلام کہیے، جب آپ امریکہ کے خلاف سازش کر رہے ہیں'۔ انہوں نے ساتھ ہی دوسری عالمی جنگ میں جاپان سے چین کو آزادی دلانے میں امریکہ کے کردار کو بھی اجاگر کیا۔ چین کی جانب سے اپنی سرزمین سمجھا جانے والا اگر جمہوری طور پر چلنے والا تائیوان اپنے شہریوں کو پریڈ میں شرکت نہ کرنے کی ہدایت کرتا رہا، تائیوان کے صدر لائی چنگ-تے نے کہا کہ 'تائیوان امن کو بندوق کی نالی سے نہیں مناتا'۔ صدر شی جن پنگ نے دوسری عالمی جنگ کو چین کی 'عظیم نشاۃ ثانیہ' کا موڑ قرار دیا، جس میں جاپانی جارحیت کی ذلت کو ختم کر کے چین ایک عالمی طاقت کے طور پر ابھرا، اسی ہفتے شی نے ایک علاقائی سلامتی اجلاس میں نئے عالمی نظام کا خاکہ بھی پیش کیا اور 'بالادستی اور طاقت کی سیاست' کے خلاف اتحاد پر زور دیا، جو بظاہر امریکا کو ہدف بنانے کے مترادف تھا۔ تائیوان میں قائم اٹلانٹک کونسل کے ماہر وین-ٹی سنگ نے کہا کہ 'شی جن پنگ کو یقین ہے کہ اب بازی پلٹ چکی ہے، اب چین ڈرائیونگ سیٹ پر ہے'۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی بے یقینی کی سب سے بڑی وجہ چین کی 'ولف واریئر' سفارت کاری نہیں بلکہ ٹرمپ کا یکطرفہ رویہ رہا ہے۔ پریڈ کے بعد عوامی ہال میں ایک شاندار استقبالیہ میں شی جن پنگ نے کہا کہ انسانیت کو 'جنگل کے قانون' کی طرف واپس نہیں جانا چاہیے۔ تجزیہ کار یہ دیکھ رہے ہیں کہ آیا صدر شی جن پنگ، صدر پوتن اور کم جونگ اُن اپنے دفاعی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے اشارے دیں گے، خاص طور پر روس اور شمالی کوریا کے درمیان جون 2024 میں دفاعی معاہدے اور بیجنگ اور پیانگ یانگ کے مابین ممکنہ اتحاد کے بعد، جو ایشیا پیسفک میں فوجی توازن کو بدل سکتا ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی 'طاس' کے مطابق بدھ کو روسی اور شمالی کوریائی رہنماؤں کی چین کے ریاستی گیسٹ ہاؤس میں ملاقات کی تیاریاں جاری تھیں۔ پوتن پہلے ہی چین کے ساتھ توانائی کے بڑے معاہدے کر چکے ہیں، جبکہ یہ اجتماع کم کے لیے اپنے متنازع ایٹمی ہتھیاروں کے لیے غیر علانیہ حمایت حاصل کرنے کا موقع تھا۔

معیاری سڑکوں کی وجہ سے سعودی عرب میں سڑک حادثات کم

ریاض، 3 ستمبر (یو این آئی) سعودی وزارت ٹرانسپورٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ معیاری سڑکوں کی وجہ سے حادثات میں اموات کی شرح کم ہو گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزارتِ ٹرانسپورٹ و لاجسٹک کے جنرل ڈائریکٹر برائے کوالٹی و ماحولیات انجینئر العباس الحازمی نے کہا ہے کہ 2030 تک سعودی عرب میں سڑکوں کا معیار عالمی اشاریے میں مزید بہتر ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ معیاری سڑکوں کی وجہ سے ٹریفک حادثات کی شرح اموات کو فی ایک لاکھ آبادی پر 5 سے کم کیا جا چکا ہے، سعودی عرب شاہراہوں کے شعبے میں نمایاں ترقی کے ساتھ جدید اختراعات اور پائیدار حل کو اپنا رہا ہے۔ العباس الحازمی نے بتایا کہ ٹرک راستوں میں پہلی بار کمپیکٹڈ سیمنٹ کانکریٹ لیئر آزمایا گیا ہے، جو بھاری ٹریفک کے دباؤ کو برداشت کرنے، سڑکوں کی عمر بڑھانے اور مرمتی اخراجات کم کرنے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ قدرتی خام مواد پر انحصار کم کرنے اور ملبے کو قیمتی وسائل میں بدلنے کے لیے اب ماحولیاتی پائیداری کا ادارہ تعمیراتی ملبے کو اسفالٹ مکسچر میں شامل کرنے کی جدت کاری پر کام کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف 2022 میں 22 ملین ٹن تعمیراتی فضلہ پیدا ہوا، جس کے 2035 تک 39 ملین ٹن تک پہنچنے کا امکان ہے، ہدف یہ ہے کہ ان میں سے 60 فی صد ملبہ ری سائیکل کیا جائے۔

امریکہ نے ایران پر نئی اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں

واشنگٹن، 3 ستمبر (یو این آئی) امریکہ نے ایرانی تیل اسمگلنگ میں ملوث شپنگ نیٹ ورک پر پابندیاں عائد کر دیں، جو ایرانی تیل کو عراقی تیل کے طور پر ظاہر کر کے عالمی منڈی میں فروخت کرتا تھا۔ تفصیلات کے مطابق امریکہ نے ایران پر نئی اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ غیر ملکی خبر ایجنسی نے بتایا کہ یہ پابندیاں ایرانی تیل کی اسمگلنگ میں ملوث شپنگ کمپنیوں اور بحری جہازوں پر لگائی گئی ہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ کی جانب سے کہا گیا کہ عراقی نژاد ایک کاروباری شخص کی سربراہی میں سرگرم نیٹ ورک خفیہ طور پر ایرانی تیل کو عراقی تیل کے ساتھ ملا کر صرف عراقی تیل کے طور پر فروخت کرتا رہا تا کہ امریکی پابندیوں سے بچ سکے۔ امریکی وزیر خزانہ اسمتھ بیسنٹ نے کہا ہے کہ ایران کی تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی کو نشانہ بنا کر مزید کمزور کیا جائے گا، ایران کی یہی آمدنی امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر حملوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اسمتھ بیسنٹ نے واضح کیا کہ ایرانی تیل پر مبنی آمدنی کے ذرائع ختم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا، جبکہ ایران کی جانب سے امریکی پابندیوں سے بچنے کی تمام کوششیں ناکام بنا دی جائیں گی۔ محکمہ خزانہ نے بتایا کہ اس نیٹ ورک سے منسلک کئی جہاز اور کمپنیاں پابندیوں کی زد میں آئی ہیں، ان میں دبئی کی کمپنی "بابیلون نیویگیشن ڈی ایم سی سی" اور اس کے زیر انتظام کئی جہاز شامل ہیں، جو خلیج عرب میں سمندر کے اندر جہاز سے جہاز منتقلی کے ذریعے ایرانی اور عراقی تیل کو ملاتے تھے۔ امریکی حکام کے مطابق لائبیریا کے پرچم بردار ٹینکرز ایڈینا، لیلیانا اور کمیلا بھی اس نیٹ ورک کے استعمال میں رہے، جبکہ مارشل آئی لینڈز کی کمپنیوں ٹریفو نیویگیشن، کیلی شپ ٹریڈ لمیٹڈ، اوڈیار مینجمنٹ ایس اے، پانار یہ میرین ایس اے اور ٹاپ سیل شپ ہولڈنگ انک کو بھی اس کاروباری شخص کی ملکیت چھپانے کے لیے استعمال کیا گیا۔

بیلجیم نے فلسطین کو تسلیم کرنے کے فیصلے کے بعد اسرائیل پر پابندیاں نافذ کرنے کا اعلان

لزبن، 3 ستمبر (یو این آئی) بیلجیم نے غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کے خلاف سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے، جن میں عمومی پابندیاں، اسلحے کی برآمدات پر وسیع پابندی اور مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی غیر قانونی بستیوں میں تیار کردہ اشیاء اور خدمات کی درآمد پر پابندی شامل ہیں۔ حکام کے بیان کے مطابق محدود وزارتی کونسل کی طرف سے منظور کردہ یہ معاہدہ، اسرائیل پر دباؤ بڑھانے اور فلسطین میں جاری انسانی المیے کو حل کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اسرائیل کے دائیں بازو کے وزراء، اتمار بن گویر اور بیزلیل سموٹریچ، کے ساتھ ساتھ حماس کی سیاسی اور عسکری قیادت کو بیلجیم میں ناپسندیدہ شخصیات قرار دیا جائے گا۔ ان کے نام شینگن انفارمیشن سسٹم (ایس آئی ایس) میں شامل کیے جائیں گے۔ بیلجیئن حکام غیر قانونی بستیوں میں رہائش پذیر شہریوں کے لیے قونصلر خدمات کو محدود کریں گے اور وہاں رہنے والے اسرائیلیوں کو طویل مدتی ویزا (ٹائپ ڈی) دینے سے انکار کے طریقے تلاش کریں گے۔ بیلجیم کے وفاقی پراسیکیوٹر کے دفتر کو بھی یہ ذمہ داری دی جائے گی کہ وہ ان بیلجیم شہریوں کے خلاف کارروائی کرے جو اسرائیل یا مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں میں ملوث ہوں۔ حکومت نے اسرائیل کو اسلحے کی برآمد اور منتقلی پر موجودہ پابندی کو وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ تمام فوجی سامان اور دوہری استعمال کی اشیاء شامل ہوں، اور یورپی یونین پر مکمل پابندی کے لیے دباؤ ڈالنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ایک شاہی فرمان کے ذریعے غیر قانونی اسرائیلی بستیوں میں تیار کردہ اشیاء کی درآمد پر پابندی عائد کی جائے گی، جو آئرلینڈ اور سلووینیا کے پہلے سے کیے گئے اقدامات کی عکاسی کرتی ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ جاری قتل و غارت کے دوران اسرائیلی فوجی پروازوں کی درخواستوں کو مسترد کرے گی اور اسرائیلی دفاعی سامان پر انحصار کم کرے گی۔ بیلجیم نے دو ریاستی حل کی حمایت کا اعادہ کیا اور فرانس اور سعودی عرب کے ساتھ نیویارک اعلامیہ میں شامل ہونے کے منصوبے کا اعلان کیا، جس سے ریاست فلسطین کی تسلیم شدگی کا اشارہ ملتا ہے۔ حکومت نے کہا کہ باضابطہ تسلیم شدگی اس وقت ہوگی جب تمام یرغمالیوں کو رہا کر دیا جائے گا اور حماس جیسے گروہوں کو فلسطینی حکومت سے خارج کر دیا جائے گا۔ یورپی سطح پر، بیلجیم اسرائیل کے ساتھ تجارتی، تحقیقی اور ہوابازی کے معاہدوں کو معطل کرنے کے لیے دباؤ ڈالے گا اور یورپی یونین کے تکنیکی پروگراموں کے ذریعے تعاون کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ برسلز یورپی یونین پر زور دے رہا ہے کہ وہ بین الاقوامی عدالت انصاف کی جولائی 2024 میں دی گئی رائے کے مطابق بستیوں کی مصنوعات پر پابندی کی حمایت کرے۔ بیان میں کہا گیا کہ "وفاقی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنی غیر متزلزل وابستگی پر زور دیتی ہے کہ تنازع کے تمام فریق بین الاقوامی قانون کا احترام کریں،" اور کسی بھی ثابت شدہ خلاف ورزی کی مذمت کی۔ بیلجیم فرانس، برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا کے نقش قدم پر چل رہا ہے، جنہوں نے پہلے کہا تھا کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں فلسطین کو تسلیم کریں گے۔

آؤٹ سورس ملازمین کو ایک نہیں تین سال کیلئے بھرتی کیا جائے گا

زمرہ ایک میں کم از کم تنخواہ 40ہزار روپے ہوگی

لکھنؤ۔آؤٹ سورس ملازمین اتر پردیش کے سرکاری محکموں میں تین سال تک اپنی خدمات دے سکیں گے۔اس کے بعدان کی تجدید کی جاسکتی ہے۔اب تک ایک سال کا معاہدہ تھا۔ملازمین کو کم ازکم 000,20 روپے ماہانہ اعزازیہ ملے گا۔اب تک کم ازکم اعزازیہ 000,10 روپے تھا۔اس کے ساتھ، محکمے اب براہ راست آؤٹ سورسنگ ایجنسیوں کا انتخاب نہیں کریں گے۔ایجنسیوں کا انتخاب اتر پردیش آؤٹ سورس سروس کارپوریشن جیم پورٹل کے ذریعے کیا جائے گا۔

منگل کووزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی زیرصدارت کابینہ نے اتر پردیش آؤٹ سورس سروس کارپوریشن کے قیام کومنظوری دے دی ہے۔خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے کہا کہ تنخواہ کے علاوہ آؤٹ سورس ملازمین کو پی ایف اور ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن کی سہولت بھی ملے گی۔نئے نظام میں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی، ای ڈبلیو ایس، دیویانگجن، سابق فوجی اور خواتین کو قواعد کے مطابق ریزرویشن کا فائدہ ملے گا۔خواتین کو زچگی کی چھٹی بھی ملے گی۔

تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے انتخاب: آؤٹ سورسنگ کے لیے انتخاب تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے کیا جائے گا۔ملازمین کی استعداد اور مہارت میں اضافے کے لیے وقتاً فوقتاً ٹریننگ دی جائے گی۔دوران سروس ملازم کی موت کی صورت میں تدفین کے لیے 15 ہزار روپے دیے جائیں گے۔کارپوریشن کے ذریعے حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ہر ملازم کو اس کے مکمل حقوق ملیں اور اس کا مستقبل محفوظ ہو۔

نئے نظام میں یہ خاص ہے۔-آؤٹ سورس ملازمین کو مہینے میں 26دن تک سروس کے لیے لیا جاسکتا ہے۔

-پہلی سے پانچویں تاریخ تک تنخواہ براہ راست اکاؤنٹس میں منتقل کی جائے گی۔
-ای پی ایف اور ای ایس آئی کا حصہ ملازمین کے اکاؤنٹ میں منتقل کیا جائے گا۔
-اگر کوئی بے ضابطگی پائی جاتی ہے تو، سروس کو فوری طور پر ختم کیا جاسکتا ہے۔

آؤٹ سورس ملازمین کا زمرہ اور کم از کم معاوضہ

زمرہ 1: میڈیکل، انجینئرنگ لیول 1، لیکچر، پروجیکٹ مینجمنٹ، اکاؤنٹنگ لیول 1، ریسرچ (سینئر) خدمات کا کم ازکم معاوضہ 40ہزار روپے ہے۔

کیٹیگری 2: آفس لیول 2، سٹینوگرافر لیول 2، اکاؤنٹنگ لیول 2، ڈیٹا پروسیسنگ لیول 2، آرٹ ایجوکیشن، فزیکل ٹریننگ، ٹیچنگ سروسز لیول 2، ایکسرے، نرسنگ، فارمیسی، کنسلٹنٹ اور شماریات کی خدمات کے لیے کم ازکم معاوضہ 25ہزار ہوگا۔

کیٹیگری 3: کیٹیگری تھری آفس لیول 3، سٹینوگرافر لیول 3، ٹائپنگ، ٹیلی کمیونیکیشن، اسٹورز، فوٹو گرافی، ڈیٹا پروسیسنگ لیول 3، لائبریری، الیکٹریشن، مکینیکل، فٹر، لیبارٹری آپریشن، پیرامیڈیکل، ڈرائیونگ سروس کے لیے کم ازکم معاوضہ 22 ہزار ہوگا۔زمرہ 4: آفس لیول 4، لفٹ آپریٹر، لیبارٹری لیول 4، ریکارڈ لیول 4، آفس ماتحت لیول 4، اسٹوریج لیول 4، 43 اسپیشل سروسز بشمول پوسٹ، پینٹنگ، کیٹرنگ، گارڈننگ، لیبر اور 47 سپر اسپیشل سروسز بشمول مکینیکل، الیکٹریکل، سینی ٹیشن، پمپنگ، فائر، سیکیورٹی کے لیے کم ازکم تنخواہ 20ہزار ہوگی۔

حاملہ خواتین اور سنگین امراض میں مبتلا خواتین کے لیے طبی سہولیات کا جائزہ لیا

خواتین کمیشن کی چیئرپرسن نے ڈفرن اور کوئین میری ہسپتال کا دورہ کیا، اہم ہدایات دیں

لکھنؤ۔اتر پردیش ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن ڈاکٹر ببیتا سنگھ چوہان نے بدھ کے روز لکھنؤ میں ویرنگنا اونتی بائی خواتین کے اسپتال (ڈفرین) اور کوئین میری خواتین کے اسپتال کا فیلڈ معائنہ کیا۔اس دورے کا بنیادی مقصد ریاست کی خواتین کو فراہم کی جارہی طبی سہولیات، حاملہ خواتین اور دیگر سنگین امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج کے انتظامات کا جائزہ لینا تھا۔سب سے پہلے ڈاکٹر چوہان نے ڈفرن ہسپتال کا معائنہ کیا۔اس نے ایمرجنسی، او پی ڈی، لیبر روم، کچن، او ٹی، ایس این سی وارڈ، ایچ ڈی یو اور پوسٹ آپریٹو وارڈ سمیت تمام بڑے حصوں کو دیکھا۔انہوں نے داخل خواتین اور ان کے بچوں سے بات کی اور ان کی خیریت دریافت کی اور نوزائیدہ بچیوں کی سالگرہ بھی منائی۔معائنہ کے دوران انہوں نے ڈاکٹروں اور نرسنگ سٹاف کے کام کو قابل ستائش پایا اور تمام انتظامات کو تسلی بخش پایا۔چیئرمین نے خواتین کو سرکاری اسکیموں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لیے جن سوودھا کیندر کھولنے کی ہدایت دی۔اس کے بعد انہوں نے کوئین میری ویمن ہسپتال کا دورہ کیا۔یہاں انہوں نے آئی وی ایف سنٹر، لیبر روم، ایمرجنسی، وینٹی لیٹر یونٹ، رجسٹریشن کاؤنٹر، او پی ڈی، کچن اور ٹوائلٹ کا معائنہ کیا۔انہوں نے مریضوں سے بات چیت کی اور فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔اس دوران انہوں نے 40 نوزائیدہ بچیوں میں بی بی کٹس بھی تقسیم کیں۔مریضوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے صفائی پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی۔معائنہ کے دوران ڈاکٹر انجو اگروال نے بتایا کہ اسپتال میں ڈاکٹروں اور نرسنگ اسٹاف کی تعداد پوری ہے۔تاہم ڈیلیوری وارڈ میں ایک ہی بیڈ پر دو مریضوں کو دیکھ کر چیئرمین نے برہمی کا اظہار کیا۔اس کے جواب میں ڈاکٹر اگروال نے بتایا کہ 200 بستروں کی تجویز حکومت کو بھیجی گئی ہے۔

دیپوتسو-2025 میں، دنیا ہندوستان کی بھرپور ثقافت اور نئی ٹیکنالوجی کا شاندار اتحاد دیکھے گی: وزیر جیویر سنگھ

لکھنؤ: 03 ستمبر۔پچھلے سال کی طرح، اتر پردیش حکومت اس سال بھی ایودھیا میں دیوالی کو یادگار بنانے کے لیے 'دیپوتسو 2025' کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔اس موقع پر محکمہ سیاحت کی جانب سے پرکشش فضائی ڈرون شو کا انعقاد کیا جائے گا۔1000 سے زیادہ رنگ برنگے ڈرون رام نگری کے آسمان پر ایک ساتھ اڑیں گے اور عقیدت، روحانیت اور جدیدیت کی ایک دلکش جھلک پیش کریں گے۔سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ ڈرون شو دیپوتسو کی شان کو مزید دلکش بنادے گا۔عظیم دیپوتسو کی تیاریاں پچھلے سال سے کی جارہی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ 19 اکتوبر 2025 کو ایودھیا میں ایک عظیم الشان دیپوتسو کا انعقاد کیا جائے گا۔اس موقع پر رام نگری کو لاکھوں دیاؤں کی روشنی سے روشن کیا جائے گا۔اس تقریب کا مقصد ایودھیا میں بھگوان شری رام کی آمد کی افسانوی یادوں کو زندہ کرنا ہے۔اس کے تحت پورے شہر کو دلکش روشنیوں سے سجایا جائے گا اور دریائے سریو کے کنارے لاکھوں چراغاں کیے جائیں گے۔جلوس کے ساتھ ساتھ دیپوتسو میں مختلف ثقافتی پریزنٹیشنز اور مذہبی تقریبات کا بھی انعقاد کیا جائے گا، جو دیکھنے والوں کو محظوظ کریں گے۔وزیر نے کہا کہ ایودھیا میں اس سال دیپوتسو میں سامعین کو تفریح کے ساتھ ساتھ فضائی ڈرون شو کا بھی تجربہ ملے گا۔انہوں نے کہا کہ تقریباً 15 منٹ تک جاری رہنے والے اس شو میں 1000 سے زیادہ میڈان انڈیا ڈرونز میلے کی افسانوی اور روحانی کہانی کو فنکارانہ شکل میں پیش کریں گے۔ڈرون شو میں بھگوان شری رام، لکشمن اور ہنومان جی کے تیر اندازوں کی لائیو تصویر کشی ہوگی۔ڈرون شو کو مزید پرکشش بنانے کے لیے لیزر لائٹس، وائس اوور اور میوزیکل بیانیہ کا خصوصی امتزاج کیا جائے گا جو سامعین کو محظوظ کر دے گا۔معلوم ہوا ہے کہ دیپوتسو-2024 میں 500 ڈرون کے ذریعے ایک عظیم الشان فضائی ڈرون شو کا انعقاد کیا گیا تھا، جسے ناظرین نے خوب پسند کیا۔وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ ڈرون شو کا انعقاد بین الاقوامی معیار کے مطابق کیا جائے گا۔محکمہ سیاحت دیپ آتسو پروگرام کو بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا ہے، جو بھگوان رام للا کے وسیع مندر میں تخت نشین ہونے کے بعد دوسری بار منعقد کیا جارہا ہے۔عظیم الشان اور پرکشش۔دیپ آتسو پروگرام سے پہلے ڈرون شو کی مشق بھی کی جائے گی، تاکہ ڈرون شو کی درست ترتیب کو جانچا جاسکے۔یہ ڈرون شو رام کی پوڑی میں منعقد کیا جائے گا۔وزیر سیاحت نے کہا کہ ایودھیا دیپ آتسو نہ صرف ریاست بلکہ پورے ہندوستان کے ایمان، ثقافت اور روحانیت کی عالمی سطح کی علامت بن گیا ہے۔بھگوان شری رام کے شہر میں دیپ آتسو کا یہ تہوار ہمارے لیے ایک قابل فخر موقع ہے، جہاں روایت اور جدیدیت کا شاندار سنگم نظر آئے گا۔

رائے بریلی میں سڑک تعمیر کے کام کے لیے 25.64 لاکھ روپے منظور

لکھنؤ: 03 ستمبر۔ریاستی حکومت نے مالی سال 2025-26 میں فوری ترقیاتی اسکیم کے تحت رائے بریلی ضلع میں سڑک کی تعمیر کے کام کے لیے 25.64 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔منظور شدہ رقم رائے بریلی ضلع کے ضلع مجسٹریٹ کے اختیار میں رکھی گئی ہے۔اس سلسلے میں جاری سرکاری حکم نامے کی ایک کاپی ضلع رائے بریلی کو بھیجی گئی ہے۔سرکاری حکم کے مطابق رائے بریلی ضلع کے اسری سے رامی پور تک پکی سڑک کی تعمیر کا کام منظور شدہ رقم سے کیا جائے گا۔ حکم نامے میں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ اس کام کے لیے جو رقم منظور کی جارہی ہے وہ متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ اکنامکس اینڈ اسٹیٹسٹکس آفیسر کے ذریعے ضلع مجسٹریٹ کی اجازت سے خزانے سے نکالی جائے گی اور قواعد کے مطابق عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو دستیاب کرائی جائے گی۔

مسجد کا قیام ہجرت اور بھائی چارگی سیرت نبویؐ کے اہم پہلو: ذکی نور عظیم ندوی

تعلیمی وسماجی بیداری فورم کے زیر اہتمام پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 3 ستمبر (پریس ریلیز): تعلیمی وسماجی بیداری فورم کے زیر اہتمام آج ایک اہم علمی و دینی پروگرام میٹنگ ہال نور کمپلیکس، مکارم نگر، ڈالی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہوا۔اس نشست کا مرکزی موضوع "ربیع الاول میں ولادت نبویؐ کے علاوہ تاریخی واقعات" رکھا گیا تھا۔پروگرام کا آغاز سید ابوالحسن خبیب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔اس موقع پر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کلیدی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ "ربیع الاول کے مہینے میں نبی اکرمؐ کی صرف ولادت ہی نہیں ہوئی بلکہ اسی مبارک ماہ میں اسلامی تاریخ کی نئی بلندیوں کا سبب بننے والا عظیم واقعہ ہجرت بھی پیش آیا، اور اسی ماہ میں مسجد قبا و مسجد نبوی کی بنیادیں بھی رکھی گئیں۔پھر نبی اکرمؐ نے اسلام کے سب سے بڑے امتیاز بھائی چارے پر مبنی اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے مہاجرین وانصار کے درمیان 'اخوت' کا وہ نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کیا جو کسی بھی سماج کی ترقی اور خوشحالی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔اسی ماہ میں خلافتِ راشدہ کا قیام بھی عمل میں آیا اور صحابہ کرام نے دنیا کو دکھا دیا کہ نبی اکرمؐ کے بعد دنیا کی رہنمائی اور ترقی کی بنیادیں کیسے استوار کی جاسکتی ہیں۔" سبکدوش جسٹس محمود احمد خان نے اس طرح کے پروگرام کے انعقاد پر زور دیا اور امت مسلمہ کو تعلیم اور ہجرت کے مقاصد کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی تلقین کی۔پروگرام کی صدارت لکھنؤ یونیورسٹی کے دانشور پروفیسر ڈاکٹر مشیر حسین صدیقی نے کی۔انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ نبی کریمؐ کی سیرت پڑھنا، اسے عام کرنا اور خاص طور پر برادرانِ وطن کو اس سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس علمی و دینی نشست میں شہر کے ممتاز دانشور اور اہل علم شریک ہوئے جن میں ڈاکٹر محمد اویس ندوی، ڈاکٹر عمار نگرامی، مولانا وکیل بارہ بنکوی ندوی، مولانا شمیم ندوی، انجینئر اسحاق، معراج الحسن ندوی، وکیل دانش مجتبیٰ، احمد نگرامی، سید عقیل احمد، اشرف فردوسی ندوی، ریاض الدین ندوی وغیرہ خصوصیت سے شامل تھے۔یہ پروگرام علمی وفکری اعتبار سے نہایت کامیاب اور یادگار ثابت ہوا، جس میں شریک اہل علم و دانش نے اس موضوع کی افادیت کو سراہا اور اسے نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ قرار دیا۔آخر میں ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی (رجسٹرار ندوۃ العلماء، لکھنؤ) کی دعا پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ کے رسول کی بعثت ایک عظیم انقلاب کی مصداق ہے: مولانا مہدی حسن

سنی بورڈ آف انڈیا کے تحت محفل نور کا نواں جلسہ منعقد

لکھنؤ پریس ریلیز۔سنی بورڈ آف انڈیا کے تحت نظام باغ چوپٹیاں لکھنؤ میں محفل نور کا انعقاد بورڈ کے صدر شہاب الدین خاں کی سرپرستی و فاروق جاذب لکھنوی کی صدارت میں ہوا نظامت مسعود احمد فہمی نے کی مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے شرکت کی خصوصی مقرر مولانا مہدی حسن فہمی اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کے رسول کی بعثت ایک عظیم انقلاب کی مصداق ہے اور ان کی آمد سے نہ صرف عرب میں رائج بہت سی برائیوں کا خاتمہ ہوا بلکہ اسلام کا پرچم دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوا۔پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

حدیث اسوہء سرکار کے ورق پلٹو
معاشرے میں نئی جان کی ضرورت ہے
ضیائے اہل طریقت کا سلسلہ ہیں علی
فاروق جاذب لکھنوی

ایسا دستور حیات آپ نے بخشا ہم کو
فلسفی چیخ، اک امی لقبی کے آگے
ڈاکٹر مخمور کاکوروی

علی کے گھر سے ولی کا چراغ جلتا ہے
رفعت شیدا صدیقی

سنور جاتی ہے اس لمحہ مری تقدیر کاغذ پر
میں نعت مصطفیٰ کرتا ہوں جب تحریر کاغذ پر
معید رہبر لکھنوی

جنت سمٹ کے جیسے مدینے میں آ گئی
جب سے قدم مدینے میں رکھا ہے آپ نے
عقیل غازیپوری

حسان کے لہجے میں کیا نعت کہے کوئی
اللہ جسے چاہے اس کو یہ سعادت دے
خلیل اختر لکھنوی

جس دم در نبی پر ہو حاضری تمہاری
آقا کے غم میں ہم بھی ہیں بیقرار کہنا
مسعود احمد فہمی

شرکاء میں، بلال الدین خاں، محمد عتیق عتیقے، محمد اویس، محمد ارشد وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں جلسے کا اختتام صدر سنی بورڈ شہاب الدین خاں کے کلمات تشکر پر ہوا۔

طلباء کو اسکالرشپ نہ ملنے پر یوگی حکومت سخت

100 سے زائد افسران اور ملازمین کے خلاف ہوگی کارروائی

لکھنؤ:3 ستمبر (پی این ایس) یوگی حکومت نے اتر پردیش میں 6 لاکھ اہل طلباء کو اسکالرشپ اور فیس کی واپسی نہ ملنے کے معاملے میں سخت رویہ اپنایا ہے۔حکومت نے اس غفلت پر 100 سے زائد افسران اور ملازمین کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے۔ان میں کئی یونیورسٹیوں کے نوڈل افسر اور آئی ٹی آئی کے جوائنٹ ڈائریکٹرز شامل ہیں۔غفلت برتنے پر 14 اضلاع کے ضلعی سوشل ویلفیئر افسران کو ایڈورس انٹری دی گئی ہے۔ان میں ایودھیا، بہرائچ، رائے بریلی اور سیتاپور جیسے اضلاع کے افسران شامل ہیں۔سب سے زیادہ بے ضابطگیاں بریلی میں پائی گئیں، جہاں 40 تعلیمی اداروں کے 1600 طلباء اس اسکیم کا فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔اسی وجہ سے بابو پرمود جوشی کو وہاں معطل کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ بلیا کے اس وقت کے سوشل ویلفیئر آفیسر دیپک سریواستو کے خلاف بھی کارروائی کے لیے قانونی رائے لی جا رہی ہے۔نہ صرف سرکاری افسران بلکہ کئی تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی ہے۔14 ریاستی یونیورسٹیوں اور 19 نجی یونیورسٹیوں کو غفلت برتنے پر سخت وارننگ جاری کی گئی ہے۔اس کے علاوہ محکمہ آیوش کے دو نوڈل افسروں کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔گورکھپور، آگرہ، وارانسی، لکھنؤ سمیت 8 ڈویژنوں کے آئی ٹی آئی کے جوائنٹ ڈائریکٹروں کے خلاف بھی کارروائی لٹک رہی ہے۔حکومت کا یہ قدم واضح پیغام دیتا ہے کہ طلباء کے مستقبل سے کھیلنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔

آٹو ڈرائیور کا ای رکشہ ڈرائیور پر حملہ

پارا لکھنؤ۔منگل کو ایک ای رکشہ ڈرائیور کو آٹو ڈرائیور اور اس کے دو بھائیوں نے پیٹا تھا۔مسافر کو اٹھانے پر جھگڑا شروع ہوگیا۔جب متاثرہ نے خطرے کی گھنٹی بجائی اور مقامی لوگ جمع ہو گئے تو ملزم اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہو گیا۔پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔منگل کو لکھنؤ کے پارا تھانہ علاقے میں مسافر کو اٹھانے کے تنازعہ میں ایک ای رکشہ ڈرائیور کی بری طرح پٹائی کی گئی۔متاثرہ واجد علی جو کہ گذیانہ بدھیشور کا ساکن تھا، مانک نگر پل کے نیچے سے ایک مسافر کو اٹھا رہا تھا کہ علاقے کا آٹو ڈرائیور چھوٹو وہاں پہنچا۔چھوٹو نے ای رکشہ میں بیٹھی خاتون مسافر سے بحث شروع کر دی۔واجد علی نے اسے روکا تو چھوٹو نے اسے گالیاں دیں اور جان سے مارنے کی دھمکی دی اور وہاں سے چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد چھوٹو اپنے بھائیوں احسن اور صابو کے ساتھ واپس آیا اور واجد علی کو آگے روک لیا۔تینوں نے واجد علی کو مارنا شروع کر دیا۔جب متاثرہ نے شور مچانا شروع کیا تو مقامی لوگوں کی بھیڑ وہاں جمع ہوگئی۔ہجوم کو آتا دیکھ کر تینوں ملزمان نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی اور فرار ہو گئے۔واجد علی نے تینوں ملزمان کے خلاف تھانہ پارہ میں تحریری شکایت درج کرائی ہے۔اس سلسلے میں پیرا انسپکٹر سریش سنگھ نے بتایا کہ ابھی تک کسی کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

پرنسپل سکریٹری، سول ڈیفنس نے چراغ جلا کر ماسٹر ٹرینر کورس کا افتتاح کیا

موجودہ حالات میں سول سیکورٹی کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی: محترمہ سنیکتا سمدار

لکھنؤ:03 ستمبر۔وزارت داخلہ، حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق، پرنسپل سکریٹری، سول ڈیفنس، محترمہ سنیوکتا سمدار نے آج سنٹرل سیکورٹی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، اتر پردیش، چھتمل، لکھنؤ میں چراغ جلا کر ماسٹر ٹرینرز کورس کا افتتاح کیا۔انہوں نے کہا کہ سول ڈیفنس بنیادی طور پر رضا کاروں کا ادارہ ہے، جو ملک کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔موجودہ حالات میں سول ڈیفنس کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔جس کی وجہ سے حکومت ہند اور ریاستی حکومت شہری دفاع کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔رضا کاروں کو دی جانے والی یہ تربیت مختلف آفات میں موثر انداز میں کام کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔یہاں تربیت یافتہ ٹریینرز اپنے متعلقہ اضلاع میں تربیتی پروگرام چلا کر پہلے جواب دہندگان کو تیار کرنے کا کام کریں گے۔اس موقع پر ڈائرکٹر جنرل آف پولیس سول ڈیفنس جناب ابھے کمار پرساد نے ٹرینی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں سول ڈیفنس کے تمام افسران کو چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور شہری دفاع کے رضا کاروں کو تربیت دینے اور قوم کی خدمت کے لیے کسی بھی آفت کی صورت میں عام لوگوں کو خود انحصار بنانے کی ضرورت ہے۔انہوں نے ریاست بھر میں محکمہ شہری دفاع کو کھولنے پر وزیر اعلیٰ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔اسپیشل سکریٹری سول ڈیفنس جناب منوج کمار رائے نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام اضلاع میں سول ڈیفنس کی تشکیل کی گئی ہے اور ان تمام اضلاع میں عہدے بنائے گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق مستقبل قریب میں سول ڈیفنس کو ریاست گیر بنایا جائے گا۔ٹریننگ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر رائے نے کہا کہ سنٹرل سول ڈیفنس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کو مزید سہولیات فراہم کرتے ہوئے شمالی اور مشرقی ہندوستان کا سنٹر آف ایکسیلنس بنایا جائے گا۔

بھینس چوری کے الزام میں تین گرفتار

کاکوری لکھنؤ۔پولیس کمشنریٹ کی کاکوری پولس ٹیم نے بھینس چوری کے ایک معاملے میں تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔بدھ کے روز کی گئی اس کارروائی میں پولیس نے ملزم سے ایک پک اپ گاڑی، 5150 روپے نقد اور بھینسوں کو باندھنے کے لیے استعمال ہونے والی رسیاں برآمد کی ہیں۔یہ معاملہ 7 اگست کو شروع ہوا جب متاثرہ سرڈا نے تین بھینسیں چوری ہونے کی شکایت درج کرائی۔شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔پولیس نے دستی اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر تفتیش شروع کر دی۔گرفتار ملزمان کی شناخت آصف، عمران اور محمد حفیظ عرف ننھا کے طور پر ہوئی ہے، یہ بھی لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے بتایا کہ انہوں نے گاؤں ناراونا سے بھینسیں چوری کی تھیں۔

مولانا عبدالرحمٰن نگرامی کی کتاب ذکر مبارک کا اجرا

سیرت کے اس مجموعے میں سیرت النبیؐ کا عطر کشید کیا گیا ہے: مولانا بلال عبدالحئی حسنی

لکھنؤ ۳ ستمبر (پریس ریلیز) سیرت کے مضامین کا یہ مجموعہ ہے جس میں سیرت النبیؐ کا عطر کشید کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔سیرت کے سیکڑوں صفحات کو چند صفحات میں پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔خاص کر اسم محمدؐ کی جو تشریح کی گئی ہے وہ خاصے کی چیز ہے۔ان خیالات کا اظہار ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے "ذکر مبارک" کے اجرا پر کیا۔اجرا کی یہ محفل مہمان خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء ہوئی۔یہ کتاب مولانا عبدالرحمٰن نگرامی ندوی کے مضامین کا مجموعہ ہے جسے فرزند نگرام مولانا محمد فیضان نگرامی ندوی نے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔مولانا عبدالرحمٰن نگرامی ندوی کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی نے کہا کہ فارغین ندوۃ العلماء میں ایک تعداد ایسے علماء کی ہے جن سے بڑی توقعات وابستہ تھیں لیکن وہ کم عمری ہی میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔مولانا عبدالرحمٰن نے ستائیس سال کی عمر میں وہ کر دکھایا جو پختہ عمر کے لوگ بھی کم کر پاتے ہیں۔کتاب کے اجرا کے بعد بھی حضرت ناظم صاحب دیر تک علماء نگرام اور ان کی خدمات کا تذکرہ کرتے رہے۔اس موقع پر دار العلوم کے اساتذہ مولانا محمد مستقیم ندوی، مولانا محمد وثیق ندوی، مولانا محمد فرمان ندوی، مولانا خالد باندوی ندوی، مولانا محمد کلام الدین ندوی اور مرتب کتاب مولانا محمد فیضان نگرامی ندوی اور دیگر مہمانان کرام شریک ہوئے۔

ایل ڈی اے کی کارروائی پر اٹھے سوالات

ایک ہی عمارت کے خلاف بار بار کارروائی کیوں

لکھنؤ۔لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) نے بدھ کے روز تیسری بار زون 6 کے تحت رکاب گنج چوراہے پر واقع مینا ٹرانسپورٹ کے ساتھ تعمیر کی جارہی ایک غیر قانونی عمارت کو سیل کر دیا۔یہ کارروائی ایل ڈی اے کے نائب صدر پرتھمیش کمار کی ہدایات کے بعد کی گئی تاہم اس واقعے نے ایل ڈی اے کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ایک ہی عمارت کے خلاف تیسری بار کارروائی کیوں کی جا رہی ہے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے سیل کرنے کے باوجود تعمیراتی کام جاری رہا جس نے اتھارٹی کے مانیٹرنگ سسٹم اور مقامی پولیس کے کردار پر سوالات اٹھائے ہیں۔یہ واقعہ یہ بھی بتاتا ہے کہ یا تو بلڈر کو کوئی خوف نہیں ہے یا پھر اسے مقامی سطح پر کسی کا تحفظ حاصل ہے۔دوسری جانب اس سڑک پر تعمیر ہونے والی دیگر غیر قانونی عمارتوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جارہی؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ ایل ڈی اے حکام صرف منتخب بلڈرز کے خلاف کارروائی کرتے ہیں جبکہ دیگر غیر قانونی تعمیرات بغیر کسی رکاوٹ کے جاری ہیں۔ایسے میں یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ جو بلڈر افسروں کی بات نہیں مانتا، اسے نقصان ہوتا ہے۔رکاب گنج چوراہے کے اس ایک معاملے پر مسلسل ہو رہی کارروائی سے یہ یقین مزید پختہ ہوتا ہے۔ایل ڈی اے کے بعض افسران پر پہلے ہی غیر قانونی تعمیرات کو فروغ دینے کا الزام ہے جس کی وجہ سے 7 انجینئرز کو معطل کر دیا گیا تھا۔بار بار سیل کرنے کا یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ حکام اور بلڈرز کے درمیان گٹھ جوڑ اب بھی جاری ہے۔جب تک یہ گٹھ جوڑ نہیں ٹوٹتا، لکھنؤ میں غیر قانونی تعمیرات پر لگام لگانا مشکل ہے۔

پوروتر ریلوے
ای-پروکیورمینٹ ٹینڈر نوٹس
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے چیف ایڈمنسٹریٹیو آفیسر/کانسٹرکشن/آر ایس. پی.، شمال مشرقی ریلوے، گورکھپور کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای-پروکیورمینٹ ٹینڈرس طلب کرتے ہیں:
نمبر شمار:- 1، ای-پروکیورمینٹ ٹینڈر نمبر: NER-GKP-RSP-2025-20، کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے کے لکھنؤ ڈویژن کے گورکھپور-گونڈہ-بارہ بنکی ڈویژن میں ایل.سی. نمبر 269/بی اور ایل.سی. نمبر 183/اے کی جگہ پر دو اینڈ-ٹو-اینڈ لائٹ روڈ اوور برج (ایل آر او بی) کی تعمیر جس میں پہنچ سڑکوں میں آر ای وال/کمپوزٹ گرڈر اور ریلوے حصے میں آر ڈی ایس او کے کیمل بیک ٹرس قسم کے گرڈر کا استعمال شامل ہے۔
تخمینی ٹینڈر قیمت: ₹-46,75,11,800.02، بیعانہ رقم (روپیہ): ₹-24,87,600.00، ٹینڈر فارم کی قیمت: ₹-0.00، کام پورا کرنے کی مدت: 24 مہینے۔
بڈ شروع کرنے کی تاریخ- 17-09-2025، درج بالا ای-ٹینڈر سب مشن کی آخری تاریخ- مورخہ 01-10-2025، 15:00 بجے تک۔
درج بالا ای-ٹینڈر کھلنے کی تاریخ- مورخہ 01-10-2025، 15:00 بجے۔ ٹینڈر نوٹس، اہلیتی معیار، ضابطے و شرائط ویب سائٹ https://ireps.gov.in پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ٹینڈر نوٹس میں اگر ہندی و انگریزی کے دستاویز میں کوئی فرق ہوتا ہے تو انگریزی کے ہی دستاویز قابل تسلیم ہوں گے۔
ایگزیکٹیو انجینئر/کانسٹرکشن/آر-ایس-پی-
گورکھپور
CPRO/W-245
ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان پر ہرگز سفر نہ کریں۔

اودھ نامہ

آپ ایسا کیوں نہیں کرسکتے؟

ہندوستان اور پاکستان کے مابین کئی جنگیں ہوئیں اور ہر بار پاکستان کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اس کے علاوہ کئی مرتبہ امن وامان قائم کرنے کی سنجیدہ کوششیں بھی کی گئیں لیکن اس میں بھی رخنہ پڑتا رہا۔ اور پھر جب کارگل کی چوٹیوں پر ہندوستانی فوج نے حرکت محسوس کی اور معلومات لینے کے لیے آگے بڑھی تو ان پر اچانک زبردست فائرنگ شروع ہوگئی۔ اس سے ہندوستانی فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن جب ہندوستان نے منظم اور بھرپور جوابی کارروائی کی تو پاکستان کی پوزیشن کمزور پڑ گئی۔ بالآخر پاکستان کو امریکہ سے مدد مانگنی پڑی تاکہ جنگ بندی ہوسکے۔ کارگل کی اس مہم جوئی نے دونوں ممالک کے تعلقات میں جو زہر گھولا، اس نے برسوں تک کسی بھی امن کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور شاید ہمیشہ کے لئے امن کے امکانات کو دفن کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کارگل کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدگی اور بداعتمادی کے شکار ہوگئے۔

یہ سوال آج بھی اہم ہے کہ اگر کارگل نہ ہوتا تو کیا واقعی اٹل جی کا خواب حقیقت میں بدل جاتا؟ کیا دونوں ملک لائن آف کنٹرول کو مستقل سرحد مان لیتے اور ایک نئے دور کا آغاز ہوتا؟ تاریخ اس کا قطعی جواب نہیں دے سکتی لیکن ایک بات طے ہے کہ کارگل نے امن کے تمام امکانات کو دفن کر دیا۔۔ بار بار مذاکرات کی کوششیں ہوئیں لیکن کوئی بھی کامیاب نہ ہوسکا۔ دوسری طرف پاکستان کے فوجی سربراہان وقتاً فوقتاً ایٹمی جنگ کی دھمکیاں بھی دیتے رہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہندوستان بھی ایٹیم طاقت ہے اس کے پاس بھی ایٹمن بم ہیں۔ لیکن ایٹمی جنگ کی دھمکیاں دینا ایک بے وقوفانہ عمل ہے اور ایک خطرناک رجحان ہے، کیونکہ ایٹمی جنگ کا نتیجہ کسی ایک ملک کی شکست نہیں بلکہ پورے خطے کی تباہی ہوگا۔ دنیا جانتی ہے کہ اگر جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ ہوئی تو اس کے اثرات صرف ہندوستان اور پاکستان تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آجائے گی۔ کیا یہ بنیادی اور موٹی سی بات پاکستان اور ان کے آقاؤں کی عقل میں نہیں آتی ۔ بلکہ ان تمام لوگوں کی عقلمیں جو اپنے حریف کو ایٹمی اتھیار استعمال کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ کیا حریف کو مار کو وہ خود کو محفوظ رکھ سکیں گے۔ اپنے ملک اور اپنی قوم کے اس کے مضر اثرات سے بچا سکیں گے۔ آج دونوں ملکوں کے سامنے اصل سوال یہ ہے کہ وہ اپنے عوام کے لیے کس طرح کا مستقبل چاہتے ہیں؟ کیا وہ آنے والی نسلوں کو نفرت، دشمنی اور غربت کے اندھیروں میں دھکیلنا چاہتے ہیں یا امن، ترقی اور خوشحالی کی روشنی دینا چاہتے ہیں؟ اٹل جی نے امن کی جو راہ دکھائی تھی وہی اس خطے کی ضرورت تھی اور ہے۔ اگر دونوں ملک اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں تو امن ممکن ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ امن کی خواہش کمزوری نہیں بلکہ سب سے بڑی طاقت ہے۔ وہ طاقت جو عوام کے دل جیتتی ہے۔ جنگ میں چاہے کوئی جتنا بھی طاقتور ہو، اس کے نقصانات ہمیشہ سب کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ کیا روس اور یوکرین کی جنگ جو تقریبا تین سال سے جاری ہے اس مین صرف ایک ہی ملک کے لوگ مر رہے ہیں۔ کیا اسرائیل نے جو دو سال سے غزہ میں تباہی مچائی ہوئی ہے اس میں اسرائیل نے کچھ نہیں کھویا ہے۔ اسی طرح کارگل نے یہ سبق دیا کہ ایک غلط فیصلے نے کس طرح ہزاروں گھر اجاڑ دیے، کس طرح لاکھوں لوگ متاثر ہوئے، اور کس طرح دونوں ممالک کی معیشت پر بوجھ پڑا۔ اس کے باوجود کوئی مسئلہ حل نہ ہوسکا۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ دونوں ملک ایک نیا عہد کریں۔ یہ عہد کہ ہم امن کو ترجیح دیں گے۔ یہ عہد کہ ہم اپنے عوام کو غربت اور جہالت سے نکال کر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ یہ عہد کہ ہم سرحدوں کو نفرت کے بجائے تعاون کا ذریعہ بنائیں گے۔

ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری باجپائی بھی ایسے رہنماؤں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ جن کی سیاست میں اعتدال، الفاظ میں کشش، اور سوچ میں وسعت تھی۔ جو اپنے وقت سے آگے سوچتے اور موجودہ حالات کے بجائے مستقبل کی سمت پر نگاہ رکھتے تھے اور جو اپنے سیاسی مفاد کے بجائے عوامی فلاح کو اپنی پالیسی کا محور بناتے تھے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ برصغیر کی تقدیر جنگ وجدال میں نہیں بلکہ امن وترقی میں پوشیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے جب دہلی سے لاہور تک امن بس چلائی تو یہ صرف ایک سیاسی مظاہرہ نہیں تھا بلکہ ایک ایسے خواب کی تعبیر تھی جس میں دونوں ممالک کے عوام کو سکون، خوشحالی اور تعاون نصیب ہوتا۔ انھوں نے یہ تجویز دی کہ جموں وکشمیر کی موجودہ لائن آف کنٹرول کو ہی دونوں ملک مستقل سرحد تسلیم کرلیں۔ اس تجویز کا مقصد یہ تھا کہ دہائیوں سے جاری خون خرابہ اور سرحدی تنازعہ کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے۔ یہ ایک حقیقت پسندانہ اور عملی تجویز تھی، کیونکہ لائن آف کنٹرول برسوں سے دونوں ملکوں کے درمیان تقسیم کی لکیر بنی ہوئی تھی۔ اگر اس کو مستقل سرحد مان لیا جاتا تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سب سے بڑا تنازعہ حل ہوسکتا تھا۔ دو بڑی عالمی جنگوں کے بعد وہاں کے ممالک نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ مزید جنگ نہیں کریں گے۔ انہوں نے اپنے اختلافات کو مذاکرات اور معاہدوں کے ذریعے حل کیا اور آج یورپی یونین دنیا کی سب سے بڑی معاشی طاقتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اگر وہ ممالک، جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، امن کے راستے پر چل سکتے ہیں تو کیا ہندوستان اور پاکستان ایسا نہیں کرسکتے۔

راہل کی یاترا ختم بہار کا انتخاب باقی

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بہار میں 17 اگست سے شروع ہوئی ووٹر رائٹس یاترا 23 اضلاع، 1300 کلومیٹر اور 67 اسمبلی سیٹوں سے گزر کر ایک ستمبر کو پٹنہ میں ختم ہوگئی ۔ یاترا میں ووٹ چوری کو بنیادی مدعیٰ بنایا گیا تھا۔ مقامی انتظامیہ اور ریاستی حکومت کی تمام روکاوٹوں کے باوجود یاترا کو عوام کی زبردست حمایت حاصل ہوئی ۔ راہل تیجسوی کی یاترا میں امڑی بھیڑ دیکھ کر برسراقتدار بی جے پی بوکھلا گئی۔ یاترا میں اٹھائے گئے سوالات کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکی۔ نتیجہ کے طور پر ووٹ چوری پورے ملک میں مدعیٰ بن گئی۔ جگہ جگہ اس پر بات ہورہی ہے، بہار کا آدمی ملک میں ہر جگہ ہے۔ وہ بتا رہا ہے کہ اس کے گھر گاؤں میں کتنے ووٹ کٹے۔ جو زندہ ہیں ان کے نام مردوں میں لکھ دیئے اور جو کئی کئی مرتبہ ووٹ ڈال چکے ہیں ان کے نام غائب ہیں۔ راہل گاندھی کے نریندر مودی اور بی جے پی حکومت کو سیدھے چیلنج کرنے کی وجہ سے عوام، اپوزیشن اور برسراقتدار جماعت کے ارکان میں مودی کا ڈر ختم ہوا ہے۔ یہ ملک میں جمہوریت کے تحفظ کی نئی شروعات ہے۔ عام آدمی اپنے حق رائے دہندگی کی حفاظت کے لئے از خود کھڑا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

کروڑوں روپے خرچ کر کے مودی کی شبیہ گڑھی گئی۔ عوام کو یہ پیغام دیا گیا کہ مودی کے علاوہ کوئی ملک کا بھلا نہیں کرسکتا ۔مودی ہے تو ہر مسئلہ کا حل ممکن ہے۔ یہ نریٹیو بنایا گیا کہ مودی تنقید سے بالاتر ہے۔ ان کو نشانہ بنانا مطلب اپوزیشن خاص طور پر کانگریس کا سیاسی نقصان ۔ ابتدا میں ایسا ہوتا ہوا بھی دکھائی بھی دیا، خود کانگریس کے کئی لیڈران دھوکا کھا گئے ۔ جبکہ راہل گاندھی کا تصور واضح تھا کہ راجہ کو ہرائے بغیر جیتا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے پارٹی صدر رہتے راجستھان، مدھیہ پردیش، کرناٹک میں کانگریس کو جیت دلائی ۔ ہریانہ اور گجرات میں کانگریس کو جیت کے قریب لا کھڑا کیا۔ مگر کانگریسی لیڈران مدھیہ پردیش اور کرناٹک کی سرکاروں کو باقی نہیں رکھ سکے ۔راجستھان میں بھی خوب تماشہ کیا لیکن کسی طرح سرکار نے پانچ سال پورے کیے ۔ پارٹی کی اندرونی کشمکش کی وجہ سے راہل نے صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ بھارت جوڑو یاترا، بھارت جوڑو نیائے یاترا اور 2024 کے لوک سبھا الیکشن کے بعد کانگریس کو راہل گاندھی کی بات سمجھ آئی ۔ اس وقت نہ صرف کانگریس بلکہ پورا اپوزیشن متحدہ طور پر راہل کے ساتھ کھڑا ہے بہار یاترا اس کا ثبوت ہے۔

یاترا کے روٹ میں آنے والی 67 اسمبلی سیٹوں میں سے 2020 کے الیکشن میں 39 این ڈی اے کے کھاتے میں گئی تھیں۔ آر جے ڈی کو 19 اور کانگریس کو 9 سیٹوں پر کامیابی ملی تھی۔ جبکہ 16 سیٹوں پر کانگریس دوسرے نمبر پر رہی تھی۔ یعنی ان سیٹوں پر مہا گٹھ بندھن کے مقابلہ این ڈی اے زیادہ مضبوط ہے۔ راہل کے سامنے اس صورتحال کو بدلنے کا چیلنج تھا ۔ اس یاترا نے کانگریس کارکنان میں نہ صرف نئی روح پھونکی ہے بلکہ ان کا حوصلہ بھی بلند کیا ہے۔ کانگریس، آر جے ڈی اور لیفٹ کے ایک ساتھ ہونے کا اس علاقہ پر گہرا اثر پڑا ہے۔ بنیا اور اعلیٰ ذات کے ووٹ بی جے پی کے کور ووٹر مانے جاتے ہیں ۔راہل کے ذریعہ ووٹ چوری کے پیش کیے گئے ثبوتوں نے ان طبقات میں بھی تذبذب پیدا کر دیا ہے۔ جس کا آنے والے الیکشن میں بی جے پی کو نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک غیر معروف شخص کے ذریعہ ایسے منچ سے جہاں راہل، تیجسوی نہیں تھے مودی کی ماں کو گالی دی گئی جسے بی جے پی نے ایشو بنایا۔ بی جے پی کے غنڈوں کی فوج پورے ملک میں سرگرم ہوگئی ۔ پٹنہ، یوپی کے لکھیم پور کھیری، اتراکھنڈ، آسام، مدھیہ پردیش وغیرہ میں کانگریس کے دفاتر پر پولس کی موجودگی میں حملہ اور توڑ پھوڑ کی گئی۔ جبکہ وہ شخص گرفتار ہوچکا ہے اس کی جانچ ہونی چاہیے کہ اس نے گالی کیوں اور کس کے کہنے پر دی۔ امید کم ہی ہے کہ اس کا کبھی کوئی جواب ملے گا۔

ووٹ چور گدی چھوڑ کا نعرہ سن کر جاپان اور چین کے دورے پر گئے نریندر مودی نے واپس آکر ملک کو یہ بتانے کے بجائے کہ امریکی ٹیرف کا انہوں نے کیا توڑ نکالا۔ جس کی وجہ سے فیکٹریاں بند ہونے کے کگار پر ہیں اور لاکھوں لوگوں کی نوکری جانے والی ہے۔ نہ انہوں نے یہ بتایا کہ گلوان گھاٹی میں شہید ہوئے فوجیوں اور لداخ میں بھارت کی زمین پر چینی قبضہ کے بارے میں شی سے ان کی کیا بات ہوئی۔ بلکہ 35 منٹ کی اپنی تقریر میں تیس منٹ ماں کو دی گئی گالی پر رونا دھونا کیا۔ کسی کی بھی ماں کو گالی دینے کا کسی کو بھی حق نہیں ہے۔ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ لیکن مودی کے اس کو تمام ماؤں کی بے عزتی بتانے کے بعد سوشل میڈیا پر بی جے پی کے ترجمان، ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ اور خود ان کے ذریعہ دی گئی گالیوں کے ویڈیو کی باڑھ آگئی ۔لوگ یہ پوچھ رہے ہیں کہ بی جے پی نے خود اپنے گالی بازوں کے خلاف کیا کاروائی کی۔ ہماچل میں بی جے پی کے ایک ممبر اسمبلی نے منچ سے کانگریس کارکن کی ماں کو گالی دی تھی جس کی شکایت تو خود وزیر اعظم سے کی گئی تھی۔ وہ سوشل میڈیا پر خط دکھا کر معلوم کر رہے ہیں کہ اس ایم ایل اے کے خلاف کیا کاروائی کی گئی۔

بی جے پی مدے بھٹکانے میں ماہر ہے لیکن اس بار اس کے تمام داؤ الٹے پڑ رہے ہیں ۔ تیجسوی کے مچھلی کھانے پر اعتراض کرنے والے گری راج سنگھ ہندوؤں کو جھٹکا میٹ کھانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ووٹ چوری کا ایسا نعرہ ہے جو لوگوں کے ذہن میں بیٹھ گیا ہے۔ ان پر کسی اور بات کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ۔سرفراز عالم کا ماننا ہے کہ ووٹر لسٹ میں گڑبڑی ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میرے خاندان کے دو لوگوں کا نام کٹ گیا ہے۔ یہ صرف میرے خاندان تک محدود نہیں ہے، ہمارے دو تین ہزار آبادی والے گاؤں میں تین چار سو لوگوں کے نام اسی طرح کاٹ دیئے گئے ہیں۔ وہیں ممتاز عالم کہتے ہیں کہ گھر دھاکہ اسمبلی سیٹ میں ہے، یہاں 14941 ووٹوں کی گڑبڑی ہوئی ہے۔ اس میں 2100 زندہ لوگوں کو مرا ہوا بتا دیا گیا۔ بہار سے باہر رہنے والوں کے نام ووٹر لسٹ سے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے بتایا کہ ووٹر لسٹ میں گڑبڑی کی 89 لاکھ شکایتیں انتخابی کمیشن کو دی گئی ہیں۔ کمیشن نے عدالت میں کہا تھا کہ اس کے پاس شکایتیں نہیں آئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ الیکشن آفیسر بوتھ ایجنٹوں سے شکایتیں نہیں لیتے ۔ سینئر صحافی شری نواسن رمانی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے بہار میں ایس آئی آر کے تحت 65 لاکھ ووٹ مختلف علاقوں میں کاٹے گئے ہیں، ان کے تجزیہ سے سنگین سوال سامنے تے ہیں۔ جیسے 80 علاقوں میں نوجوان رائے دہندگان کی موت کے اعداد وشمار حیرت انگیز طور پر سامنے آئے ہیں۔ 127 علاقوں میں ووٹ کاٹنے میں صنفی امتیاز دیکھا گیا۔ 1985 علاقے ایسے ہیں، جہاں غیر منطقی طور پر ووٹروں کے نام کاٹے گئے ہیں۔ 937 علاقے ایسے ہیں جہاں سارے ووٹروں کو مرا ہوا بتایا گیا ہے۔ 5084 علاقوں میں بڑی تعداد میں ووٹروں کو غیر حاضر بتایا گیا ہے۔ ایسے ہی کئی اور انکشافات اس رپورٹ میں کئے گئے ہیں۔ ابھے دوبے کا کہنا ہے کہ بہار سے جو آواز اٹھی ہے اس کی گونج پورے ملک میں سنائی دے رہی ہے۔

اس یاترا کا بہار الیکشن پر کتنا اثر پڑے گا یہ تو وقت بتائے گا لیکن آج بہار میں وہ حالات نہیں ہیں جو 2015، 2020، 2010 میں تھے۔ اس مرتبہ نتیش کمار کا نقصان کر بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لئے چراغ پاسوان نہیں ہیں ۔ اس بار پرشانت کشور کو اس کام کے لئے چنا گیا ہے۔ نتیش کمار کی صحت بھی ایسی نہیں ہے کہ وہ پچھلے الیکشن کی طرح محنت کرسکیں۔ اس لئے یہ چناؤ نتیش کمار کی پارٹی کا آخری الیکشن ہوسکتا ہے۔ پھر بی جے پی جس کے ساتھ بھی اتحاد کرتی ہے اسے یا تو ختم کر دیتی ہے یا پھر اپنے میں ضم کر لیتی ہے۔ بہار میں بھی اس بار وہ اپنا وزیر اعلیٰ بنانے کا خواب دیکھ رہی ہے ۔ لیکن ووٹ چوری کا مسئلہ اس کے خواب پر پانی پھیرتا دکھائی دے رہا ہے۔ یاترا سے آر جے ڈی ایم وائی کے گٹھ جوڑ سے آگے بڑھی ہے۔ اس کا دائرہ وسیع ہوا ہے جس کا اسے الیکشن مین فائدہ ملے گا۔ لیکن آگے کا سیٹوں کی تقسیم وغیرہ کا مرحلہ احتیاط کے ساتھ طے کرنا ہوگا۔

9810371907

دستوری 130 واں ترمیمی بل ناکام ہوسکتا ہے

پی چدمبرم

ہندوستان کا دستور دنیا کے بہترین دستوروں میں شمار کیا جاتا ہے اور عالمی سطح پر دستور ہند یا آئین ہند کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن فی الوقت یہ سوالات بھی پیدا ہو رہے ہیں کہ آخر حکومت پچھلے 11 برسوں سے بڑے پیمانہ پر دستوری ترامیم کیوں کر رہی ہے؟ کیا دستوری ترامیم کے پیچھے اس کی نیت اور ارادے ٹھیک ہیں۔ بہرحال دستور کی دفعہ 368 ہماری پارلیمنٹ کو آئینی رد دستوری ترامیم کا اختیار عطا کرتی ہے، دفعہ 368 کی ذیلی دفعہ (2) کو کچھ یوں پڑھا جاتا ہے۔

368 (2) اس دستور میں کسی بھی قسم کی ترمیم Amendment صرف ایک بل پیش کرنے کے ذریعہ کی جاسکتی ہے اور جب بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں جملہ ارکان کی اکثریت کی تائید (جو کسی بھی طرح دو تہائی اکثریت سے کم نہ ہو) اور ارکان کی دو تہائی اکثریت سے جب وہ ترمیمی بل منظور ہوجائے تو اسے منظوری کیلئے صدر جمہوریہ کے پاس بھیجا جائے گا، اس طرح دستور میں ترمیم ہوجائے گی۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ فی الوقت قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے پاس دستوری ترمیمی بل منظور کرنے کیلئے دو تہائی اکثریت ہی نہیں ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ لوک سبھا میں قومی جمہوری اتحاد کی عددی طاقت 293 ہے (یعنی لوک سبھا کے 543 ارکان میں این ڈی اے ارکان کی تعداد 293 ہے) جبکہ راجیہ سبھا میں بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے کو جملہ 245 میں سے 133 نشستیں حاصل ہیں۔ یہاں ایک اور بات آپ کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر دونوں ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے تمام ارکان موجود ہوں اور رائے دہی میں حصہ لیں تب این ڈی اے کو دونوں ایوانوں میں کوئی بھی بل منظور کرنے کیلئے دو تہائی اکثریت کیلئے درکار جادوئی عدد حاصل نہ ہوسکے گا۔ واضح رہے کہ این ڈی اے کے برعکس لوک سبھا میں اپوزیشن ارکان کی تعداد 250 اور راجیہ سبھا میں 112 ہے، ایسے میں اگر لوک سبھا میں وہ 182 ووٹ اور راجیہ سبھا میں 82 ووٹ بل کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو بل منظور نہیں ہوگا لیکن حیرت اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ تمام اپوزیشن جماعتیں این ڈی اے مخالف نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر وائی ایس آر سی پی، بی جے ڈی، بی آر ایس اور بی ایس پی اور چند چھوٹی جماعتیں ہیں جنھوں نے عام طور پر این ڈی اے حکومت کی تائید وحمایت کی ہے اور ماضی میں کئی مرتبہ ایسا دیکھا گیا ہے۔ ہاں ایک اور بات آپ لوگوں کے سامنے واضح کردوں کہ کل ہند ترنمول کانگریس اور عام آدمی پارٹی ایسی اپوزیشن جماعتیں ہیں جنھوں نے این ڈی اے کی مخالفت کی ہے چاہے وہ INDIA بلاک کے ساتھ ہوں یا نہ ہوں یہ ایسی جماعتیں ہیں جن کی تائید وحمایت مسئلہ Issue کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

مایوسی پر مبنی جوا: یہ وہی صورتحال ہے جس میں قومی جمہوری اتحاد کی حکومت نے ایک بڑا جوا کھیلا ہے اور وہ یہ ہے کہ دستوری ترمیمی (130 ویں ترمیمی بل) بل 2025ء کو پیش کئے جانے کے بعد حکومت نے فوری طور پر اسے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کو روانہ کر دیا ہے تاکہ اس پر غور کیا جاسکے۔ بظاہر یہ ایک سادہ سا بل ہے اور جس کا مقصد بھی واضح ہے۔ یہ ایسا بل ہے جو وزیر اعظم، چیف منسٹرس، مرکزی وزراء کو جو ایسے کسی سنگین فوجداری جرم میں گرفتار کئے گئے ہوں جس کی سزاء 5 سال یا اس سے زائد عرصہ تک ہوسکتی ہے اور جنھوں نے 30 دن جیل میں گذاریں ہوں، انھیں ان کے عہدوں سے ہٹایا جاسکتا ہے لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو 30 دنوں میں نہ تحقیقات مکمل ہوگی اور نہ ہی چارج شیٹ داخل کی جائے گی اس طرح اس مختصر مدت میں الزامات بھی وضع نہیں کئے جاسکیں گے۔ اس کے باوجود 31 ویں دن محروس وزیر کو خدمات سے برطرف یا عہدہ سے ہٹائے جانے کے یہ کہتے ہوئے احکامات جاری کئے جائیں گے کہ تم ایک مجرم ہو۔

حیرت اس بات پر ہیکہ بی جے پی اس بات کا بگل بجا رہی ہے کہ یہ ترمیمی بل دراصل دستوری اور سیاسی اخلاقیات کا نقطۂ عروج ہے۔ اس ضمن میں بی جے پی یہ دلیل دیتی ہے کہ آیا ایک بدعنوان وزیر کو برطرف کرنے سے زیادہ نیک مقصد اور کیا ہوسکتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک وزیر (یا چیف منسٹر) جیل سے حکومت چلا سکتا ہے؟ وہ لوگ جو اس بل کو ہاں کہتے ہیں، اس کی تائید کرتے ہیں، اُن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ سچے محب وطن ہندوستانی اور قوم پرست ہیں اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہوئے "نا" کہتے ہیں انھیں بی جے پی اور اس کے حامی قوم دشمن، اربن نکسل یا پاکستانی ایجنٹس کہتے ہیں۔ بی جے پی کے دعوؤں کے متضاد: این ڈی اے حکومت کے تحت فوجداری قوانین نے کس طرح کام کیا اس کا عام تجربہ فی الوقت بڑا خوفناک رہا۔

- عملی طور پر تمام قوانین کو بی جے پی نے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا، یہاں تک کہ جی ایس ٹی قوانین کو بھی۔
- کوئی بھی پولیس آفیسر (جس میں ایک کانسٹیبل بھی شامل ہے) کسی بھی ایسے شخص کو بناء کسی وارنٹ کے گرفتار کرسکتا ہے جس پر صرف کسی جرم میں ملوث ہونے کا شبہ ہو یا شک ہو۔
- تحت کی عدالتیں ضمانت دینے سے انکار کرنے کی روش پر قائم ہیں حالانکہ جسٹس کرشنا ایئر نے واضح طور پر کہا ہے کہ Jail is th , Bail is the Rule Exception
- ہائیکورٹس پہلی سماعت میں ضمانت منظور نہیں کرتی اور استغاثہ کے مختلف بیانوں سے سماعت کو طوالت دینے کے بعد 60 تا 90 دنوں بعد ضمانت منظور کی جاسکتی ہے۔
- اس طرح کی افسوسناک صورتحال کے نتیجہ میں سپریم کورٹ میں ہر دن ضمانت کی ہزاروں درخواستیں پہنچتی ہے اور اس طرح عدالت عظمیٰ قید سے آزادی پانے کا پہلا آسرا بن چکی ہے۔
- اس کے علاوہ بل میں وزیر اعظم کو شامل کرنا بھی عجیب و غریب بلکہ مضحکہ خیز ہے۔

موقف پر سختی سے ڈٹے رہو: انڈیا بلاک اور ترنمول کانگریس بآسانی ارکان کی اتنی تعداد جوڑ سکتے ہیں کہ بل کو ناکامی سے دوچار کردیں، اس کے برعکس قومی جمہوری اتحادی حکومت کو اس امر کا یقین ہے کہ وہ 130 ویں ترمیمی بل پاس کروانے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال لے گی۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس کچھ ایسی چالیں یا TRICKS ہوں گی جس کو بروئے کار لاتے ہوئے بعض اپوزیشن جماعتوں یا پھر اُن کے ارکان پارلیمان کو اپنی تائید وحمایت پر مجبور کردے گا یا پھر وہ کوئی ایسا مکر کرے یا بڑی مکاری کے ساتھ ایسی حکمت عملی اپنائے کہ چند اپوزیشن ارکان پارلیمان کو غائب کر دیا جائے اور پھر حکومت کو مذکورہ بل بآسانی منظور کروانے کا موقع مل جائے یا پھر حکومت کے پاس کوئی ایسی حکمت عملی یا طاقت ہو جو راقم الحروف کی فہم سے بالاتر ہو۔ اب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے بگل بجادیا ہے اور گودی میڈیا نے اسے نشر بھی کر دیا ہے اور جائنٹ سلیکٹ کمیٹی اس مسئلہ کو اس طرح زندہ رکھ سکتی ہے جیسے ون نیشن ۔ ون الیکشن وغیرہ۔ چنانچہ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی 130 ویں ترمیمی بل کے مسئلہ کو بہار (2025) آسام، کیرا، ٹاملناڈو اور مغربی بنگال اسمبلی انتخابات 2026 کے بعد تک زندہ رکھے گی۔

انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت مورخہ 22 اگست 2025ء میں ایک رپورٹ شائع کی جس میں بتایا کہ 2014ء سے اپوزیشن جماعتوں سے تعلق رکھنے والے 12 وزراء کو بناء ضمانت محروس رکھا گیا اور بعض کو کئی مہینوں تک حراست میں رکھا گیا۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق سال 2014ء سے 25 ایسے اپوزیشن قائدین نے بی جے پی میں شمولیت اختیار کی جن کے خلاف سنگین الزامات عائد کئے گئے تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اُن میں سے 23 کو الزامات سے بری کر دیا گیا اور جہاں تک مجھے یاد ہے 2014ء سے کسی بھی بی جے پی وزیر کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ اگر یہ بل پاس ہوتا ہے تو ہندوستان بیلا روس، بنگلہ دیش، کمبوڈیا، کیمرون، کانگو (DRC)، میانمار، نکارگوا، پاکستان، روس، روانڈا، یوگانڈا، وینیزویلا، زامبیا اور زمبابوے جیسے ملکوں میں شامل ہوگا۔ جہاں اپوزیشن قائدین کو جیلوں میں ڈالنا عام بات ہے۔☆☆☆

ٹرمپ کے بدلتے رویے اور سخت فیصلے سے ہند-امریکہ تعلقات میں بڑھتا تناؤ

آشیش رے

کرسٹل بال یہ نہیں بتا سکتی کہ ڈونلڈ ٹرمپ اگلا قدم کیا اٹھائیں گے اور نہ ہی یہ کہ وہ کب کس بیان سے دنیا کو چونکا دیں گے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم ٹرمپ کے بارے میں اب تک کیا جانتے ہیں؟ یہ کہ یورپی یونین کے ساتھ ان کے تعلقات سرد مہری کا شکار ہیں، روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ دوستی کے رشتے خوشگوار ہیں اور چین کے ساتھ امریکہ کے تجارتی خسارے سے وہ سخت نالاں ہیں لیکن ساتھ ہی وہ چینی صدر شی جنپنگ کے ساتھ کسی نہ کسی سطح پر سمجھوتے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے معاملے میں صورتحال حیران کن ہے۔ سب نے 50 فیصد ٹیرف کی بات سنی، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی پر ٹرمپ کی جانب سے اپنی پیٹھ تھپتھپاتے دیکھ کر بعض اوقات ہندوستانی وزیر اعظم کو شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ مگر ٹرمپ مسلسل اس دعوے کو دوہراتے ہیں گویا وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کھلے عام تسلیم کرے کہ پاکستان کے ساتھ جنگ بندی میں ان کی انتظامیہ کا کردار رہا ہے۔

ہندوستان پر عائد ٹیرف چند ہی دنوں میں 25 سے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا گیا۔ بظاہر اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ہندوستان روس-یوکرین جنگ سے 'منافع' کما رہا ہے۔ ہندوستان نے اپنے دفاع میں کہا کہ یہ سب اس کے 'معاشی مفادات' کے تحت ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ توانائی کے درآمدی بل میں دو تہائی حصہ ہندوستان کے کل خرچ کا ہے۔ اگرچہ یہ ہندوستان کا خودمختارانہ حق ہے کہ جہاں سے چاہے تیل خریدے، لیکن جب قیمت پر تول رہا ہو تو یہ فیصلہ مزید منطقی لگتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس سستے تیل کا فائدہ ہندوستانی عوام تک نہیں پہنچ رہا، بلکہ نجی ریفائنریاں پٹرولیم مصنوعات کو برآمد کر کے بھاری منافع سمیٹ رہی ہیں۔ اس طرح 'منافع خوری' کا الزام وزن پکڑ لیتا ہے۔ دوسری طرف ہندوستان روس سے کچا تیل لینا بند بھی نہیں کرسکتا، چاہے ٹرمپ کو خوش کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنے سے روسی ہتھیاروں کی فراہمی خطرے میں پڑ جائے گی۔

امریکی زرعی مصنوعات کو ہندوستانی منڈی میں کھلی چھوٹ دینے کے معاملے میں مودی حکومت نے سخت لکیر کھینچ دی۔ اس فیصلے کے بعد ٹرمپ نے ہندوستان کے ساتھ تجارتی مذاکرات روک دیے۔ مودی کے لیے یہ قدم سیاسی طور پر ضروری تھا، ورنہ اندرون ملک انہیں بہت نقصان ہوتا۔ چاہے ان کی جوانی میں امریکہ کے لیے جذبات کتنے ہی نرم کیوں نہ رہے ہوں، اب سیاسی حقیقت مختلف ہے۔ ٹرمپ کی ہندوستان سے ناراضگی کی ایک وجہ برکس کی رکنیت بھی ہے۔ برکس نہ صرف امریکہ بلکہ جی-7 ممالک کے مجموعے سے بھی بڑی اقتصادی طاقت بن چکی ہے، جسے ٹرمپ اپنی پالیسی کے لیے بڑا خطرہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے ساتھ ان کا تناؤ اس سطح تک پہنچ گیا ہے کہ چین کے مقابلے کے لیے قائم 'کواڈ' اتحاد (امریکہ، جاپان، ہندوستان اور آسٹریلیا) بھی دباؤ کا شکار ہے۔ ہندوستان اس سال کواڈ سربراہی اجلاس کی میزبانی کا متمنی تھا، مگر اب اس پر بھی سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ اور ہندوستان کی 'اسٹریٹجک پارٹنرشپ' ختم ہونے کے دہانے پر ہے؟ کیا ہندوستان اپنے سب سے بڑے برآمدی بازار کو کھونے کے قریب ہے؟ یا یہ کہ ٹرمپ وقت آنے پر نرم پڑ جائیں گے؟ اصل نکتہ یہ نہیں کہ کون پہلے جھکے گا بلکہ یہ ہے کہ ٹرمپ کے ساتھی انہیں قائل کر پائیں گے کہ دونوں ملکوں کے مفاد میں لچک دکھانا ضروری ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے پاس کھیلنے کے لیے محدود کارڈز ہیں۔ 27 اگست کو امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے 'فاکس نیوز' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا، "مجھے لگتا ہے کہ آخرکار ہم ایک ساتھ آئیں گے۔" لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ "ہندوستان کے ٹیرف بہت اونچے ہیں اور ہمارا ان کے ساتھ بڑا تجارتی خسارہ ہے۔" اگر ہندوستان کی امریکہ کو برآمدات کم ہوجائیں تو ٹرمپ اس سے خوش ہوں گے، کیونکہ یوں امریکی تجارتی خسارہ گھٹ جائے گا۔ ان کی فکر شاید صرف بوئنگ کے طیاروں اور دفاعی ساز وسامان کی فروخت پر ہوگی، جو کہ پہلے سے طے شدہ معاہدوں کا حصہ ہیں۔

مودی حکومت ٹرمپ کے رویے کے لیے تیار نہیں تھی۔ حالانکہ ٹرمپ کے پہلے دور میں اشارے موجود تھے، مگر اس کے باوجود ہندوستان نے اپنا زیادہ انحصار امریکہ پر رکھا۔ اب مودی دوسرے ممالک جیسے جرمنی، جاپان، برطانیہ، فرانس، روس اور جنوبی کوریا سے روابط بڑھا رہے ہیں تاکہ ممکنہ نقصان کا ازالہ کیا جاسکے۔ یہ سب ملک بھی ٹرمپ کی پالیسیوں کے مطابق اپنی حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں، اس لیے وہ ہندوستان کے ساتھ نرم تو رہیں گے لیکن سخت سودے بازی ضرور کریں گے۔ اس کے باوجود قلیل مدت میں ہندوستان اپنے ٹیرف بحران سے نپٹ نہیں سکتا۔ یقینا یہ غیریقینی حالات کا دور ہے۔ تاہم امریکہ-ہندوستان تعلقات مکمل طور پر ختم نہیں ہوں گے کیونکہ ٹرمپ کے بعد بھی زندگی جاری ہے۔ بہت سے ممالک کو ٹرمپ کے دور میں اتھل پتھل کی توقع تھی اور وہ اس جھٹکے کے لیے پہلے سے تیار تھے۔ مگر مودی حکومت نے زیادہ بھروسہ ذاتی 'ٹرمپ-مودی کیمسٹری' پر کیا اور جب بحران نے دستک دی تو وہ بالکل غیر تیاری کی حالت میں تھی۔

حالیہ خبروں میں یہ بات سامنے آئی کہ امریکہ چاہتا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان مذاکرات کے ذریعے اختلافات دور کریں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک ای میل کے جواب میں کہا، "علاقائی استحکام کے لیے جنگ بندی برقرار رکھنا اہم ہے اور ہم دونوں ملکوں پر زور دیتے رہیں گے کہ وہ مستقبل میں کسی تصادم سے بچنے کے لیے براہ راست بات کریں۔" مزید کہا گیا، "ہم کشمیر سے متعلق معاملات پر براہ راست مذاکرات کی حمایت کرتے ہیں، لیکن مذاکرات کی رفتار اور دائرہ کار کا فیصلہ دونوں ممالک کو خود کرنا ہوگا۔" 1972 کا شملہ معاہدہ ہندوستان اور پاکستان کو پابند کرتا ہے کہ وہ تمام تنازعات کو دو طرفہ طور پر حل کریں، جب تک کہ دونوں ممالک متفق ہو کر کسی تیسرے فریق کو شامل نہ کریں۔ اس معاہدے نے پاکستان کو ہندوستان کے معاملات میں کسی بیرونی مداخلت سے روکا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان بار بار چاہتا ہے کہ ٹرمپ ثالثی کریں۔

جرمن اخبار 'فرینکفرتر الگمائن زیتونگ' نے رپورٹ کیا کہ مودی نے ٹرمپ کے فون کال نہیں اٹھائے۔ اگرچہ ماہر ہندوستانی سفارتکار اسے بے بنیاد تصور کرتے ہیں، لیکن مودی کے غیر متوقع اقدامات کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے یہ قیاس بالکل بے جا بھی نہیں لگتا، جس میں یہ حقیقت بھی شامل ہے کہ انہوں نے گیارہ برسوں میں ایک بھی پریس کانفرنس نہیں کی۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ مودی نے یہ کام ایک امریکی لابنگ فرم مرکری پبلک افیئرز کو آؤٹ سورس کر دیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ٹرمپ کی چیف آف اسٹاف سوسی ولس پہلے اسی فرم میں رجسٹرڈ لابیسٹ تھیں اور انہیں ٹرمپ کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ آگے کیا ہوگا یہ وقت ہی بتائے گا۔ اسی دوران ٹرمپ نے 38 سالہ سرجیو گور کو ہندوستان ارت میں امریکہ کا سفیر مقرر کیا ہے۔ گور کا اصل نام 'گور وخووسکی' ہے اور وہ ازبکستان کے شہر تاشقند میں پیدا ہوئے تھے، جو اس وقت سوویت یونین کا حصہ تھا۔ یہ نام عام طور پر سلاوی نسل کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور امکان ہے کہ ان کی والدہ یہودی ہوں، کیونکہ 1994 میں مالٹا منتقل ہونے کے بعد وہ اسرائیلی شہری بن گئیں۔

1999 میں سرجیو گور واشنگٹن یونیورسٹی میں تعلیم کے لیے امریکہ آئے تو ان کا خاندان لاس اینجلس شفٹ ہوگیا۔ گور نے ٹرمپ وکٹری فنانس کمیٹی کے چیف آف اسٹاف کے طور پر خدمات انجام دیں اور 'میک امریکہ گریٹ اگین' مہم کے سینئر مشیر بھی رہے۔ ٹرمپ کے دوبارہ انتخاب کے بعد انہیں صدر کے پرسنل آفس کا سربراہ بنایا گیا تاکہ امریکی سرکاری اداروں میں صرف ٹرمپ جیسی سوچ رکھنے والے افراد کو ہی بھرتی کیا جائے۔ گور میڈیا کے ماہر اور ٹرمپ کے وفادار ہیں، لیکن انہیں سفارتکاری کا کوئی تجربہ نہیں۔ پھر بھی ہندوستان میں سفیر ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں جنوبی اور وسطی ایشیائی امور کا خصوصی ایلچی بھی مقرر کیا گیا ہے، ایک ایسا وسیع دائرہ کار جس پر ہندوستان خوش نہیں ہے۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پروفیسر عباس رضا نیر کی تنقیدی بصیرت

کتاب ”رثائی تنقیدیں“ کے حوالے سے

سید غلام عباس ہلوری

انسان کا وجود فانی ہے، اکثر و بیشتر دیکھا جاتا ہے کہ دنیائے فانی میں ۶۰-۷۰ برس عیش وعشرت کی زندگی گزارنے والا انسان، جب دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ کرتا ہے تو اس کے تذکرے اس دنیا میں چند دنوں کے مہمان ہوتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ۲۵-۵۰ سال کے بعد اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں رہ جاتا۔ لیکن یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تحریریں انسان کو زندہ رکھتی ہیں۔

دنیائے ادب میں استاد محترم پروفیسر عباس رضا نیر کی شخصیت ایسی ہمہ گیر ہے جس میں جا بجا انسانی کمالات کے جلوے اور خوبیاں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ اپنی محنت اور لگن کی بنا پر پروفیسر نیر صاحب نے تحریری اور تقریری دونوں میدانوں کو بخوبی سر کیا ہے۔ خواہ وہ ادبی محافل میں نظامت ہو یا عالمانہ اور عارفانہ بیان، شاعری کی دنیا ہو یا تصنیف و تالیف کا میدان، غرض کہ پروفیسر عباس رضا نیر صرف کمالات کی بلندیوں تک پہنچے بھی نہیں بلکہ منزل کمال پر قائم و دائم نظر آ رہے ہیں۔ دور جدید میں دنیائے ادب کو ایک الگ سمت و رفتار عطا کرنے والے پروفیسر نیر کی تحقیقی و تصنیفی اور ادبی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے۔ وقفے وقفے سے ان کی نادر و نایاب تصنیفات و تخلیقات دنیائے ادب کو چونکاتی رہتی ہیں۔

یہاں ہم ۲۰۱۶ء میں شائع ہوئی مرثیہ کی تنقید پر مشتمل پروفیسر عباس رضا نیر کی کتاب ”رثائی تنقیدیں“ کا جائزہ لیں گے۔ پروفیسر عباس رضا نیر نے اپنی اس کتاب میں اردو مرثیہ کی تنقید سے متعلق کئی گرہیں کھولیں ہیں اور مشکل گتھیوں کو سلجھایا ہے۔ چودہ مضامین پر مشتمل یہ کتاب رثائی ادب کا ذوق رکھنے والوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ کتاب کے مضامین پر بحث کرنے سے پہلے اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ کتاب میں شامل ڈاکٹر منتظر مہدی کے مضمون ”رثائی تنقیدیں“ ایک جائزہ میں کتاب کی تعبیر و تفہیم پر بحث کی گئی ہے۔ آیئے ہم پروفیسر نیر کی اس معرکۃ الآرا تصنیف کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرتے ہیں۔ کتاب میں شامل پہلا مضمون پیکر تراشی اور انیس کے عنوان سے ہے۔ اس مضمون میں پروفیسر نیر نے انیس کے مشہور مرثیے ”جب کربلا میں داخلہ شاہ دیں ہوا“ کا تجزیہ کیا ہے۔ واقعات کربلا میں حسینی لشکر کے علمبر دار حضرت عباس اس مرثیے کا مرکزی کردار ہیں۔ اس مرثیے میں انیس نے واقعات کربلا میں کردار حضرت عباس کے ہر پہلو کو شاعرانہ خوبیوں کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ پروفیسر عباس رضا نیر نے اس مرثیے کا تجزیہ اس کی فنی بصیرت کے ساتھ کیا ہے جس کا یہ مرثیہ متقاضی تھا، اور انہوں نے اپنے تجزیے میں انیس کے ملکہ پیکر تراشی پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے انیس کے فنی کمالات کو واضح کیا ہے:

وہ لکھتے ہیں۔

”انیس واقعہ کو بیان کرتے وقت واقعہ کو فطری اور منظر کو حقیقی بنانے میں مددگار ثابت ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی جزئیات کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور پھر ان معمولی سی معمولی جزئیات پر نگاہ رکھنے کے ساتھ وہ اپنی منزل مقصود سے کسی بھی لمحہ بے خبر نہیں ہوتے کہ انہیں کس طرح لفظ لفظ اور قدم قدم پورے منظر نامے کی تشکیل کرنا ہے۔“

مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ پروفیسر نیر کی نظر کتنی عمیق ہے اور انہوں نے کتنی گہرائی سے میر انیس کی فنی خوبیوں کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی ہے اور انیس کی منظر نگاری، واقعہ نگاری اور جزئیات نگاری کے متعلق اہم رائے پیش کی ہے۔

پروفیسر نیر کا انداز تحریر اتنا آسان اور سلیس ہے کہ ہر خاص و عام اس سے مستفید ہوتا ہے۔ پروفیسر نیر کی تنقیدی بصیرت کا یہ عالم ہے کہ باریک سے باریک نکات کو بھی کئی جہات سے روشن کر دیتے ہیں۔ کتاب میں شامل ”کہانی بیانیہ اور انیس“ کے عنوان سے شامل مضمون میں میر انیس کے مقبول مرثیے ”اے مومنو! کیا صادق الاقرار تھے شبیر“ کا تجزیہ بالکل نئے انداز سے کیا ہے، جس میں میر انیس کی فنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ کتاب کے مصنف کی بھی تنقیدی بصیرت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ انیس نے اس مرثیہ میں مرکزی کردار ”شیریں“ کو بنایا ہے جو کہ حضرت شہر بانو (زوجہ امام حسینؑ) کی کنیز ہے اور امام حسین نے اس کنیز کو دادو دہش دے کر آزاد کر دیا ہے۔ یہ مرثیہ پوری ایک کہانی کی شکل میں ہے جس کو انیس نے بڑی خوبصورتی سے مکمل جذبات و احساسات اور عظمت اہلبیتؑ کا خیال رکھتے ہوئے نظم کیا ہے۔ پروفیسر عباس رضا نیر نے اس مرثیے پر بڑی گہرائی سے ناقدانہ نظر ڈالی ہے اور میر انیس کے کہانی کہنے اور اس کو بیانیہ میں ڈھالنے کے ہنر کو اپنی بے پناہ تجزیاتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کا یہ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

”کہانی کہنے کا فن یوں تو ہر اچھے مرثیہ نگار کے یہاں پایا جاتا ہے لیکن میر انیس نے کہانی کہنے کے فن کو اعتبار و عظمت کی جن اونچائیوں تک پہنچا دیا ہے وہ فقید المثال ہے۔ انہیں اپنی فکری و فنی صلاحیتوں کی بنا پر تمام مرثیہ نگاروں میں منفرد اور ممتاز نظر آتے ہیں۔“

پروفیسر نیر کی تحریروں کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے نکتے کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور اس کی تشریحات میں بھی لطیف گوشہ نکال لیتے ہیں۔ مثلاً اسی مرثیہ کے تناظر میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

”کہانی کا آغاز شیریں کی آنکھوں کے حسن کی تعریف سے ہوتا ہے اور کہانی کے اختتام میں شیریں قدرت سے شکوہ کرتی نظر آتی ہے کہ کیا اسی اندوہ ناک منظر کو دیکھنے کے لیے میری آنکھیں سلامت ہیں۔ کیوں ہے ناں انیس کو کہانی اور بیانیہ کے فن پر پوری قدرت“

پروفیسر نیر کی اس تحریر کو پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر پہلو سے انیس کے اس مرثیہ کا تجزیہ کیا ہے اور کیا خوبصورت اور نادر خیال، آنکھوں کی تعریف اور آنکھوں کا رنج و غم اور ملال دونوں کو آپس میں مربط کیا ہے نیز عبارت میں مکالمے کی آمیزش پیدا کر دی ہے جس کو پڑھنے کے بعد بے ساختہ غالب یاد آتے ہیں۔ پروفیسر عباس رضا نیر کی تحریروں میں سحر انگیزی اور مقناطیسیت ہے جو قاری کو اپنی گرفت سے نکلنے نہیں دیتی۔ پروفیسر نیر کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ اختلافی موضوعات پر بھی اپنی صحیح اور ناقدانہ رائے دینے سے گریز نہیں کرتے، کتاب میں شامل مضمون ”اسٹیج مکالمہ اور دبیر“ عنوان سے مرزا سلامت علی دبیر کے مشہور مرثیے ”قید خانے میں تلاطم“ ہے کہ ہند آتی ہے کا بڑی خوبصورتی سے تجزیہ کیا ہے اور انیس و دبیر پر ایک دوسرے کو فوقیت کا مسئلہ بھی کافی حد تک آسان کر دیا ہے، حالانکہ شبلی نے جانبدارانہ اور اکابر پرستی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزا دبیر کی شاعرانہ خوبیوں کو نظر انداز کر دیا تھا لیکن پروفیسر نیر نے ان کے اس مرثیہ کا اس انداز میں تنقیدی جائزہ لیا ہے جس کے سبب دبیر کی شاعرانہ عظمت بالکل صاف و شفاف نظر آ رہی ہے اور صاف محسوس ہوتا ہے کہ مرزا صاحب مراثی کی فنی خوبیوں، مضمون آفرینی اور معنی آفرینی میں انیس سے کم نہیں نظر آتے ہیں۔ پروفیسر عباس رضا نیر نے مرزا دبیر کے اس مرثیے پر ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے اسٹیج اور مکالمہ کا بہترین خاکہ کھینچا ہے اور دبیر کے فنی محاسن پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ پروفیسر نیر کی تنقیدی صلاحیت اور اپنے نفس مضمون پر گرفت کا اندازہ لگانا ہو تو یہ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

”قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے مذکورہ مرثیے میں اسٹیج پر کئی کردار ایک ساتھ ابھرتے ہیں مرکزی کردار حضرت زینبؑ ہیں۔ دوسرا اہم کردار زوجہ یزید ہند کا ہے جو اس وقت کی ملکہ ہے۔ حضرت زینبؑ کے ساتھ زندان میں جتنے قیدی ہیں اسٹیج پر بیک وقت نمودار ہوتے ہیں جن میں اہم کردار عابد بیمار، کلثوم، شہر بانو، سکینہ اور کبریٰ ہیں۔ دوسری طرف قید خانے کے دربان کے ساتھ ہند کی خواص، کنیزیں اور نقیب ہیں جو کہ اس کہانی کا اسٹیج تیار کرتے ہیں۔“

مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی میں مرزا دبیر کی خلاقیت اور مصنف کتاب کی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس خوبصورتی کے ساتھ پروفیسر نیر نے زندان میں بھی رثائی ادب کا باقاعدہ ایک اسٹیج تیار کر کے مرزا دبیر کی فنی خوبیوں کو ظاہر کیا ہے اور اسٹیج کے اہم کرداروں پر باقاعدہ مکالماتی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ دبیر نے جس طرح سے پوری ایک روایت کو مرثیے کا جامہ پہنایا ہے، چاہے وہ منظر کشی ہو یا مکالمہ نگاری، اعلیٰ اخلاقی اقدار کے نمونے ہوں یا حالات کی ستم ظریفی، پروفیسر نیر نے مرزا صاحب کی فنی خوبیوں کو ہر نہج سے روشن کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ پروفیسر نیر نے دبیر کے اس مرثیے کے تجزیے میں مرزا دبیر کی مکالمہ نگاری پر اس خوبصورتی سے بحث کی ہے کہ مکالمہ نگاری کے لحاظ سے جتنی دیگر خوبیاں کلام میں ہونا چاہئے سب واضح روشن ہو گئی ہیں۔ اسی سلسلے میں بیت ملاحظہ ہو:

آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے
تازیانوں کے نشاں پشت پہ دکھلانے لگے

چنانچہ پروفیسر نیر لکھتے ہیں:

”ان مکالماتی لہجوں میں آپ نے دبیر کا ہنر ملاحظہ کیا دبیر کے علاوہ کوئی اور یہاں ہوتا تو شاید مکالمے کا فطری پن غارت ہو جاتا لیکن دبیر کا کمال یہ ہے کہ ایسی کشمکش کے باوجود مکالمے کو کہیں سے غیر فطری نہیں ہونے دیا بلکہ مکالمے کا نقطۂ کمال یہ ہے کہ جہاں کردار خاموش ہو وہاں منظر بولنے لگے۔“

مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پروفیسر نیر نے اپنے تجزیے کیلئے جو عنوان قائم کیا ہے وہ اس سے کہیں بھی انحراف نہیں کرتے بلکہ ان کا نقطۂ نظر اسی مرکز پہ گھومتا رہتا ہے وہ اپنے قائم کردہ عنوان کی جامعیت کو برقرار رکھتے ہیں۔

انیس و دبیر کے بعد مرثیہ نگاری نے کس حد تک پیش قدمی کی ہے اور وہ کون سے مرثیہ نگار ہیں جنہوں نے اردو مرثیہ نگاری کی قدیم روایت سے انحراف کرتے ہوئے جدید مرثیہ نگاری کی بنیادوں کو استوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اس کے جواب میں سب سے پہلا نام جمیل مظہری کا ہے۔ جمیل مظہری اردو ادب کی صنف مرثیہ سے تعلق رکھنے والے وہ شاعر ہیں جن کا انداز جداگانہ ہے انسانی نفسیات اور کشمکش کے حالات اور کیفیات کے بیانیے میں جمیل اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ کتاب میں شامل مضمون جمیل مظہری کا مرثیہ ”شام غریباں“ کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جمیل مظہری فن کے حصول کے لیے مقصدیت کو فراموش نہیں کرتے۔ مرثیہ شام غریباں میں جمیل مظہری نے مرکزی کردار کربلا کی شیر دل خاتون ”حضرت زینب“ کے کردار کو پوری فنی اور فکری توانائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مصنف پروفیسر عباس رضا نیر نے جمیل مظہری کے اس مرثیے کا تجزیہ کر کے صاحبان ذوق کے لیے جمیل فہمی کا ایک نیا باب کھولا ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

”جمیل مظہری انسانی نفسیات، اضطرابی کیفیات اور اضطراری کشمکشوں کی تصویر کشی کا سلیقہ بدرجۂ اتم رکھتے ہیں بلکہ انہیں خصوصیات کی بنا پر وہ اردو ادب میں اپنی علاحدہ شناخت رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس مرثیہ ”شام غریباں“ میں ان کشمکشوں اور کیفیتوں کو الفاظ کا جامہ دینے کی ایک مختصر صحیح لیکن نہایت کامیاب کوشش کی ہے۔ انہیں محاسن اور انہیں خصوصیات کی بنا پر جدید اردو مرثیے کے سرمائے میں جمیل مظہری کا یہ مرثیہ شاہکار کی حیثیت حاصل کر گیا ہے۔“

کتاب میں شامل مضمون جمیل مظہری کا مرثیہ ”شام غریباں“ پروفیسر نیر کی تنقیدی بصیرت کا غماز ہے انہوں نے اس مضمون کے ذریعہ جمیل مظہری کی فنی خوبیوں اور وسعت نظری پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے اور جدید مرثیہ نگاروں میں جمیل کو ممتاز مقام حاصل ہونے کے اسباب و علل تلاش کئے ہیں۔ اسی طرح جدید مرثیہ کی تاریخ میں جوشؔ کے ہم عصر رہے اور نادر خیالات کی پیش کش میں اعلیٰ مقام رکھنے والے مرثیہ گو نسیمؔ امروہوی ہیں جن کے مرثیہ کا تجزیہ کتاب کی زینت ٹھہرا ہے۔ پروفیسر نیرؔ نے اپنے مضمون ”آنسو، تلوار اور کربلا“ میں نسیمؔ امروہوی کے مرثیے ”عابد بیمار“ کا تجزیہ کر کے مرثیے کی اہمیت و معنویت کو واضح کیا ہے نیز ایک اچھا نقاد ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے غیر جانب دارانہ انداز میں آنسو اور تلوار کے اس معرکے میں جوشؔ کے برخلاف نسیمؔ امروہوی کے ساتھ کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ (حالانکہ پروفیسر نیرؔ نے اپنے اس مضمون میں جوشؔ کے نظریے کی وجہ بھی بتائی ہے جس کی وجہ سے جوشؔ آنسو اور تلوار کی جنگ سے متعلق نظریے کے سلسلے میں بری الذمہ نظر آتے ہیں) اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر آنسو کا جہاد نہ ہوتا تو باطل پرست طاقتوں کے کالے کارنامے تاریخ کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں چھپ جاتے اور پھر حق و باطل میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہی وہ آنسو ہیں جو باطل کی ذلت و رسوائی کا سبب بنتے ہیں۔ عصر عاشور سے لے کر شام کوفہ کی منزلیں اور اس کے بعد عابد بیمار کی مدینہ کی بقیہ زندگی پر نظر کی جائے تو عابد بیمار نے اپنے آنسوؤں کا سہارا لیتے ہوئے باطل کی قلعی کھولی ہے اور یہی آنسو آج بھی باطل کو سر اٹھانے سے روکے ہوئے ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

”آنسو اور تلوار کے معرکوں میں اثر و نفوذ کے حوالے سے تقابلی گفتگو کرتے وقت حد امکان پر نظر ڈالی جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ خندق و خیبر اور بدر و احد کی شجاعتوں کو بھی معتبر اور مستند کرنے کے لیے کربلا کو آنسوؤں کا جہاد کرنا لازمی تھا۔ شاید اسی لئے حسین، عباس، علی اکبر اور حبیب و سعید جیسے سورماؤں اور ساداتوں کے ساتھ سجاد اور زینب کو بھی لے کر صحرائے کربلا تک آئے تھے کہ یہ جنگ فقط تلوار کے وار سے فتح نہیں ہو سکتی اس کے لیے زنجیروں کی جھنکار بھی ضروری ہے اور آنسوؤں کی للکار بھی اور خود عابد بیمار نے امام حسینؑ کے مقصد عظیم کو اس طرح سے پورا کیا۔“

عبارت بالا کی روشنی میں پروفیسر نیر کی تاریخ پر دسترس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بہر حال اس مضمون میں مصنف نے نسیمؔ امروہوی کو جدید مرثیہ نگاری کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا ایک عمدہ مرثیہ نگار قرار دیا ہے جس کے وہ ہر لحاظ سے مستحق ہیں۔ اردو مرثیہ کے ارتقاء میں شہزادؔ معصومی کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ سائنسی اور اخلاقی پہلوؤں کو مرثیہ میں چہرے کے طور پر استعمال کرنے والے شہزادؔ معصومی ان پہلوؤں سے زیادہ متاثر نظر آتے ہیں کتاب میں شامل مضمون ”سفر معراج اور شہزاد معصومی“ کے حوالے سے پروفیسر نیرؔ نے ان کے مخصوص مرثیے کا تجزیہ کیا ہے، شہزادؔ معصومی نے اس مرثیے میں مرسل اعظمؐ کے سفر معراج پر خوبصورت بحث کرتے ہوئے حضرت علیؑ اور امام حسینؑ کی معراج پر جداگانہ ارتباط پیش کیا ہے۔ اس مرثیے میں شہزادؔ معصومی کل تین معراج کا ذکر کرتے ہیں پہلی معراج رسول عربی کی معراج ہے اور دوسری معراج دوش نبی پر حضرت علیؑ کی معراج اور تیسری معراج کو دوران طفلی امام حسینؑ کا پشت نبی پر سوار ہونے سے تعبیر کیا ہے۔ پروفیسر نیرؔ نے پورے مرثیے کا تجزیہ کر کے آئندہ کے لیے شہزادؔ معصومی کو سمجھنے اور پرکھنے اور ان پر کام کرنے کے لیے نئے راستے ہموار کئے ہیں۔ اکثر و بیشتر شہزادؔ اپنے مراثی میں سائنسی خیالات پیش کرتے ہیں مگر وہ خیالات قرآنی تعلیمات کے مخالف نہیں ہیں۔ پروفیسر نیرؔ کے مضمون کا اقتباس ملاحظہ ہو:

”کم نظر انسان سائنسی ترقیوں کو قرآنی افکار کا مخالف سمجھتا ہے۔ لیکن شہزادؔ معصومی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ سائنسی اور قرآنی فکر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ سائنسی افکار کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ قرآنی افکار کی انگلی تھام لیں۔ دنیا لاکھ ترقی کر لے لیکن اپنے حدود سے باہر نہیں جا سکتی۔“

کتاب رثائی تنقیدیں اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اردو ادب کے بلند پایہ شعراء، جو سانحۂ کربلا سے کافی زیادہ متاثر نظر آتے ہیں ان کی غزلیات میں علامات کربلا کے پہلوؤں کو بھی تلاش کیا گیا ہے حالانکہ زیادہ تر نقاد اردو غزل کو عشق و عاشقی کی صنف قرار دیتے ہیں، پروفیسر نیرؔ نے میرؔ، غالبؔ، سردار جعفریؔ اور عرفان صدیقیؔ جیسے نامور شعراء کی غزلوں میں کربلا اور اس کے متعلقات پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اپنی تنقیدی بصیرت کے ذریعہ غزلیات کا بہترین تجزیہ کر کے دور جدید کے نقادوں کے لیے راہیں ہموار کی ہے۔ چونکہ میر کی پوری زندگی رنج و الم و غم کا نمونہ رہی ہے اس لیے ان کی غزلوں میں علامات کربلا کے پہلو زیادہ صاف نظر آتے ہیں۔ کتاب میں شامل مضمون ”میر کی غزلوں میں علامات کربلا“ کے حوالے سے تجزیہ شدہ غزل کے دو شعر ملاحظہ ہوں:

اس دشت میں اے سیل سنبھل کر ہی قدم رکھ
ہر سمت کو یاں دفن مری تشنہ لبی ہے

☆☆☆

زیر شمشیر ستم میرؔ تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیم محبت میں ہلایا نہ گیا

ہم دیکھتے ہیں کہ میرؔ کے یہ اشعار اپنے اندر کربلا کی پوری تاریخ سموئے ہوئے ہے اور دشت، دفن، تشنہ لبی کا بدیہی تعلق سانحۂ کربلا میں موجود ہے اسی طرح مرزا غالب کی غزلوں میں واقعۂ کربلا کے متعلق استعارات، علی سردار جعفریؔ اور عرفان صدیقیؔ کی شاعری میں مبہم پیغامات و علامات کربلا کے عناصر کو پروفیسر نیرؔ نے اپنی فنکارانہ بصیرتوں کی بنیاد پر پرکھا ہے اور ان شعراء کے کلام پر مستقبل قریب میں کام کرنے کے نئے امکانات روشن کئے ہیں۔ دنیائے اردو ادب میں مرثیہ کی تنقید کے حوالے سے شبلیؔ کی شہرۂ آفاق تصنیف ”موازنہ انیس و دبیر“ اپنی ایک الگ حیثیت کی حامل ہے اور یہی وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ اردو ادب میں تقابلی تنقید کا آغاز ہوتا ہے۔ شبلیؔ کی اس کتاب پر دنیائے ادب میں کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ پروفیسر نیرؔ نے مطالعہ مراثی کی خشت اول کے عنوان سے موازنہ انیس و دبیر کو موضوع بناتے ہوئے کچھ نئی باتوں کو پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے نیز شبلیؔ پر اکابر پرستی کے الزام کو کچھ کم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ شبلیؔ نعمانی نے مرزا دبیرؔ کے کلام میں جو خامیاں بیان کی ہیں وہ انیسؔ کے کلام کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے ان کی ضرورت بن گئی تھیں اس لیے شبلیؔ کو موازنہ کا سہارا لینا پڑا۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

”موازنہ انیس و دبیر کا بنیادی موضوع انیس و دبیر کا موازنہ نہیں بلکہ میر انیس کے شعری امتیازات کو واضح کرنا ہے۔ چونکہ عربی ادب کی ابتدائی تنقید میں موازنہ کا چلن عام تھا۔ جریرؔ اور فرزدقؔ جس کی روشن مثال ہیں۔ عربی کے ہی زیر اثر اردو میں بھی میرؔ و سوداؔ آتشؔ و ناسخؔ، انشاءؔ و مصحفیؔ اور نسیمؔ و حسنؔ کے موازنہ کا سلسلہ چل پڑا۔ اسی روایت کے تحت شبلیؔ نعمانی نے بھی انیسؔ کے شعری امتیازات کو نمایاں کرنے کے لیے مرزا دبیرؔ کی شاعری کو ان کے پہلو میں رکھ کر موازنہ کا ہی سہارا لیا۔“

یوں تو انیسؔ شناسی کے حوالے سے بیشتر محققین نے اپنی رائے قائم کی لیکن تاریخ ادب گواہ ہے کہ اکثر و بیشتر ناقدین شبلیؔ کے حصار سے نکل نہ سکے لیکن پروفیسر فضل امام نے اپنا الگ راستہ چنا اور محض انیسؔ شناسی کو موضوع بنا کر نادر و نایاب کتاب لکھی جو اردو ادب میں ”انیسؔ شخصیت اور فن“ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کتاب کو انیس فہمی کے سلسلے میں گرانقدر سرمائے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس میں پروفیسر فضل امام نے پانچ الگ الگ باب قائم کئے ہیں۔ اردو مرثیہ قبل انیسؔ، انیسؔ کی شخصیت، انیسؔ کی مرثیہ نگاری، انیسؔ کی رباعیات اور انیسؔ کی سلام نگاری جیسے نادر موضوعات پر سیر حاصل بحث کی ہے پروفیسر فضل امام کی یہ کتاب دور جدید میں کافی مقبول ہوئی ہے اس کے مطالعہ کے بعد مصنف کی عمیق نظری اور تنقیدی بصیرت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ کتاب میں شامل مضمون کے ذیل میں پروفیسر نیرؔ لکھتے ہیں:

”اردو میں ڈی لٹ کے لیے تحقیقی و تنقیدی مقالے تو بہت سے لکھے گئے ہیں لیکن پروفیسر فضل امام کے مقالے ”انیسؔ شخصیت اور فن“ نے جس طرح اپنے زمانے کے نامور ادیبوں اور دانشوروں سے داد تحسین حاصل کی اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اہمیت و افادیت کو بخوبی واضح کیا ہے۔“

پروفیسر نیرؔ نے فضل امام کی تصنیف پر گہری نظر ڈالتے ہوئے کتاب کی اہمیت و افادیت کو بخوبی واضح کیا ہے۔

دنیائے ادب میں عصمتؔ چغتائی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں فکشن کی دنیا سے تعلق رکھنے والی عصمتؔ اردو کی ایسی ناول نگار ہیں جنہوں نے عورتوں کے حقوق اور ان کی راہوں میں آنے والے مشکل مسائل کو اپنے ناولوں کا خصوصی موضوع بنایا ہے۔ پروفیسر نیرؔ نے ان کے مشہور زمانہ ناول ”ایک قطرۂ خون“ کا تنقیدی جائزہ کر کے ناول کے متعلق کئی تحیر آمیز سوالات قائم کیے ہیں۔ جن کے جوابات سے صاحبان ذوق اور صاحبان فکر و نظر کو نئے سرے سے عصمتؔ کو سمجھنے کا موقع ملتا نظر آ رہا ہے۔ سرزمین کربلا پر ۱۰ محرم کو رونما ہونے والے المناک واقعہ کو ناول کی شکل میں پیش کرنے والی عصمتؔ چغتائی نے کربلا کے واقعہ کو مراثی انیسؔ سے اخذ کیا ہے۔ ۲۹ صفحات پر مشتمل اس ناول کو عصمتؔ نے ۲۶ ابواب پر منقسم کر کے واقعہ کربلا کے تناظر میں اپنی فکری و فنی صلاحیت کا اظہار کیا ہے، امام حسینؑ کے وعدہ طفلی سے لے کر ولید کے دربار اور پھر ۱۰ محرم کے احوال کے علاوہ شام و کوفہ کی منزلوں کو بیان کیا ہے۔ کہنے کو تو عصمتؔ نے ایک اچھی کوشش کی ہے لیکن پروفیسر نیرؔ کے ذریعہ اس ناول کے تنقیدی جائزے کے بعد ناقابل تردید حقیقت سامنے آتی ہے کہ عصمتؔ چغتائی ناول ”ایک قطرۂ خون“ میں اردو ناول کے سارے تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر رہی ہیں چاہے وہ پلاٹ اور کردار ہو یا آغاز و انجام۔

اس سلسلے میں اقتباس ملاحظہ ہو:

”ناول ایک قطرۂ خون“ لکھ کر عصمت چغتائی کا ذہنی اور فکری مقصد بہر حال پورا ہو گیا لیکن بحیثیت فن سوال یہ ہے کہ تکنیک پلاٹ، کردار، مکالمے، آغاز، انجام، منظر، ماحول، کرافٹ اور کلا کلائمکس کے جو خاکے سامنے رکھ کر ایک ناول نگار اپنے ناول کا تانا بانا جس طرح تیار کرتا ہے کیا وہ سب ایک قطرۂ خون میں موجود ہے۔ پلاٹ مختلف واقعات کو مربوط کرتا ہے، تو کیا، ایک قطرۂ خون کا پلاٹ واقعے کے سارے وقوعوں کو مربوط کر سکا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ عصمتؔ کے ناول کے سارے ابواب انیسؔ کے الگ الگ مرثیوں کی تلخیص ہو کر رہ گئے ہیں؟ کیا کربلا کے بعد اسیران کربلا سے زندان شام تک صرف اور صرف شیریں اور ہند کی ہی ملاقات ہوتی ہے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہانی کے تسلسل میں تاریخ کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو“

ایسے بیشتر سوالات ہیں جو تشنہ ہیں اور ناول ”ایک قطرۂ خون“ پر سوالیہ نشان قائم کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اردو کے رثائی ادب پر موقع بموقع تنقیدی اور تجزیاتی مضامین منظر عام پر آتے رہے ہیں لیکن مراثی، غزل اور فکشن میں رثائی عناصر کس حد تک پائے جاتے ہیں اور رثائی ادب نے اردو ادب کے ارتقاء میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ اس کی تعبیر و تفہیم کے لیے کوئی مفصل کتاب منظر عام پر نہیں آئی تھی اس لیے پروفیسر عباس رضا نیرؔ کی کتاب ”رثائی تنقیدیں“ رثائی ادب کی افہام و تفہیم کے لیے ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ
9839189414

قانونی مسلمان اور حقیقی مسلمان

نیکی سے محبت اور بدی سے نفرت کی قسمیں

عبدالعزیز

قانون اور سیاست کی نگاہ حکمت اور فلسفے کی نگاہ سے بالکل مختلف ہے۔ اس اعتبار سے ہر وہ شخص مومن ہوگا جو اقرار کرے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں سے ہے یا جو مسلمانوں کے شعار اور ان کے ظاہری حالات میں ان کے طریقے پر ہو۔ ایسے اشخاص کے متعلق یہی حکم لگایا جائے گا کہ یہ مسلمان ہیں۔ ان میں صادق و کاذب اور متقی اور فاجر کی تفریق نہیں کی جائے گی۔ اس ”قانونی ایمان“ پر سب برابر ہوں گے۔ اس میں کمی بیشی نہیں واقع ہوتی، کیونکہ قانون اور سیاست کی نگاہ خدا اور بندے کے درمیان باطنی احوال و معاملات کی جستجو نہیں کیا کرتی۔ یہ معاملہ صرف قیامت کے دن بے نقاب ہوں گے۔ سورہ حدید کی چند آیتوں سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔

”اس دن تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا“۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ”آج بشارت ہے تمہارے لئے جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس روز منافق مردوں عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں، مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں؛ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا۔ موقع پرستی کی۔ شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا۔ آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دیتا رہا۔ لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ لہٰذا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے۔ اور یہ بدترین انجام ہے“۔ (12-15)

اس سے معلوم ہوا کہ ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دنیا کی زندگی میں تو مومنین کے ساتھ ہے لیکن آخرت میں ان سے علاحدہ کر دی جائے گی اور اس کا حشر کفار کے ساتھ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا ہونا اسی صورت میں ممکن ہے جب ہمارا اسلام مسلمانوں کو اور ان لوگوں کو جو اگرچہ مسلمان نہیں ہیں لیکن زبان سے اسلام کا اظہار کرتے ہیں معاملات میں بالکل یکساں درجہ دے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس بحث میں ایمان سے اس کے خاص مفہوم ایقان کو نہیں مراد لیا ہے بلکہ مجرد اقرار و اظہار کو مراد لیا ہے۔ سوال یہ تھا کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا محض قول کا؟ یہ سوال نہ تھا کہ علم و عمل دونوں کا نام ہے یا محض علم کا۔ اگر سوال مؤخر الذکر صورت میں ہوتا تو اس کا جواب محض ایک ہی ہوتا، کیونکہ اس بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتی کہ ایمان علم و عمل دونوں چیزوں کا مجموعہ ہے۔

نیکی و بدی کی محبت و نفرت کی قسمیں:

نیکی پر خود عمل کرنا اور بدی سے خود پرہیز کرنا یقیناً ایک اچھی صفت ہے اور ایک شریف آدمی کا شیوہ مگر شرافت کا کمال اور بزرگی کی اعلیٰ درجہ اس وقت تک کسی انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسرے لوگوں کو بھی نیکوکار بنانے اور بدکاری سے روکنے کی کوشش نہ کرے۔ انسان کی فطرت ہے کہ اگر اسے کوئی چیز ناپسند ہوتی ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ناپسندی سے ایک درجہ بڑھ کر نفرت ہوتی ہے تو اسے دیکھنا یا سننا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر نفرت سے ایک درجہ بڑھ کر دشمنی ہو جاتی ہے تو اسے مٹانے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اور اگر دشمنی سے بڑھ کر اس کے دل میں بغض و عناد کے شدید جذبات پیدا ہو جاتے ہیں تو اس کے مٹانے کا اپنی زندگی کا مشن بنا لیتا ہے اور اس طرح ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے کہ جب تک اسے صفحۂ ہستی سے محو نہ کر دے چین نہیں لیتا۔ اسی طرح وہ جب کسی چیز کو پسند کرتا ہے تو خود اختیار کر لیتا ہے۔ جب محبت کرتا ہے تو آنکھوں سے اس کو دیکھنے اور کانوں سے اس کا ذکر سننے میں مسرت محسوس کرتا ہے۔ جب محبت سے بڑھ کر عشق کا درجہ آتا ہے تو چاہتا ہے کہ دنیا کے ذرے ذرے میں اسی کا جمال ہو۔ اور زندگی کا کوئی لمحہ بھی اس کے غیر کو دیکھنے اور غیر کا ذکر سننے اور غیر کا تصور کرنے میں ضائع نہ ہو۔ پھر اگر یہ عشق فدائیت کی حد تک بڑھ جائے وہ اپنی زندگی کو اسی خدمت کے لئے وقف کر دیتا ہے اور اپنی جان و مال، عیش و آرام، عزت و آبرو، غرض سب کچھ اس پر نثار کر دیتا ہے۔ پس امر بالمعروف جس چیز کا نام ہے وہ دراصل نیکی سے انتہائی شگفتگی اور والہانہ عشق ہے۔ اور نہی عن المنکر جس چیز کو تعبیر کیا گیا ہے وہ دراصل بدی سے انتہائی بغض و عناد ہے۔ معروف کا حکم دینے والا صرف نیک ہی نہیں ہوتا بلکہ نیکی کا عاشق اور فدائی ہوتا ہے۔ اور منکر سے روکنے والا صرف بدی سے محترز ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا دشمن اور اس کے خون کا پیاسا ہوتا ہے۔

اسی طرح مومنوں کے اندر اللہ و رسولؐ کی محبت کے درجات ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں وہ اللہ و رسولؐ سے برائے نام محبت کرتے ہیں لیکن جو لوگ اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور حقیقت میں محبت کرتے ہیں وہ دنیا میں سب سے زیادہ اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور بعض لوگ غیر اللہ کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے کرنی چاہئے جبکہ اہل ایمان اللہ سے نہایت شدید محبت کرتے ہیں“ (البقرہ:165)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے گا تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لائے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے“ (المائدہ:54)۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”تم میں سے کوئی کمال ایمان کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز نہ ہو جاؤں“ (صحیح بخاری)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ! میری ذات کے بعد مجھے آپ سے سب سے زیادہ محبت ہے“۔ آپؐ نے فرمایا: ”تمہارا ایمان کامل نہیں ہے“۔ پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ”آپؐ مجھے اپنی ذات سے بھی زیادہ عزیز ہیں“۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ کی قسم تمہارا ایمان اب مکمل ہوا“۔

مسلمانوں میں ایسے بھی بدقسمت لوگ ہیں جو اللہ اور رسولؐ سے زیادہ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو دشمن خدا اور دشمن رسولؐ ہیں۔ اور جو لوگ خدا اور رسولؐ کے اطاعت گزار ہیں اور اللہ اور رسولؐ سے اپنی جان سے زیادہ محبت کرتے ہیں ایسے لوگوں سے اللہ اور رسولؐ کے دشمن دشمنی پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ کا قول ہے: الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ یعنی اللہ کے لئے دوستی اور اللہ کے لئے دشمنی۔ جو لوگ اس حدیث کو نہیں سمجھتے وہ اللہ والوں سے دشمنی پر آمادہ ہوتے ہیں اور اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ حقیقت میں انکار رب کے مرتکب ہوتے ہیں اور آخرت کی تکذیب کرتے ہیں۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

ڈوبی دہلی، ہزاروں لوگ بے گھر

ہتھنی کنڈ سے پانی کا اخراج، جمنا خطرے کے نشان سے اوپر، کئی دیہات میں خوف و ہراس

نئی دہلی: ہتھنی کنڈ بیراج سے مسلسل پانی چھوڑے جانے کے بعد دہلی میں جمنا ندی خطرے کے نشان سے اوپر بہنے لگی ہے۔ منگل کی شام تقریباً چار بجے جمنا کا پانی 205.33 میٹر کے خطرے کے نشان سے بڑھ کر 70 سینٹی میٹر اوپر پہنچ گیا، جس کے نتیجے میں دہلی کے نشیبی علاقوں میں پانی بھرنے لگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اخراج کی یہی رفتار جاری رہی تو آئندہ دو دنوں میں سطحِ آب 207 میٹر تک پہنچ سکتی ہے، جس سے کشمیری گیٹ آئی ایس بی ٹی (بس اڈہ)، یمنا بازار کے گھاٹ اور اطراف کی بستیوں پر براہِ راست اثر پڑے گا۔ سینٹرل واٹر کمیشن (سی ڈبلیو سی) کے مطابق گزشتہ دو دنوں سے ہر گھنٹے لاکھوں کیوسک پانی ہتھنی کنڈ سے چھوڑا جا رہا ہے۔ پیر کو ہر گھنٹے دو لاکھ کیوسک سے زیادہ پانی چھوڑا گیا جس کا اثر منگل کو دہلی میں نظر آیا۔ شام چار بجے پانی کی سطح خطرے کے نشان سے اوپر گئی، رات ساڑھے گیارہ بجے مزید دو لاکھ کیوسک پانی چھوڑا گیا جس سے سطح مزید بلند ہوگئی۔ منگل کو ہتھنی کنڈ بیراج پر 1,80,688 کیوسک، وزیر آباد پر 1,25,234 کیوسک اور اوکھلا بیراج پر 1,02,760 کیوسک پانی خارج کیا گیا۔ اس بھاری اخراج کے نتیجے میں دہلی کے یمنا کھادر علاقے زیرِ آب آنے لگے ہیں۔ قدیم عثمان پور اور گڑھی مینڈو گاؤں خاص طور پر متاثر ہیں، جہاں بڑی تعداد میں لوگ اور مویشی رہتے ہیں۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ اگرچہ ان کے گاؤں میں پانی داخل ہونا شروع ہو گیا ہے مگر اب تک ضلع انتظامیہ کی جانب سے کسی طرح کے ریلیف یا بچاؤ کے اقدامات نہیں کیے گئے۔ حتیٰ کہ عارضی ٹینٹ بھی نہیں لگائے گئے، جس کی وجہ سے لوگ سخت پریشانی میں ہیں۔

کھادر کے اطراف میں بنی درجنوں جھیلیں پہلے ہی لبالب بھر چکی ہیں، ایسے میں مزید پانی آنے کی صورت میں قریبی گاؤں ڈوبنے کا خطرہ ہے۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ کھادر میں چلنے والی غیر قانونی پارکنگوں میں سیکڑوں گاڑیاں کھڑی ہیں لیکن انتظامیہ کی طرف سے انہیں خالی کرانے کے کوئی احکامات جاری نہیں ہوئے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب جمنا دہلی میں خطرے کے نشان سے اوپر گئی ہو۔ گزشتہ 62 برسوں میں جمنا 14 مرتبہ دہلی والوں کے لیے آفت بنی ہے۔ سب سے ہولناک سیلاب ستمبر 1978 میں آیا تھا جب سطحِ آب 207.49 میٹر تک جا پہنچی تھی، اس وقت 72 گاؤں ڈوب گئے تھے اور 10 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔ اس تاریخی پس منظر کی روشنی میں ماہرین اور مقامی باشندے مان رہے ہیں کہ 2025 میں پانی کا یہ اخراج پہلی مرتبہ اتنی بڑی مقدار میں ہوا ہے اور چونکہ جمنا پہلے ہی بھری ہوئی ہے، مزید اخراج دہلی میں سیلاب کے خدشے کو کئی گنا بڑھا رہا ہے۔

ٹریفک کو ہنومان سیتو، راجہ رام کوہلی مارگ اور گیتا کالونی روڈ کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ آئی ایس بی ٹی کشمیری گیٹ، پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن اور لال قلعہ سے آنے والی گاڑیوں کو آؤٹر رنگ روڈ لوپ سے موڑا جا رہا ہے، جبکہ شاہدرہ، سلیم پور اور شاستری پارک سے آنے والی گاڑیوں کو پشتہ روڈ سے رنگ روڈ کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ مشرقی دہلی سے آنے والی گاڑیوں کو گیتا کالونی فلائی اوور اور شانتی وان چوک کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ دہلی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (DDMA) نے لوگوں سے دریا کے کنارے نہ جانے کی اپیل کی ہے۔ آبپاشی اور سیلاب کنٹرول کے وزیر پرویش صاحب سنگھ نے ایک ہنگامی میٹنگ کی اور جنوب مغربی، جنوب مشرقی، جنوبی اور وسطی دہلی کے ضلع مجسٹریٹس کو الرٹ رہنے کی ہدایت دی۔ نجف گڑھ کے طاس پر خصوصی نگرانی رکھی جا رہی ہے، جہاں پمپ اور کشتیاں تعینات کی گئی ہیں۔ حکومت نے EC200,67,5 بیگ، 455,3 کیوبک میٹر پتھر، 370,14 لاگ، 58 کشتیاں اور 675 لائف جیکٹس تیار کی ہیں۔ حساس علاقوں میں 82 موبائل پمپ اور 10 مستقل پمپنگ اسٹیشنز لگائے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے عوام سے کہا ہے کہ وہ گھبرانے کے بجائے حکومت پر بھروسہ کریں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ انتظامیہ چوبیس گھنٹے صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ہر گھنٹے پانی کی سطح کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ جمنا کے پانی کی سطح میں اضافہ فطری ہے، لیکن ہم کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔

تعلیم کا مقصد فرد کی ترقی کو سماجی ترقی سے ہم آہنگ کرنے والا ہونا چاہیے

سینٹرل یونیورسٹی آف تمل ناڈو کے دسویں جلسۂ تقسیم اسناد میں صدرِ جمہوریہ مرمو کا خطاب

نئی دہلی، (یو این آئی) صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے آج تمل ناڈو کے شہر تھروورور میں واقع سینٹرل یونیورسٹی آف تمل ناڈو کے دسویں جلسۂ تقسیم اسناد میں شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ سینٹرل یونیورسٹی آف تمل ناڈو، اعلیٰ تعلیمی معیار برقرار رکھنے اور فکری تجسس اور تنقیدی سوچ کو فروغ والا ماحول فراہم کرنے پر خصوصی ستائش کی مستحق ہے۔ انہوں نے یہ جان کر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ یونیورسٹی فاصلاتی تعلیم کے ذریعے تعلیم کے فوائد معاشرے کے وسیع طبقے تک پہنچا رہی ہے۔ درِ جمہوریہ نے یہ جان کر خوشی ظاہر کی کہ سینٹرل یونیورسٹی آف تمل ناڈو، پسماندہ طبقات کی جامع ترقی کی خاطر کمیونٹی کالج اور ڈاکٹر امبیڈکر سینٹر فار ایکسیلنس جیسے اقدامات کے ذریعے سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کا مقصد فرد کی ترقی کو سماجی ترقی سے ہم آہنگ کرنے والا ہونا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم کو سماج کو فائدہ پہنچانے پر مرکوز ہونا چاہیے۔ انہوں نے یونیورسٹی کے تمام متعلقہ فریقوں پر زور دیا کہ وہ صنعت کے ساتھ تعاون کریں تاکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو انسانیت کی بڑی بھلائی کے لیے، خاص طور پر فطرت اور ماحولیات کی ترقی کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ انہوں نے اور مسٹر وڈفول نے عالمی صورتحال، علاقائی مسائل اور کثیر الجہتی مسائل جیسے یوکرین تنازع، مغربی ایشیا، ہند-بحرالکاہل کا بھی جائزہ لیا۔ گفتگو نتیجہ خیز رہی اور مسٹر وڈفل نے تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امریکہ کی جانب سے ہندوستان سمیت کئی ممالک پر درآمدی ڈیوٹی عائد کرنے اور اس تناظر میں آج ہندوستان اور جرمنی کی ملاقات کے سوال پر انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں دونوں ممالک کے درمیان بات چیت پہلے سے ہی چل رہی ہے۔ دونوں ممالک کو ٹیرف میں کمی اور تجارتی اور اقتصادی تعاون بڑھانے کے طریقوں پر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس کے لیے جرمنی کی بھرپور حمایت کے بعد یورپی یونین کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے کی جلد تکمیل کی امید بھی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا یہ ہمارے باہمی مفاد میں ہے کہ ہم ٹیرف کو کم کریں اور اپنے تجارتی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے لیے دوسرے طریقے تلاش کریں۔ ظاہر ہے کہ آج کے ماحول میں یہ کوششیں اور بھی اہم ہوگئی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آزادانہ تجارت کے معاہدے پر جلد ہی ایک اور دور شروع ہو، جس کے لیے ہم آزادانہ تجارتی معاہدے پر پہنچیں۔ آنے والے دنوں میں نتیجہ اخذ کیا جائے گا اور ہمیں یقین ہے کہ یہ عالمی معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد کرے گا اور یہ اس توازن کے عناصر میں سے ایک ہوگا جس کی آج عالمی معیشت کو ضرورت ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے زندگی بھر سیکھنے کے عمل کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ علم حاصل کرتے رہنا ایک زندگی بھر کا عمل ہے۔ مثال کے طور پر مہاتما گاندھی اپنی پوری زندگی طالب علم رہے۔ انہوں نے تمل اور بنگالی جیسی زبانیں سیکھیں، گیتا جیسی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا، سینڈل بنانے اور چرکھا چلانے جیسی بہت سی مہارتیں سیکھیں۔ ان کے سیکھنے کی فہرست تقریباً لامحدود ہے۔ گاندھی جی اپنی زندگی کے آخری دن تک غیر معمولی طور پر باشعور اور سرگرم رہے۔ صدرِ جمہوریہ نے طلباء کو مشورہ دیا کہ تجسس کا جذبہ برقرار رکھیں اور ہمیشہ جستجو کرتے رہیں۔

مراٹھا ریزرویشن سے متعلق فڑنویس حکومت کے فیصلے پر بھجبل ہوئے ناراض، کابینہ میٹنگ چھوڑ کر باہر نکلے

ممبئی۔ مراٹھا ریزرویشن معاملہ پر مہاراشٹر کی فڑنویس حکومت بری طرح پھنستی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ مراٹھا ریزرویشن کی مخالفت ریاستی وزیر چھگن بھجبل کھل کر رہے ہیں، اور اب اس معاملے میں انھوں نے اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ او بی سی لیڈر بھجبل بدھ کے روز کابینہ کی میٹنگ درمیان میں ہی چھوڑ کر نکل گئے جس سے میٹنگ کا ماحول فکر انگیز ہو گیا۔ دراصل مراٹھا ریزرویشن پر مہاراشٹر حکومت نے اہل مراٹھوں کو کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ دینے سے متعلق مطالبہ منظور کر لیا ہے۔ حالانکہ بھجبل او بی سی کوٹے میں مراٹھوں کو ریزرویشن دیے جانے کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اب چھگن بھجبل نے او بی سی لیڈران کی ایمرجنسی میٹنگ طلب کر لی ہے، جو باندرا واقع ان کے دفتر میں ہوگی۔ دوسری طرف او بی سی سماج کی ناراضگی دور کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ ریاست میں حالات نہ بگڑیں اور ریزرویشن معاملے پر کسی طرح کا تشدد و مظاہرہ دیکھنے کو نہ ملے۔ بہرحال، گزشتہ روز مراٹھا ریزرویشن سے متعلق حکومت کے قدم کو منوج جرانگے نے اپنی فتح قرار دیا تھا۔ 2 ستمبر کی شام انھوں نے اپنی تا مرگ بھوک ہڑتال ختم کر دی تھی۔ بعد میں حکومت کے اس فیصلے پر بھجبل نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ 2 ستمبر کو اپنے ایک بیان میں انھوں نے کہا تھا کہ وہ حکومت کے ذریعہ جاری اس قرارداد کا مطالعہ کر رہے ہیں جس میں مراٹھا طبقہ کے اُن لوگوں کو کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کا التزام ہے، جن کے پاس متعلقہ دستاویزات ہیں۔

وائناڈ میں نئے سرکاری میڈیکل کالج کی منظوری

پرینکا گاندھی کی عوام کو مبارکباد اور فوری آغاز کی اپیل

وائناڈ۔ کانگریس رہنما اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے وائناڈ میں نئے سرکاری میڈیکل کالج کی منظوری کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصے سے اس خطے کے لاکھوں لوگوں کا خواب اب حقیقت میں بدلنے جا رہا ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس سلسلے میں راہل گاندھی کی مسلسل کوششوں اور اپنی پارٹی کی جانب سے کی گئی کاوشوں کو بھی سراہا، جن کے نتیجے میں یہ فیصلہ ممکن ہوا۔ انہوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، "وائناڈ کے لاکھوں لوگوں کی درخواستیں، راہل گاندھی کی مسلسل محنت اور ہماری تمام کوششیں رنگ لائی ہیں۔ ہم ان تمام متعلقہ افراد کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری اپیلوں کو سنا اور وائناڈ کے شہریوں کے لیے مضبوط صحت کی سہولیات کی سمت ایک مثبت قدم اٹھایا۔" پرینکا گاندھی نے امید ظاہر کی کہ ریاستی حکومت جلد از جلد تعمیراتی کام مکمل کر کے کالج کو فعال کرے گی تاکہ علاقے کے طلبہ اور شہریوں کو بہترین تعلیمی اور طبی سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو مل کر ان افراد کی ترقی اور فلاح کے لیے کام کرنا چاہیے جنہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ خیال رہے کہ قومی میڈیکل کمیشن (این ایم سی) نے وائناڈ اور کاسرگوڈ میں دو نئے سرکاری میڈیکل کالجوں کو منظوری دی ہے اور دونوں کالج اس تعلیمی سال سے 50-50 ایم بی بی ایس طلبہ کو داخلہ دینے کے اہل ہوں گے۔ اس اقدام سے وائناڈ اور کاسرگوڈ میں اعلیٰ معیار کی طبی تعلیم اور صحت کی سہولیات کی دستیابی میں اضافہ متوقع ہے۔ پرینکا گاندھی نے اپنی پوسٹ میں علاقے کے شہریوں، طلبہ اور کارکنان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا، "میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو مبارک ہو جو اس لمحے کا طویل عرصے سے انتظار کر رہے تھے۔" انہوں نے زور دیا کہ حکومت اور عوام کو مل کر ترقی اور فلاح کے مشترکہ اہداف کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ماہرین کے مطابق، نئے میڈیکل کالج کے قیام سے وائناڈ اور کاسرگوڈ کے صحت کے نظام میں بہتری آئے گی اور علاقے کے طلبہ کو ملک میں معیاری طبی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ اس کے علاوہ، علاقے میں ڈاکٹروں اور طبی عملے کی دستیابی بھی بڑھنے کا امکان ہے، جو مقامی آبادی کی صحت کی سہولتوں کو مزید مضبوط بنائے گا۔ کانگریس قیادت کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ طویل عرصے سے علاقے کی صحت کے شعبے میں درپیش چیلنجز کو دور کرنے کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور اس سے عوام میں صحت کے شعبے میں اعتماد اور بہتری آئے گی۔ پرینکا گاندھی کی اس خوش آئند خبر پر عوام میں مسرت اور امید کی لہر دیکھنے کو مل رہی ہے۔

معطلی کے بعد کویتا نے ایم ایل سی کے عہدے اور پارٹی کی رکنیت سے دیا استعفیٰ

اپنے خلاف سازش کا الزام، ہمیشہ حق کے لیے آواز اٹھائی اور آگے بھی ایسا ہی کروں گی

حیدرآباد: بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے صدر کے چندر شیکھر راؤ (کے سی آر) کی جانب سے مبینہ پارٹی مخالف سرگرمیوں کے سبب معطل کئے جانے کے ایک دن بعد کویتا نے پارٹی کے رکن قانون ساز کونسل کے عہدے اور بی آر ایس کی ابتدائی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ حیدرآباد کے جوبلی ہلز میں واقع اپنی تنظیم 'تلنگانہ جاگروتی' کے مرکزی دفتر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ کچھ لیڈران ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور ان کے خلاف جھوٹے پروپگنڈہ پر مبنی مہم چلائی جا رہی ہے۔ کویتا نے کہا کہ 103 دن گزرنے کے باوجود پارٹی کے کارگزار صدر تارک راما راؤ نے ایک بار بھی ان سے بات نہیں کی، حالانکہ وہ خود ان سے سازشوں کی شکایت کر چکی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک خاتون ایم ایل سی کو اس طرح پریشان دیکھ کر بھی کے ٹی راما راؤ نے بھائی ہونے کے ناطے کچھ نہیں کیا۔ کویتا نے کہا کہ وہ پہلے بھی لوگوں کے مسائل اٹھاتی رہی ہیں۔ پارٹی میں جو کچھ ہوا، انہیں سینئر لیڈروں نے سوچنے پر مجبور کیا۔ وہ اپنے والد کی وجہ سے سیاست میں ہیں، جن کا ہاتھ پکڑ کر وہ یہاں تک پہنچیں۔ وہ اپنے والد سے متاثر ہو کر سیاست میں آئیں۔ کے سی آر ہر کمیونٹی سے کیا گیا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ ان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور ان کی شبیہ کو خراب کر رہے ہیں۔ تلنگانہ کو ایک سماجی پارٹی کی ضرورت ہے۔ اس لیے وہ تلنگانہ سے اہم مسائل اٹھا رہی ہیں۔ کویتا نے کہا کہ جب ان کے خلاف بدنیتی پر مبنی مہم چلائی گئی، تو ان کے بھائی راما راؤ نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔

انہوں نے کہا، "مجھ پر فرضی مقدمات درج کئے گئے اور پھر میں ساڑھے پانچ مہینے دہلی کی تہاڑ جیل میں قید رہی۔ میں نے اپنے والد کے سی آر کا ہاتھ تھام کر ہی تحریکوں میں حصہ لینا شروع کیا تھا۔ میں پارٹی کارکنان کے ساتھ مل کر اس معاملہ پر آواز بلند کروں گی اور احتجاج کرتی رہوں گی۔" انہوں نے کہا کہ بی آر ایس پارٹی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہریش راؤ پر لگنے والے الزامات ایک دن میڈیا میں آتے ہیں اور دوسرے دن غائب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ان سب کے باوجود ان کے والد کے سی آر پارٹی کے اندرونی حالات کو سنجیدگی سے نہیں دیکھ رہے۔ یاد رہے کہ کویتا نے اپنے چچا زاد بھائیوں اور بھارت بی آر ایس کے لیڈروں ٹی ہریش راؤ اور جے سنتوش کمار پر کالیشورم پروجیکٹ کے حوالے سے اپنے والد کے سی آر کی شبیہ خراب کرنے کا الزام لگا کر پارٹی میں ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری ٹی رویندر راؤ اور ایک دیگر جنرل سکریٹری (تادیبی امور کے انچارج) سوما بھرت کمار نے میڈیا میں جاری ایک بیان میں بتایا کہ کویتا کے والد اور بی آر ایس صدر کے چندر شیکھر راؤ نے انہیں (کویتا کو) فوری اثر سے معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ کویتا کا حالیہ رویہ اور ان کی پارٹی مخالف سرگرمیاں بی آر ایس کو نقصان پہنچا رہی ہیں، اس لیے پارٹی قیادت نے اسے سنجیدگی سے لیا ہے۔ بی آر ایس کی سابقہ ریاستی حکومت کے دوران بنائے گئے کالیشورم پروجیکٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کی سی بی آئی (سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن) سے تحقیقات کرائے جانے کے کانگریس حکومت کے اعلان پر ردعمل دیتے ہوئے، کویتا نے کہا تھا کہ کے سی آر کے کچھ قریبی لوگوں نے ان کے نام کا استعمال کر کے کئی طریقوں سے فائدہ اٹھایا اور ان کے بدعنوانیوں کی وجہ سے ان کے والد کی بدنامی ہو رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ کالیشورم پروجیکٹ کے معاملے میں کے سی آر پر بدعنوانی کا الزام لگنے کے لیے ہریش راؤ اور سنتوش کمار ذمہ دار ہیں۔

کرناٹک کے بی جے پی رکن اسمبلی کے خلاف مقدمہ درج

بنگلورو، (یو این آئی) کرناٹک پولیس نے آج ہری ہر کے بی جے پی رکن اسمبلی بی پی ہریش کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) اوما پرشانت کی مبینہ طور پر توہین کرنے کے الزام میں فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) درج کی اور دعویٰ کیا کہ ایس پی اوما کانت نے داوڑ گیرے ضلع میں کانگریس لیڈروں کے 'پالتو کتے' کی طرح کام کیا۔ ایس پی کی شکایت کے بعد کے ٹی جے نگر پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی اور ایم ایل اے کے خلاف دفعہ 132، 351 اور 79 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ رکن اسمبلی ہریش کا یہ ریمارکس آج داوڑ گیرے میں رپورٹرز گلڈ کے زیر اہتمام ایک پروگرام کے دوران آیا، جہاں انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی نے عوام کے منتخب نمائندے کو نظر انداز کرتے ہوئے کانگریس قائدین کو اہمیت دی۔ ہریش نے خاص طور پر ذکر کیا کہ ایس پی اوما پرشانت نے انہیں عوامی تقریبات میں دیکھتے ہی عجیب و غریب چہرے بنائے، جب کہ مبینہ طور پر کانگریس لیڈروں رکن اسمبلی شامنور شیوا شنکر پا، کان، ارضیات اور باغبانی کے وزیر ایس ایس ملیکا رجن اور داوڑ گیرے سے رکن پارلیمنٹ ملکارجن کی اہلیہ پر بھاداو ناج کا انتظار کر رہے تھے۔

سکما میں 20 سرگرم نکسلیوں نے خودسپردگی کی

سکما، (یو این آئی) چھتیس گڑھ حکومت کی نکسلی ہتھیار ڈالنے اور بازآبادکاری کی پالیسی-2025 اور نیاد نلا نار یوجنا سے متاثر ہو کر بدھ کے روز سکما ضلع میں 20 سرگرم نکسلیوں نے خودسپردگی کی۔ ان میں نو خواتین اور 11 مرد شامل ہیں۔ ہتھیار ڈالنے والوں میں 11 انعامی نکسل بھی ہیں، جن پر کل 33 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ ہتھیار ڈالنے والوں میں سے دو نکسلیوں پر آٹھ لاکھ روپے، ایک پر پانچ لاکھ، چار پر دو لاکھ روپے اور چار نکسلیوں پر ایک ایک لاکھ روپے کا انعام رکھا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ فورس، ڈسٹرکٹ ریزرو گارڈ (ڈی آر جی)، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) اور کوبرا یونٹ نے ہتھیار ڈالنے کے اس عمل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تمام نکسلیوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ کرن چوان، ڈی آئی جی آفس کے سیکنڈ کمانڈ آفیسر سریش سنگھ پائل، اے ایس پی ابھیشیک ورما، ڈی ایس پی (نکسل آپریشن) منیش راترے اور 218 ویں بٹالین سی آر پی ایف کے اسسٹنٹ کمانڈنٹ آشیش سنگھ کے سامنے ضلع ہیڈکوارٹر سکما میں خودسپردگی کی۔ حکام نے بتایا کہ خودسپردگی کرنے والوں کو پالیسی کے تحت 50,000 روپے کی مراعات اور دیگر سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

راہل اور تیجسوی سمیت چار کے خلاف ہتک عزت کے معاملے میں جانچ ہوگی

مقدمہ عدالت میں شکایت نمبر 12873/2025 کے طور پر درج

پٹنہ، (یو این آئی) ووٹر ادھیکار یاترا کے دوران وزیر اعظم کی ماں کے بارے میں کیے گئے مبینہ ناشائستہ تبصرہ کو ہتک آمیز اور نفرت پھیلانے کے مترادف قرار دیتے ہوئے بہار کی راجدھانی پٹنہ کے چیف جوڈیشیل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر مقدمہ کو آج جانچ کے لیے قبول کر لیا گیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے وکیل اودھیش کمار پانڈے نے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ منیش کمار اپادھیائے کی عدالت میں یہ شکایتی مقدمہ ہندوستانی عدالتی ضابطہ کی دفعہ 3(5)، 61(1)(2)، 62، 356، 351 اور 353 کے تحت دائر کیا ہے۔ راہل گاندھی، تیجسوی پرساد یادو، مکیش سہنی اور محمد رضوی عرف راجہ کو نامزد ملزم بنایا گیا ہے۔ یہ کیا گیا ہے۔ عدالت نے شکایت کنندہ کا بیان حلف نامے پر درج کرنے کیلئے 10 ستمبر 2025 کی تاریخ مقرر کی ہے۔ دائر شکایت میں مبینہ طور پر راہل گاندھی، تیجسوی پرساد یادو اور مکیش سہنی کی موجودگی میں محمد رضوی عرف راجہ کے ذریعہ ووٹر ادھیکار یاترا کے دوران 28 اگست 2025 کو دربھنگہ میں وزیر اعظم نریندر مودی کی ماں پر کیے گئے توہین آمیز ریمارکس کو ہتک عزت اور نفرت پھیلانے والا بتایا گیا ہے۔ دریں اثنا، اسی طرح کے الزامات کے ساتھ دو دیگر شکایتی مقدمات بھی آج دائر کیے گئے، جن کی سماعت 4 ستمبر 2025 کو پٹنہ کے چیف جوڈیشل آفیسر کی عدالت میں ہوگی۔

مراٹھا کوٹہ تحریک: ممبئی پولیس کی مظاہرین کے خلاف کارروائی، متعدد تھانوں میں ایف آئی آر درج

ممبئی: مراٹھا کوٹہ کے مطالبہ پر ممبئی میں ہونے والے مظاہروں کے دوران غیر قانونی طور پر جمع ہونے اور بدامنی پھیلانے کے الزامات میں ممبئی پولیس نے مراٹھا مظاہرین کے خلاف متعدد مقدمات درج کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق، مرین ڈرائیو، ایم آر اے مارگ، جے جے، کولابا اور آزاد میدان تھانوں سمیت کئی مقامات پر ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ یہ کارروائی بامبے ہائی کورٹ کے سخت احکامات کے بعد عمل میں آئی، جس نے مظاہروں سے پیدا ہونے والی صورتحال پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ ممبئی پولیس نے بتایا کہ مرین ڈرائیو تھانے میں تین ایف آئی آر، ایم آر اے مارگ تھانے میں دو ایف آئی آر اور دیگر تھانوں میں بھی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ عدالت نے مظاہرین کو سڑکوں سے ہٹانے اور ٹریفک کی روانی بحال کرنے کے واضح احکامات دیے تھے۔ چیف جسٹس چندر شیکھر اور جسٹس آرتی ساٹھے کی بنچ نے سماعت کے دوران کہا کہ "سڑکوں پر بچّے کے چلنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ حالات کو معمول پر لائیں، ورنہ سخت کارروائی ہوگی۔"

مراٹھا ریزرویشن تحریک کے رہنما منوج جرانگے پاٹل کے مطابق انہوں نے منگل کو اپنی بیشتر مانگیں منظور ہونے کے بعد پانچ روزہ بھوک ہڑتال ختم کر دی تھی۔ انہوں نے واٹر ریسورسز منسٹر اور کابینہ کی ذیلی کمیٹی کے چیئرمین رادھا کرشن وکھے پاٹل کے ہاتھوں لیموں پانی پی کر انشن توڑا۔ اس کے بعد ہزاروں مراٹھا کارکن ممبئی سے اپنے گاؤں واپس لوٹ گئے، جس سے شہر میں حالات معمول پر آنے لگے ہیں۔ مراٹھا ریزرویشن کے لیے احتجاج کے دوران ممبئی میں کئی مقامات پر ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ مظاہرین نے آزاد میدان سمیت شہر کے اہم مقامات پر دھرنا دیا تھا، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ممبئی پولیس نے منوج جرانگے کے مظاہرے کو اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے آزاد میدان خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ بامبے ہائی کورٹ نے مظاہروں سے پیدا ہونے والی افراتفری پر سخت ردعمل دیتے ہوئے پولیس کو فوری کارروائی کا حکم دیا۔

عدالت نے کہا کہ سڑکوں سے گاڑیاں ہٹائی جائیں اور ہجوم کو کنٹرول کیا جائے۔ منوج جرانگے کی قیادت میں مراٹھا برادری نے طویل عرصے سے ریزرویشن کی مانگ کی ہے، اور اس سلسلے میں کئی بار احتجاج کیا جا چکا ہے۔ اس بار ان کی مانگوں کے جزوی طور پر منظور ہونے کے بعد تحریک وقتی طور پر تھم گئی ہے۔ تاہم، پولیس کی جانب سے مقدمات درج ہونے سے مظاہرین اور حکومتی اداروں کے درمیان تناؤ برقرار ہے۔

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام کوئز مقابلہ برائے مڈل زمرہ کا انعقاد

کوئز میں پختگی ہی سے امتحانات میں کامیابی ملتی ہے: ڈاکٹر شبانہ نذیر

نئی دہلی۔ اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام آج اردو کوئز (سوال و جواب) مقابلہ برائے مڈل زمرہ (چھٹی تا آٹھویں جماعت) کا انعقاد ہوا، جس میں 19 اسکولوں سے تقریباً 60 طلبہ و طالبات نے شرکت کی، جنھوں نے اپنے اپنے اسکول کی نمائندگی کی۔ تین موضوعات یعنی اردو، عام معلومات اور سائنس سے تین تین سوالات پوچھے جا رہے تھے۔ ہر جواب کے دو نمبر تھے، لیکن اگر کسی ٹیم نے جواب نہ دیا تو جس ٹیم نے اس سوال کا درست جواب دیا اسے ایک نمبر مل جاتا۔ اس طریقے سے مقابلہ بہت ہی دلچسپ رہا کیونکہ کئی ٹیموں کے نمبرات برابر آئے جس کی بنا پر دو ٹیمیں اوّل مقام پر رہیں، پانچ ٹیمیں دوسرے انعام کی اور دو ٹیمیں تیسرے انعام کی مستحق قرار دی گئیں۔ مقابلے میں ریشماں فاروقی نے بطور کوئز ماسٹر پروگرام کو جاری رکھا اور نگرانی کی ذمہ داری ڈاکٹر شبانہ نذیر کو دی گئی تھی۔ مقابلے کے بعد ڈاکٹر شبانہ نذیر نے طلبہ و طالبات اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکادمی دہلی آپ کو جو یہ اسٹیج فراہم کرتی ہے وہ آپ کی شخصیت کو نکھارنے کے لیے ہوتا ہے، اس سے آپ بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کوئز کا مقابلہ نہایت اہمیت رکھتا ہے، یہ آپ کی زندگی کا دھارا متعین کرتا ہے، کیونکہ جب آپ کسی بھی مقابلہ جاتی امتحان میں شریک ہوں گے تو آپ کے سامنے اسی طرح کے سوالات آئیں گے۔ یہ تمام سوالات آپ کی کتابوں اور آپ کے اردگرد کی زندگی سے ہوتے ہیں۔ کتابیں، اساتذہ، گھر، سفر گویا ہر جگہ آپ کو معلومات ملتی ہیں جو کوئز کی شکل میں پوچھی جاتی ہیں۔ اس لیے اس میں آپ کا مضبوط ہونا ضروری ہے اور یہی ہر امتحان میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اس کے بعد انعامات کا اعلان کیا گیا، جس میں جامعہ مڈل اسکول جامعہ ملیہ اسلامیہ اور نیو ہورائزن پبلک اسکول نظام الدین کی ٹیموں نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ زینت محل سرووَدیہ کنیا ودیالیہ جعفر آباد، کریسنٹ اسکول دریا گنج، دیوسماج ماڈرن اسکول سکھد یو وہار، سرووَدیہ کنیا ودیالیہ نور نگر اور رابعہ گرلز پبلک اسکول گلی قاسم جان کی ٹیموں نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جب کہ سرووَدیہ کنیا ودیالیہ جے جے کالونی وزیر پور اور اینگلو عربک سینئر سیکنڈری اسکول اجمیری گیٹ کی ٹیموں نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (بوائز) میں طلبہ کو عہدے تفویض کرنے کی تقریب منعقد

علی گڑھ، 3 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اے بی کے ہائی اسکول (بوائز) میں طلبہ کو عہدے تفویض کرنے کی انویسٹیچر تقریب منعقد ہوئی اور نو منتخب اسٹوڈنٹس کونسل کے اراکین کو رسمی طور پر ان کے عہدوں پر فائز کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی پروفیسر قدسیہ تحسین، ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈائریکٹریٹ آف اسکول ایجوکیشن، اے ایم یو تھیں۔ دیگر مہمانوں میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر صالحہ جمال اور جناب محمد عبدالقادر شامل تھے۔ پروگرام کا انعقاد ڈائریکٹریٹ آف اسکول ایجوکیشن کے زیر سرپرستی کیا گیا۔ اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر ثمینہ نے کوآرڈینیٹر جناب رئیس احمد اور محترمہ ندا عثمانی کے ہمراہ تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد طلبہ نے نہایت منظم انداز میں مارچ پاسٹ کیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں ڈاکٹر ثمینہ نے قیادت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے طلبہ کو خلوص، ایمانداری اور لگن کے ساتھ قیادت کرنے کا مشورہ دیا۔ پروفیسر قدسیہ تحسین نے مہمانوں اور پرنسپل کے ہمراہ اسٹوڈنٹس کونسل کے اراکین کو بیج لگائے اور ہاؤس انچارج، کیپٹن اور وائس کیپٹن کو جھنڈے سونپے۔ جناب رئیس احمد نے عہدیداروں کو حلف دلایا۔ نو منتخب کونسل اراکین میں ہیڈ بوائے دانیال علی اور ڈپٹی ہیڈ بوائے اننت بھاردواج شامل ہیں۔ سینئر سیکشن کے ہاؤس انچارج مسٹر عمران (بلیو ہاؤس)، مسٹر منیر احمد (گرین ہاؤس)، مس فرح انجم (ریڈ ہاؤس) اور مسٹر حیدر علی (یلو ہاؤس) ہیں، جبکہ پرائمری سیکشن کے ہاؤس انچارج محترمہ لکشمی توریہا (بلیو ہاؤس)، محترمہ فوزیہ خان (گرین ہاؤس)، محترمہ حنا خان (ریڈ ہاؤس) اور محترمہ ہما انور (یلو ہاؤس) ہیں۔ سینئر سیکشن کے کیپٹن اور وائس کیپٹن میں محمد آئل اور محمد حسین (بلیو ہاؤس)، وشویندر سنگھ تومر اور لیش کمار (گرین ہاؤس)، ارشل خان اور علی خان (ریڈ ہاؤس)، اور ازران خان اور محمد انس (یلو ہاؤس) شامل ہیں۔ اپنے خطاب میں پروفیسر قدسیہ تحسین نے نظم و ضبط، ٹیم ورک اور ثابت قدمی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو دیانتدار رہنما اور ذمہ دار شہری بننے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر صالحہ جمال اور جناب محمد عبدالقادر نے کونسل اراکین کو مبارکباد پیش کی اور اسکول کی قیادت سازی کی کوششوں کو سراہا۔ اس موقع پر دسویں جماعت کے ٹاپرز کے والدین کو ان کے بچوں کی عمدہ کارکردگی پر توصیفی اسناد پیش کی گئیں۔ ہیڈ بوائے دانیال علی نے اپنی تقریر میں اسکول کے وقار کو برقرار رکھنے اور ساتھی طلبہ کے لیے باعث تحریک بننے کا عزم ظاہر کیا۔ پروگرام کی نظامت مس غوشیہ نے کی، جبکہ محترمہ فرح انجم نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

اے ایم یو میں فزیکل ایجوکیشن کے طلبہ کے لئے ایک ہفتہ کا انڈکشن پروگرام منعقد

علی گڑھ، 3 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ فزیکل ایجوکیشن میں تعلیمی سیشن کے آغاز پر بی پی ایڈ اور ایم پی ایڈ کورسز کے نئے طلبہ کے لیے ایک ہفتے کا انڈکشن پروگرام منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی پروفیسر رفیع الدین، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر نے اپنے خطاب میں طلبہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی تعلیمی بہتری اور ہمہ جہت ترقی کی خاطر یونیورسٹی کے وسائل کا بھرپور استعمال کریں۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیمی، ثقافتی اور کھیل سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی، اور اے ایم یو کی متنوع سہولیات کا ذکر کیا جو طلبہ کے کریئر اور شخصیت سازی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ مہمان اعزازی، او ایس ڈی ڈیولپمنٹ پروفیسر عاصم ظفر نے موجودہ تعلیمی منظرنامے میں سویم، موکس کورسز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ آن لائن کورسیز کو کلاس روم کی تعلیم کے ساتھ مربوط کر کے اپنی مہارتوں کو بہتر بنائیں اور عالمی علمی رجحانات سے باخبر رہیں۔ فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے ڈین اور شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے چیئرمین پروفیسر اکرام حسین نے انڈکشن پروگرام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ طلبہ کو تعلیمی ثقافت اور ادارہ جاتی اقدار سے روشناس کرتے ہیں۔ پروگرام کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد ارشد باری ہیں۔ ہفت روزہ انڈکشن پروگرام میں انٹرایکٹیو سیشن ہوں گے، تعلیمی قواعد و ضوابط اور شخصیت سازی پر مبنی سیشن ہوں گے اور طلبہ کو اے ایم یو کی اقدار و روایات سے متعارف کرایا جائے گا۔ پروفیسر ضمیر اللہ خان نے کلمات تشکر ادا کئے۔ انھوں نے مہمانوں، اساتذہ اور طلبہ کے تعاون کو سراہا۔

مانوکلیان منچ کے زیر اہتمام اعزازی تقریب کا انعقاد

دیوبند: 3/ستمبر (فیروز خان) یوم اساتذہ کے موقع پر ایک اعزازی تقریب کا انعقاد شہر کی معروف اور سماجی خدمت گار تنظیم مانوکلیان منچ کے زیر اہتمام شری رام کرشن یوگ آشرم انٹر کالج دیوبند میں کیا گیا۔ جس میں دون ہلز اکیڈمی دیوبند کی پرنسپل ڈاکٹر انجلی پنوار، ڈاکٹر وندنا جین پرنسپل شری جین کنیا ہائی اسکول دیوبند، معروف ادیب و قلم کار سید وجاہت شاہ، سنجیو کمار ہیڈ انچارج ہائر پرائمری اسکول تہیڈا، مینو شرما انچارج ٹیچر دون دیلی پبلک اسکول دیوبند، پرینکا اگروال کوآرڈینیٹر میپلس اکیڈمی دیوبند کو ان کی تعلیمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا گیا۔ اس دوران مہمان خصوصی لیڈی ڈاکٹر ڈاکٹر آشا سناور نے یوم اساتذہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں یوم اساتذہ 5 ستمبر کو سروپلی رادھا کرشنن کی یوم پیدائش کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ سماجی کارکن اور شری رام کرشن یوگا شرم انٹر کالج کی منیجر سادھوی آشو نے کہا کہ استاد ایک چراغ کی طرح ہے جو علم کی روشنی بکھیرنے کا کام کرتا ہے۔ ڈاکٹر انجلی پنوار نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم صرف کتابی علم تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ زندگی گزارنے کا فن بھی سکھاتی ہے۔ اس دوران ایچ اے وی انٹر کالج دیوبند کے سابق ٹیچر رام شرن، ڈاکٹر وندنا جین، پرینکا اگروال، سید وجاہت شاہ، مینو شرما، سنجیو کمار اور مانو کلیان منچ کے بانی ارون اگروال نے مشترکہ طور پر کہا کہ سروپلی رادھا کرشنن ایک کامیاب ہندوستانی سیاست دان، ماہر و باکمال فلسفی اور آزاد ہندوستان کے دوسرے نائب صدر (1952–1965) اور ہندوستان کے دوسرے صدر جمہوریہ بھی تھے (1962–1967)۔ انھوں نے اپنی عمر کے چالیس سال تعلیم و تعلم کے میدان میں صرف کردیے تھے۔ اس اعزازی تقریب میں راجیو شرما، سشیل کرنوال، ششی ہگلانی، انیتا بنسل، پوجا چھابڑا، راجو سینی، سنیل، پرمود متل، نریندر بنسل، راجکمار جاٹو، جتیندر کشیپ، لوکیش وتس ایڈوکیٹ، امن گوئل، پنکج گپتا، چندر پرکاش گابا، لیش بنسل، امیت گرگ بٹو، رویندر کشیپ ایڈوکیٹ، اجے بنسل، تنوراج ورما، دلو گرگ، الکا اگروال، پرتبھا جین، پوجا بنسل، مونیکا ٹانک، سیما، بینا، سجاتا، ممتا ورما، انجلی تیاگی اور چاندنی گرگ وغیرہ موجود تھیں۔

اے ایم یو وائس چانسلر کے بدست کتاب کا اجراء

علی گڑھ: 3 ستمبر (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے شعبہ لائبریری و انفارمیشن سائنس، اے ایم یو کے پروفیسر ایم معصوم رضا اور امتیاز الحق (بانی، انجنیا، ایس آر ایف، اے ایم یو) کی مشترکہ تصنیف "دی انجنیا آبجیکٹیو سیریز: ایم سی کیو فار لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس ایگزام" کا اجراء کیا۔ انجنیا (INSIGNIA) ایک مفت تعلیمی پلیٹ فارم ہے جسے امتیاز الحق نے قائم کیا ہے اور جو پانچ سو سے زائد طلبہ کو یو جی سی-نیٹ/جے آر ایف میں کامیابی دلانے میں معاون ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ دو سو سے زائد امیدوار مختلف سرکاری ملازمتوں و مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ کتاب کو بھرپور پذیرائی ملی ہے اور اشاعت سے قبل اس کے ایک ہزار سے زائد آرڈر ہو چکے تھے۔

اے ایم یو: عالمی انٹرپرینیئرس ڈے پر ورکشاپ کا اہتمام

علی گڑھ: 3 ستمبر (پی این ایس) عالمی یومِ انٹرپرینیئرس پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن نے جے این میڈیکل کالج آڈیٹوریم میں "انٹرپرینیئرشپ بیداری ورکشاپ" منعقد کی جس کا مقصد طلبہ کو تخلیقی خیالات کو مؤثر کاروباری منصوبوں میں تبدیل کرنے کی ترغیب دینا اور انٹرپرینیئرشپ کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرنا تھا۔ ورکشاپ کی سرپرست اعلیٰ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون تھیں۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ایم مبارک حسین، سابق پروفیسر، فیکلٹی آف میڈیسن نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ انٹرپرینیئرشپ دراصل حقیقی مسائل کو اختراعی، اخلاقی اور شمولیتی طریقے سے حل کرنے کا نام ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر آفتاب عالم، ڈین، فیکلٹی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ناکامی کو کامیابی کی طرف ایک قدم سمجھیں اور یاد رکھیں کہ انٹرپرینیئرشپ مواقع پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ کلیدی مقرر جناب سشیل کمار اگروال، چیئرمین، اے وی آر او انڈیا لمیٹیڈ نے وی یو سی اے (یعنی عدم استحکام، غیر یقینیت، پیچیدگی اور ابہام) کے تصور پر روشنی ڈالتے ہوئے نظم و ضبط، یکسوئی اور چار رہنما اصولوں: خیال رکھنا (کیئر)، بانٹنا (شیئر)، ایمانداری (فیئر)، اور جرات مندی (ڈیئر) کا تفصیل سے ذکر کیا اور طلبہ کو مثبت عادات اپنانے کی تلقین کی۔ دہلی اسکل اینڈ انٹرپرینیورشپ یونیورسٹی میں شعبہ بینکنگ، فنانشیل سروسز و انشورینس کی سربراہ ڈاکٹر لتا رانی نے مختلف سرکاری اسکیموں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے خواتین کو با اختیار بنانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے سے متعلق امور پر سیر حاصل گفتگو کی۔ آرگنائزنگ سکریٹری ڈاکٹر آصف علی سید نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل خواب دیکھنے والوں اور عمل کرنے والوں کا ہے۔ شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن کی چیئرپرسن پروفیسر سلمیٰ احمد نے شرکاء کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے بتایا کہ مینجمنٹ، انجینئرنگ، کامرس، آرٹس، لاء، یونانی طب اور سوشیالوجی کے تقریباً 200 طلباء نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ پروفیسر ولید احمد انصاری نے انٹرپرینیئرشپ کو ملک کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا، جبکہ پروفیسر فضا تبسم اعظمی نے کامیابی کے لیے ثابت قدمی کو کلیدی عنصر قرار دیا۔ افتتاحی تقریب کی نظامت ثانیہ خان نے کی جبکہ رشدہ کلیم نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔ ایم بی اے کے طلبہ اور ریسرچ اسکالرز محمد خوبیب، طوبیٰ بلگرامی، سمت تومر، یشاب کفیل، اور محمد عرفان خان نے ورکشاپ کے انتظام میں فعال کردار ادا کیا۔ آخر میں ایک اسسمنٹ ٹیسٹ کے ذریعہ طلبہ کے اندر انٹرپرینیئرشپ کی صلاحیت کا جائزہ لیا گیا۔

اے ایم یو میں دو لاکھ روپے کے عطیہ سے 'پروفیسر ہیسہ مسرت درّانی میرٹ کم مینس اسکالرشپ' کا قیام

علی گڑھ، 3 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ ہوم سائنس میں یونیورسٹی سے سبکدوش استاد پروفیسر ہیسہ مسرت درانی کی جانب سے دئے گئے دو لاکھ روپے کے عطیہ سے ایک اسکالرشپ کا آغاز کیا گیا ہے۔ "پروفیسر ہیسہ مسرت درّانی میرٹ کم مینس اسکالرشپ" تعلیمی سال 2025-26 سے ایم ایس سی، ہوم سائنس کے سال آخر میں زیر تعلیم اقلیتی طبقے (مسلمان، عیسائی، سکھ، جین، اور بودھ) سے تعلق رکھنے والے ایک مستحق طالب علم کو دی جائے گی۔ اسکالرشپ کے لیے امیدوار کا انتخاب تعلیمی کارکردگی اور مالی ضرورت دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ شعبہ ہوم سائنس کے تین فیکلٹی ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مالی حالت، حاضری کے ریکارڈ، سیشنل نمبرات اور گزشتہ سال کے امتحانی نتائج کی بنیاد پر مستحق طالب علم کا انتخاب کرے گی۔

جلال پور میں عید میلاد النبیؐ کی تیاریاں عروج پر

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے یوم ولادت عید میلاد النبیؐ کے موقع پر جلال پور اور قریبی علاقوں میں عقیدت و احترام کے ساتھ تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ اس سال کا جشن اس لحاظ سے بھی نہایت خاص اہمیت کا حامل ہے کہ یہ 1500 واں سال ہے۔ گلیوں اور بازاروں کو جھنڈیوں، برقی قمقموں اور خوبصورت سجاوٹ سے آراستہ کیا جا رہا ہے جبکہ عقیدت مندوں میں زبردست جوش و خروش دیکھا جا رہا ہے۔ لوگ نہ صرف اپنی مذہبی روایات کو زندہ کر رہے ہیں بلکہ بھائی چارے اور محبتِ رسول ﷺ کے پیغام کو عام کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ مرکز تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کے زیر اہتمام 4 ستمبر کی شب شہر کے دلال ٹولہ میں عظیم الشان جلسہ محمدیؐ کا انعقاد کیا جائے گا جس میں عقیدت مندوں کا جم غفیر شریک ہوگا۔ گنج شہداء سے شروع ہونے والے اس پروگرام میں انجمن عاشقانِ رسولؐ، انجمن ندائے اسلام، انجمن منظر اسلام، انجمن فاروقیہ نگپور، انجمن اصلاح المسلمین سمیت لگ بھگ ڈیڑھ درجن تنظیموں کی جانب سے نعت خوانی پیش کی جائے گی۔ آغاز انجمن محبین وطن دلال ٹولہ کی نعت خوانی سے ہوگا۔ اسی تسلسل میں 5 ستمبر کو قاضی پورہ میں جشنِ عید میلاد النبیؐ کے تحت محفل نعت و تقریر ہوگی جس میں علمائے کرام سیرت طیبہ ﷺ پر روشنی ڈالیں گے اور مختلف تنظیمیں عقیدت کے پھول نچھاور کریں گی۔ پروگرام کی تیاریوں میں کمیٹی کے سرپرست حاجی نبی احمد، مولانا حبیب الرحمٰن نوری، ماسٹر کلام، حبیب احمد، ماسٹر معراج الحق اور ماسٹر خلیل احمد ڈائر پوری جانفشانی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔

چار لوگوں پر جان سے مار دینے کی دھمکی دینے کا الزام

دیوبند: 3/ستمبر (فیروز خان) دیوبند کے قریبی گاؤں رنکھنڈی کے رہنے والے وشنو نے کوتوالی دیوبند میں تحریر دیکر گاؤں کے ہی چار لوگوں پر جان سے مار دینے کی دھمکی دینے کا الزام لگایا ہے۔ تحریر کی بنیاد پر پولیس نے معاملہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کو دی گئی تحریر میں گاؤں رنکھنڈی کے رہنے والے وشنو نے بتایا ہے کہ گاؤں کے ہی پچھایا پٹی کے رہنے والے دنیش، انکت، کنہیا اور راجیش نے گزشتہ دنوں اس کے بھائی لکشمی شنکر کو شراب میں کوئی زہریلی چیز پلا کر اس کو قتل کردیا تھا جس کی رپورٹ اس نے تھانہ دیوبند میں کرادی تھی۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد سے ہی مذکورہ لوگ اس سے رنجش رکھتے چلے آرہے ہیں اور اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ وشنو کی تحریر پر پولیس نے ملزمان کے خلاف مختلف دفعات میں مقدمہ درج کرلیا ہے۔ وہیں تھانہ فتح پور پولیس نے مخبر کی اطلاع پر بائک چوری کے الزام میں ایک چور کو گرفتار کرلیا۔

ڈاکٹر سید مشہود علی مرحوم کے صاحبزادہ سید یاسر یزدانی کا حرکت قلب بند ہوجانے کے سبب انتقال

دیوبند: 3/ستمبر (فیروز خان) دیوبند کے قدیم مشہور و معروف معالج حکیم سید محمود مرحوم کے پوتے دلی والے ڈاکٹر کے نام سے مشہور ڈاکٹر سید مشہود علی مرحوم کے صاحبزادہ 40 سالہ ڈاکٹر سید یاسر یزدانی کا حرکت قلب بند ہوجانے کے سبب انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حادثہ وفات پر دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند، رشتہ داروں، عزیز و اقارب، تعلیمی، ادبی، علمی، سماجی و سیاسی شخصیات، عوامی اداروں مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند، مدنی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، نواز گرلز پبلک اسکول دیوبند، ٹیچرز ایسوسی ایشن، پریس ایسوسی ایشن دیوبند اور شہر کے تمام اردو و ہندی کے صحافیوں سمیت مولانا سید احمد خضر شاہ، ڈاکٹر سید تجمل حسین، ڈاکٹر انور سعید، سہیل صدیقی، ڈاکٹر نواز دیوبندی، ڈاکٹر عبید اقبال عاصم، عمر فاروق، حاجی فیروز خان، خورشید انوار صدیقی، سید وجاہت شاہ، تنویر اجمل دیوبندی، ماسٹر شمیم کرتپوری، دلشاد خوشتر، آباد علی و جملہ متعلقین نے غم زدہ خاندان و پسماندگان سے اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے آمین اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ثم آمین۔ مرحوم کی نماز جنازہ دو پہر ڈیڑھ بجے (بعد نماز ظہر) جامعہ امام محمد انور شاہ عقب عیدگاہ دیوبند میں ادا کی گئی اور تدفین عیدگاہ دیوبند سے متصل مزار انوری میں کی گئی۔

ریکارڈ توڑ بارش سے شہروں سے دیہی علاقوں تک نظام زندگی درہم برہم

گلی، محلوں میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا، کسانوں کی فصلوں کو بھی نقصان

بلندشہر 3 ستمبر (پریس ریلیز) بلندشہر ضلع میں طوفانی بارش نے ریکارڈ توڑتے ہوئے شہر سے دیہی علاقوں تک نظام زندگی درہم برہم کر دیا ہے۔ بارش کے باعث شہر پانی پانی ہوگیا، گلیاں، محلے، بازار، پوش کالونیاں وغیرہ پانی میں ڈوب گئے۔ کئی علاقوں میں دو سے تین فٹ پانی جمع ہونے سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران موسم خوشگوار ہونے سے گرمی سے راحت ملی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ضلع میں شدید بارش کے حوالے سے الرٹ جاری کیا ہے۔ جس کا اثر صبح سے ہی نظر آنے لگا۔ بارش کا سلسلہ صبح سے وقفے وقفے سے جاری ہے۔ کچھ دیر کے لیے سورج نظر آیا لیکن پھر آسمان بادلوں سے ڈھک گیا۔ بارش کے گھنے کالے بادل چھائے رہے۔ دوپہر 12 بجے ایک بار پھر بوندا باندی شروع ہوگئی۔ اس کے بعد شام تک موسم برساتی رہا۔ کبھی موسلا دھار اور کبھی ہلکی بارش کے باعث پانی جمع ہونے اور کیچڑ کے باعث لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بلندشہر میں ڈی ایم روڈ، کچہری روڈ، ساٹھا، دیوی پورہ، کرشنا نگر، آنند وہار، رادھا نگر سمیت کئی علاقوں میں ٹریفک متاثر ہوا۔ کم سے کم درجہ حرارت 24 اور زیادہ سے زیادہ 28 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ایک ہفتہ تک موسم میں اتار چڑھاؤ رہے گا۔ کم سے کم درجہ حرارت 26 اور زیادہ سے زیادہ 31 ڈگری سیلسیس تک پہنچ جائے گا۔ اس دوران گرج چمک کے ساتھ تیز بارش کا امکان ہے۔ سڑکوں میں گڑھے ہونے سے آمدورفت میں لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پانی بھر جانے کی وجہ سے گڑھے نظر نہیں آتے ہیں۔ موسلا دھار بارش سے فصلوں کو بھی شدید نقصان ہے، اگر بارش کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو کسانوں کو مزید نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ بارش کی وجہ سے گنے اور دھان کی فصلیں گر گئی ہیں۔ جوار کے ساتھ ساتھ پکی ہوئی دھان کی فصل گرنے سے کافی نقصان ہو رہا ہے۔ موسم خوشگوار ہونے سے لوگوں کو گرمی سے راحت ملی ہے۔ 16 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں سے موسم خوشگوار ہوگیا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے موسم کے پیش نظر ضلع کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اسکولوں میں نرسری سے بارہویں کلاس تک کی بدھ کو چھٹی کرنے کا اعلان کیا تھا۔ منگل اور بدھ کو ہونے والی موسلا دھار بارش کی وجہ سے پانی کی سطح میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ روزانہ تقریباً 120 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی جارہی ہے۔

بیوی کو قتل کرنے کی سازش کرنے والا شوہر ساتھیوں سمیت گرفتار

ملزمان سے آلۂ قتل طمنچہ، چاقو، موٹر سائیکل اور 20 ہزار روپے کی نقدی برآمد

بلندشہر 3 ستمبر (پریس ریلیز) بلندشہر میں شوہر کے ذریعہ بیوی کو قتل کرنے کی سازش کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے شوہر سمیت چار ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ یہ واقعہ یکم ستمبر کو اس وقت پیش آیا جب متاثرہ پوجا عدالت سے تاریخ کر کے واپس آرہی تھی۔ کالی ندی کے قریب نامعلوم حملہ آوروں نے اسے گولی ماردی۔ شدید زخمی پوجا کو ہائر میڈیکل سینٹر میں داخل کرایا گیا تھا۔ صدر کوتوالی پولیس کی تحقیقات میں پتہ چلا کہ پوجا کا شوہر ہریش شرما اس حملے کا ماسٹر مائنڈ ہے۔ میاں بیوی کے درمیان کافی دنوں سے جھگڑا چل رہا تھا۔ بیوی نے شوہر پر کئی مقدمے درج کرا رکھے تھے۔ ان مقدمات سے پریشان ہو کر ہریش نے اپنی بیوی کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جس کے لیے ہریش نے ساڑھے تین لاکھ روپے میں بیوی کے قتل کا منصوبہ تیار کیا اور تقریباً 80 ہزار بطور پیشگی بھی دیدیے۔ باقی رقم کام ہونے کے بعد دینا طے ہوئی تھی۔ حملے کے دن ہریش نے پوجا کی حملہ آوروں سے شناخت کرائی تھی تاکہ کسی بھی قسم کی دھوکہ دہی سے بچا سکے۔ پولیس نے ہریش شرما، سنتوش، رجت اور برج کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان سے ایک طمنچہ، دو چاقو، ایک موٹر سائیکل اور 20 ہزار روپے برآمد ہوئے ہیں۔ تمام ملزمان کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔

سیرت النبیؐ پر عمل کر کے ہم معاشرتی برائیوں سے بچ سکتے ہیں

زید پور کی مسجدِ عائشہ زین محل و مسجدِ علی اسلام نگر میں منعقد جلسوں سے علماء کا خطاب

بارہ بنکی (محمد مدثر) رسول اکرمؐ کی مبارک زندگی ہر انسان کے لئے نمونہ ہے، زندگی کے ہر شعبہ و گوشہ میں اس سے رہنمائی ملتی ہے، گھریلو معاملات ہوں یا سماجی امور آپ کی حیات روشن مینار ہے جو حق کے متلاشی کو صحیح سمت بتاتی ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مسجدِ عائشہ زین محل میں منعقد جلسہ سیرت النبیؐ و اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی ابرار حسن ایوبی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے حقوق العباد پر انتہائی زور دیا ہے۔ والدین کی نافرمانی کا وبال دنیا میں بھی اولاد کو گھیرتا ہے، پڑوسی کے حقوق کو ادا کرنا مؤمن کی شان اور ایمان کی علامت ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا نوجوان نشہ آور چیزوں میں پڑ کر اپنی جوانی و آخرت کو خراب کر رہا ہے جس سے معاشرہ میں نت نئی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ سیرت النبیؐ کی روشنی عام کرو اور ماحول کو سدھارو۔ قبل ازیں جلسہ کا آغاز قاری وجہ القمر کی تلاوت اور عبداللہ کی نعت و منقبت سے ہوا۔ صدارت سماجی کارکن محمد طہٰ نے اور نظامت قاری محمد عثمان ندوی نے کی۔ اس موقع پر حاجی محمد سعید، مولانا محمد عرفان ندوی، مولانا محمد اسجد ندوی، حافظ محمد مجیب، مولانا ابو درداء ندوی، شفیق، ماسٹر محمد وسیم، سعید احمد وغیرہ موجود رہے۔ جلسہ کا اختتام مفتی ابرار حسن ایوبی ندوی کی دعا پر ہوا۔ دوسری طرف مسجدِ علی اسلام نگر زید پور میں حاجی صغیر احمد کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسجد ندوی ناظم تعلیمات مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم نے کہا کہ اسلام رسم و رواج اور عادات کی پُرزور مخالفت کرتا ہے اور عبادات پر زور دیتا ہے۔ پیغمبرِ اسلام کی ولادت بلاشبہ خوشی کا دن ہے لیکن موجودہ دور میں سیرتِ رسول پر عمل درآمد کرنا ضروری ہے۔ ربیع الاول میں جو خدائی بہار آئی ہے اس سے مردہ ضمیر دل کو آباد کرنے کی ضرورت ہے، نبی اکرمؐ کی محبت تو مؤمن کا شعار ہے اور اس محبت کا اظہار اطاعت و اتباع سے ہوگا جیسے صحابہ کرام نے کیا ہے۔

ملک کی تمام عدالتوں میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر لگانے کا مطالبہ

شیکھر آزاد کا سی جے آئی کو مکتوب

شاملی: 3 ستمبر (پی این ایس) اترپردیش کے نگینہ سے ایم پی اور آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے قومی صدر چندر شیکھر آزاد نے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) بھوشن رام کرشن گوئی کو ایک خط لکھ کر ملک کی تمام عدالتوں میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر لگانے کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے اس مطالبے کو سوشل میڈیا پر شیئر کیا ہے جس کے بعد سیاسی گلیاروں میں اس کی کافی چرچا ہو رہی ہے۔ ایم پی نے اپنے خط میں کہا ہے کہ بابا صاحب نے ہمیں وہ آئین دیا جس پر ہماری عدلیہ کھڑی ہے اور جو ہر شہری کو برابری، آزادی اور انصاف کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نہ صرف ایک عظیم مفکر بلکہ وہ عدلیہ کی آزادی اور مساوی انصاف کے نظام کے رہنما بھی تھے۔ چندر شیکھر آزاد نے تین اہم نکات پیش کیے ہیں: بابا صاحب کی تصویر تمام عدالتوں میں لگائی جائے۔ یہ قدم عدلیہ کی غیر جانبداری اور آئینی اقدار سے وابستگی کی علامت ہوگا۔ اس سے استحصال زدہ اور محروم طبقے کو یہ پیغام جائے گا کہ عدالتیں نہ صرف قانون کا احترام کرتی ہیں بلکہ آئین بنانے والے کے نظریات کا بھی احترام کرتی ہیں۔ ٹیرف کے خلاف مرکزی حکومت سے مداخلت کا مطالبہ: ایک اور ٹویٹ میں چندر شیکھر آزاد نے امریکی صدر ٹرمپ کی طرف سے عائد ٹیرف کی وجہ سے ہندوستان کے کاریگروں اور برآمد کنندگان پر پڑنے والے برے اثرات پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دستکاری، جوتے اور ریڈی میڈ گارمنٹس جیسی صنعتوں کو اس بحران کا سامنا ہے۔ ایم پی نے کہا کہ ملک بھر میں بہت سے بڑے یونٹ ہنر مند کاریگروں کو فارغ کر رہے ہیں کیونکہ انہیں آرڈر نہیں مل رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت اور جی ایس ٹی کونسل (@GST_Council) سے اس معاملے میں فوری مداخلت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے جی ایس ٹی کی شرح میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کئی تجاویز پیش کی دیں۔

بینک سے رقم نکالتے ہی پروفیسر کی جیب سے 45 ہزار چوری، سیکیورٹی سسٹم پر اٹھے سوال

جونپور: 3 ستمبر (پی این ایس) شہر کی سول لائن چوکی سے صرف 500 میٹر کے فاصلے پر بدمعاشوں نے چوری کی بڑی واردات کو انجام دیا۔ ٹی ڈی کالج کے شعبہ کیمسٹری کے سابق صدر راگھویندر پرتاپ سنگھ جب اسٹیٹ بینک کی مین برانچ سے 45 ہزار روپے نکال کر واپس آرہے تھے تو ان کی جیب سے نقدی چوری ہوگئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ چوری کی یہ واردات دو خواتین نے انجام دی، جو سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگئی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ واقعہ پولیس چوکی سے کچھ ہی فاصلے پر پیش آیا، جس کی وجہ سے شہر کے سیکیورٹی نظام پر سنگین سوالات اٹھنے لگے۔

پون سنگھ: ایک کروڑ سے فلم بنائی، منافع کمایا، حصہ نہیں دیا

پون سنگھ سمیت چار کے خلاف ایف آئی آر

وارانسی: 3 ستمبر (پی این ایس) بھوجپوری گلوکار اور اداکار پون سنگھ سمیت چار لوگوں کے خلاف منگل کی رات کینٹ تھانے میں 1.13 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی اور دیگر الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ سی جے ایم منیش کمار کے حکم پر درج کیس کی جانچ انسپکٹر ستیہ پرکاش کریں گے۔ ہوٹل اور ٹور اینڈ ٹریول بزنس مین وشال سنگھ نادیسر نے عدالت میں درخواست دی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پون سنگھ، فلم پروڈیوسر اروند چوبے، پریم شنکر رائے اور بیوی سیما رائے نے فلم بنانے کے نام پر 1.13 کروڑ روپے جمع کیے لیکن حصہ نہیں دیا۔ فلم بنانے کے بعد اس نے سارا منافع ہتھیا لیا۔ کینٹ تھانہ علاقے کے نادیسر کے ٹور اینڈ ٹریولز آپریٹر وشال سنگھ نے عدالت کو بتایا کہ 2017 میں ممبئی میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران وہ مہاراشٹر کے پونے شہر چنچواڑ کے رہنے والے پریم شنکر رائے اور اس کی بیوی سیما رائے سے رابطے میں آیا۔ دونوں نے فلم بنانے اور اچھا منافع کمانے کی بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ فلم میں بھوجپوری فلم اسٹار پون سنگھ کو لیں گے۔ فلم بنانے میں جو بھی خرچ آئے گا، اس کی ادائیگی اترپردیش حکومت کی سبسڈی سے کی جائے گی۔ مئی 2018 میں دونوں نے اداکار پون سنگھ کے ساتھ نڈیسر کے دفتر میں ملاقات کا اہتمام کیا۔ جون 2018 میں، پریم شنکر رائے اور سیما رائے نے ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ پیسے لگائیں ورنہ پون سنگھ ایک اور فلم سائن کریں گے۔ اس نے اپنی اور اپنے بھائی کی شراکتی کمپنی رودھیکا انٹرپرائزز کے اکاؤنٹ سے کئی تاریخوں پر 32.60 لاکھ روپے اپنی کمپنی شریاس فلم پرائیویٹ لمیٹڈ کے اکاؤنٹ میں بھیجے۔ فلم کی شوٹنگ نومبر 2018 میں شروع ہوئی تھی۔ پریم شنکر، ان کی اہلیہ سیما رائے اور پون سنگھ اور ان کے ساتھی اروند چوبے نے نادیسر کے ہوٹل سٹی ان کینٹ میں ملاقات کی۔ ان لوگوں نے فلم کے اخراجات اور حصہ داری کے حوالے سے کمپنی کے خط پر جعلی دستاویز تیار کی۔ مجھے فلم پروڈیوسر کے طور پر دکھایا گیا۔ کہا گیا کہ منافع کا 50 فیصد پروڈیوسر، 25 فیصد شریک پروڈیوسر، 20 فیصد اداکار اور 5 فیصد ڈائریکٹر کو جائے گا۔

کسی بھی اہل شخص کو مکان سے محروم نہیں ہونا چاہیے

شہری ترقیات کے وزیر اکلیش شرما نے پردھان منتری آواس یوجنا (شہری) 2.0 کی جائزہ میٹنگ میں افسران کو سخت ہدایات دیں

لکھنؤ 03 ستمبر۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اکلیش شرما نے لکھنؤ کے سنگم آڈیٹوریم میں پردھان منتری آواس یوجنا (اربن) 0.2 کے تحت جاری سرگرمیوں اور پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ میٹنگ کے دوران وزیر شری شرما نے تمام ضلعی سطح کے افسران کو ہدایت دی کہ کوئی بھی اہل شخص پردھان منتری آواس یوجنا (شہری) کے تحت مکانات سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے وارڈ وار کیمپ لگانے اور تمام اہل خاندانوں کی درخواستوں کو فوری طور پر نمٹانے کی ہدایت کی۔ اس دوران انہوں نے خاص طور پر کم پیش رفت والے اضلاع کے افسران کو درخواستیں جلد نمٹانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ 15 دن بعد دوبارہ جائزہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ جو افسران مشن موڈ میں کام نہیں کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور زیر التواء درخواستوں کو جلد نمٹانے کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر مسٹر شرما نے ڈائرکٹر SUDA کو شکایات اور تجاویز کے لیے ایک ٹول فری ہیلپ لائن نمبر جاری کرنے کی بھی ہدایت کی۔ میٹنگ میں شہری ترقی کے وزیر نے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا صرف ایک سرکاری اسکیم نہیں ہے، بلکہ یہ غریب اور محروم خاندانوں کی زندگیوں میں عزت، سلامتی اور استحکام فراہم کرنے کی مہم ہے۔ انہوں نے افسران کو مشن موڈ میں کام کرنے اور ہدف کو بروقت مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر مسٹر شرما نے افسران سے کہا کہ اس اسکیم کے ذریعہ غریبوں کی خدمت کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ یہ اسکیم غریبوں کے خوابوں اور امیدوں سے جڑی ہوئی ہے، اس لیے ہر اہل شخص کو مکان فراہم کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ میٹنگ میں ڈائریکٹر ایس یو ڈی اے مسز اپورا دوبے نے بتایا کہ پردھان منتری آواس یوجنا اربن (2) کے تحت حکومت ہند کی طرف سے اتر پردیش میں اب تک 605,52,2 مکانات کی منظوری دی گئی ہے جو کہ ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ اس اسکیم کے تحت اب تک پوری ریاست میں رہائش کے لیے حکومت ہند کے یونیفائیڈ وے پورٹل پر کل 22 لاکھ سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ 10 سب سے زیر التواء اضلاع یعنی کشی نگر، مرزا پور، پرتاپ گڑھ، گورکھپور، بریلی، مہاراج گنج، میرٹھ، سنت کبیر نگر، ماؤ اور سہارنپور کے افسران کو جلد نمٹانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ غازی آباد، فیروز آباد، بجنور، علی گڑھ، جھانسی وغیرہ اضلاع میں ترقی بہتر ہے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری مسٹر امرت ابھیجت، سکریٹری مسٹر اجے شکلا، سکریٹری مسٹر انوج جھا، اسپیشل سکریٹری مسٹر ستیہ پرکاش پٹیل اور محکمہ کے دیگر افسران موجود تھے۔ تمام ضلعی سطح کے افسران ورچوئل میڈیم کے ذریعے جڑے رہے۔

یکتدھارا منریگا کو مزید شفاف بنائے گا: کیشو پرساد موریہ

پورٹل یکتدھارا گاؤں میں منریگا کو زیادہ موثر بنائے گا

لکھنؤ 03 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی کیشو پرساد موریہ کی رہنمائی میں منریگا کے کاموں میں شفافیت اور نگرانی کے لیے اختراعی کام کیا جارہا ہے۔ کیے گئے انتظامات کے انتہائی بامعنی اور مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ منریگا کے کاموں میں شفافیت لانے اور مزدوروں کی ادائیگی میں ہیرا پھیری کو روکنے کے لیے اس سمت میں اختراعی کام کیا جارہا ہے۔ اسی سلسلے میں یکتدھرا پورٹل شروع کیا جارہا ہے۔ یکتدھارا پورٹل مہاتما گاندھی نریگا کو مزید شفاف بنائے گا۔ مالی سال 2026.27 سے، منریگا کے تمام کام یوکتدھارا پورٹل پر اپ لوڈ کیے جائیں گے۔ اس پورٹل پر ایکشن پلان، مقام، لاگت اور ہر کام کی پیشرفت کی مکمل تفصیلات درج کی جائیں گی۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جیوگرافک انفارمیشن سسٹم (GIS) پر مبنی منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ یعنی کس گاؤں میں، کس جگہ، کتنے علاقے میں اور کس لاگت پر کام ہونا ہے، یہ تمام معلومات نقشے پر درج ہوں گی۔ اس سے نہ تو کام دوبارہ اسی جگہ پر دکھایا جائے گا اور نہ ہی اضافی ادائیگی کا کوئی امکان ہوگا۔ اس کا براہ راست فائدہ گاؤں والوں کو ملے گا۔ دیہات میں جو بھی کام ہوگا، ان کی معلومات اب کھلے عام دستیاب ہوں گی۔ یوکتدھارا پورٹل سے اسکیموں کی شفافیت میں اضافہ ہوگا اور بے قاعدگیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ گاؤں والوں کو اعتماد کے ساتھ روزگار اور ترقیاتی کاموں کا فائدہ بروقت ملے گا۔ یہ پورٹل مہاتما گاندھی نریگا کے تحت دیہی ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی اور نفاذ کے لیے ایک منظم اور شراکتی نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ یہ عمل گرام پنچایت کے منصوبہ ساز کے نظام میں لاگ ان ہونے اور زمین کی تزئین کی تعارف کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک ضروری قدم ہے، جس میں گاؤں کی جغرافیائی اور موضوعاتی خصوصیات کو کئی GIS پر مبنی نقشہ کی تہوں کے ذریعے دریافت کیا جاتا ہے۔ ان میں انتظامی حدود، زمین کے استعمال کے نمونے، مٹی کے کٹاؤ کے علاقے، زمینی پانی کی دستیابی اور سیٹلائٹ کی تصاویر شامل ہیں، جو اجتماعی طور پر باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ اس کے بعد، صارفین MSME (Landscaped Asset Functions) اور Non Landscaped زمروں کے تحت سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ L&S سرگرمیوں کے لیے، نظام پہلے سے طے شدہ اصولوں کی بنیاد پر ممکنہ مقامات کی تجویز کرتا ہے۔ی

کیرا گرام پنچایت کا بائیو گیس پلانٹ خود کفالت کا نمونہ ہے: اوم پرکاش راج بھر

توانائی، صفائی، ماحولیات اور روزگار: محکمہ پنچایتی راج کے اقدامات دیہی ترقی میں انقلابی تبدیلیاں لاتے ہیں

لکھنؤ: 03 ستمبر۔اتر پردیش کے رام پور ضلع کی شاہ آباد تحصیل میں واقع کیرا گرام پنچایت نے محکمہ پنچایتی راج کے اختراعی اقدام کے ذریعے خود انحصاری اور پائیدار ترقی کی طرف ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے۔ یہاں نصب 85 کیوبک میٹر صلاحیت کے بائیو گیس پلانٹ نے دیہی زندگی میں توانائی کا انقلاب برپا کردیا ہے۔ روزانہ تقریباً 51 کلو بائیو گیس کی پیداوار کی بنیاد پر چلنے والے جنریٹر سے اب تک 25200 یونٹ بجلی پیدا کی جاچکی ہے۔ اس کے نتیجے میں پنچایت کو تقریباً 5.2 لاکھ روپے کی براہ راست بچت ہوئی ہے۔ یہ بجلی نہ صرف کاشتکاری اور آبپاشی جیسے زرعی کاموں میں استعمال ہورہی ہے بلکہ مقامی سطح پر چارہ مشین، کمیونٹی بلڈنگ اور دیگر دیہی ضروریات کو بھی پورا کررہی ہے۔ اس پروجیکٹ نے گاؤں کو بیرونی ذرائع پر انحصار سے آزاد کرکے خود انحصاری کی ایک نئی مثال قائم کی ہے۔ بائیو گیس پلانٹ نے نہ صرف توانائی کا مسئلہ حل کیا ہے بلکہ گاؤں کی معاشی حالت کو مضبوط کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ بجلی سے ہونے والی بچت کے علاوہ، پنچایت کو اب تک 53000 کی اضافی آمدنی بھی ملی ہے، جسے مقامی ترقیاتی کاموں میں لگایا گیا ہے۔ ساتھ ہی، پنچایت نے دیہی معیشت کو ایک نئی سمت دینے کے لیے آئل پریس مشین متعارف کرائی ہے۔ اس میں کسانوں کی سرسوں سے خالص تیل نکالا جا رہا ہے جس سے دیہی مصنوعات کی برانڈنگ اور مارکیٹنگ کو فروغ مل رہا ہے۔ اس اقدام سے مقامی سطح پر نوجوانوں اور خواتین کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری جانب بائیو گیس پلانٹ سے نکلنے والی باقیات کو نامیاتی کھاد کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے جس سے کیمیائی کھادوں پر انحصار کم ہوا ہے اور کسانوں کو قدرتی کاشتکاری کو اپنانے کی ترغیب ملی ہے۔ اس طرح یہ منصوبہ صاف توانائی، دیہی صنعت اور ماحولیاتی تحفظ کا منفرد سنگم پیش کر رہا ہے۔ پنچایتی راج کے وزیر عزت مآب اوم پرکاش راج بھر نے اس اقدام کی تعریف کی اور کہا کہ کیرا گرام پنچایت کی کامیابی پوری ریاست کے لیے ایک متاثر کن نمونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ پنچایتی راج کی اسکیمیں اسی وقت کامیاب ہوتی ہیں جب مقامی نمائندے، تکنیکی ماہرین اور دیہی سماج مل کر کام کریں۔ اس موقع پر پنچایتی راج کے ڈائرکٹر امیت سنگھ نے بھی کیرا پنچایت کی ترقی کو محکمے کی اسٹریٹیجک سوچ کی جیتی جاگتی مثال کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گاؤں کے نوجوانوں کو پلانٹ آپریشن کی استعداد کار کے لیے خصوصی تکنیکی تربیت فراہم کی گئی ہے جس سے ایک قابل اور تربیت یافتہ افرادی قوت پیدا ہوئی ہے۔ اس اجتماعی کوشش نے نہ صرف گرام پنچایت کو خود کفیل بنایا ہے بلکہ دیہی ہندوستان کی پائیدار اور سبز ترقی کی راہ بھی ہموار کی ہے۔

باغپت: جمنا میں طغیانی، سینکڑوں بیگھے زمین زیر آب

باغپت:3 ستمبر (یو این آئی) ہتھنی کنڈ بیراج سے مسلسل پانی چھوڑنے کی وجہ سے باغپت ضلع میں جمنا ندی نے خوفناک شکل اختیار کرلی ہے۔ بدھ کے روز سنکرود گاؤں کے جنگل میں بنے ڈیم میں لیکیج کی خبر سے علاقے میں ہلچل مچ گئی۔ گاؤں والوں کی اطلاع پر محکمہ آبپاشی کی ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچی اور گاؤں والوں کے ساتھ مل کر مٹی کی بوریاں ڈال کر رساو کو روکا۔ بروقت رساو پر قابو پانے سے ڈیم ٹوٹنے کا خطرہ ٹل گیا لیکن گاؤں والوں میں خوف وہراس کا ماحول بنا ہوا ہے۔ بدھ کی صبح کھیکڑا علاقے کے ڈیم میں رساو دیکھا گیا۔ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے گاؤں والوں نے گروپوں میں ڈیم کی نگرانی شروع کردی ہے۔ انہیں خدشہ ہے کہ کہیں شبگا گاؤں کی طرح سبحان پور گاؤں کے جنگل میں بھی پہلے ہوئے باندھ ٹوٹنے کے واقعہ کی طرح یہاں بھی بڑا حادثہ نہ پیش آجائے۔ دوسری جانب طغیانی زدہ جمنا نے ضلع کے شبگا، جاگوس، موی کالا، سنکراؤ، عبدالپور اور سبحان پور اور آس پاس کے دیہاتوں میں سینکڑوں ایکڑ گنے، دھان اور سبزیوں کی فصلوں کو تباہ کردیا ہے۔

شان وشوکت سے نکالا جائے گا جلوس محمدی: مفتی ابوالعرفان

درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ سے برامد ہونے والے جلوس محمدی کی تیاریاں مکمل

لکھنؤ۔آل انڈیا محمدی مشن کے ہیڈ آفس استانہ حمیدیہ فرنگی محل چوک لکھنؤ میں محمدی مشن کے تمام ذمہ داران کی بیٹھک جلوس محمدی کے تعلق سے منعقد ہوئی جس میں آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی سرپرستی اور سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن کی صدارت میں نکلنے والے جلوس محمدی کی تیاری کے سلسلے میں باقاعدہ غور وفکر کیا گیا۔ میٹنگ میں مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ آل انڈیا محمدی مشن نے تمام انجمنوں سے اپیل کی ہے دوپہر 1 بجے درگاہ مخدوم شاہ مینا شاہ پر تشریف لے آئیں۔ جلوس محمدی کی سبھی انجمنے اپنے محلے اور علاقوں میں گشت کرکے پھر درگاہ شریف تشریف لائیں گے۔ جلوس روایتی انداز میں جھنڈوں اور بینر کے ساتھ ہی لے کر سبھی انجمن آئیں، جلوس میں خیال رکھیں کسی کو کوئی دشواریاں نہ ہو۔ جلوس کے دوران راہ گیروں اور ایمبولینس یا مریض کا خاص خیال رکھا جائے۔ جلوس محمدی میں عورتوں اور چھوٹے بچوں کو لانے سے پرہیز کریں، جلوس میں چھوٹے جھنڈوں کا استعمال کریں، بڑے جھنڈوں میں لکڑی کے ڈنڈوں کا استعمال کریں تا کہ بجلی کے تار سے خطرہ کم ہوجائے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے بیان میں کہا جلوس محمدی کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں جلوس اپنے روایتی انداز میں بڑی شان وشوکت سے نکالا جائے گا۔ بتاریخ 5 ستمبر 2025 کو دوپہر 2.30 بجے درگاہ سے جلوس برامد ہوکر منڈی کراسنگ ہوتے ہوئے جیوتبا پھولے پارک پر جشن عید میلادالنبی میں تبدیل ہوجائے گا جہاں محفل میلاد کے بعد صلاۃ وسلام وملک کی ترقی اور سلامتی کی خصوصی دعا کی جائے گی۔ نشات گنج مڑیاؤں کھدرا، بالاگنج، صدر، قیصر باغ، گولا گنج کی تمام انجمن اور زونل انچارج محمدی مشن کی اپیل کا خاص خیال رکھتے ہوئے ہی جلوس لے کر درگاہ آئیں گے، جلوس اپنے روایتی انداز میں ہی نکالا جائے گا کسی نئی روایت سے پرہیز کریں۔

اعجاز علی مینائی کی جلوس محمدی میں شامل ہونے کی اپیل

لکھنؤ:03 ستمبر (پریس ریلیز) اعجاز علی مینائی نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل سنت والجماعت کا جلوس محمدی ہر سال کی طرح امسال بھی درگاہ شاہ مینا سے بعد نماز جمعہ اٹھے گا۔ انہوں نے سبھی لوگوں سے شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا لوگوں سے اپیل کی کہ سبھی لوگ نماز جمعہ وقت پر ادا کرکے جلوس میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ نماز دین کا ستون ہے اس لئے کوئی بھی نماز جمعہ قضا نہ کریں بلکہ پہلے اپنی نماز ادا کریں پھر جلوس میں شریک ہوں۔ محمد آفاق نے کہا کہ جلوس میں شامل ہونے والوں سے میری مودبانہ گذارش ہے کہ کسی طرح کی کوئی انتشار نہ پھیلائیں کہیں کوئی انتشار محسوس ہو تو پولیس انتظامیہ کو خبر کریں اور پولیس انتظامیہ کا تعاون کریں۔

قیصر باغ سے نکلنے والی جلوس کی قیادت عارف میاں قادری نقشبندی کریں گے

لکھنؤ:03 ستمبر (پریس ریلیز) انجمن فدایان مصطفی اور انجمن غلام مصطفی سمیت کئی انجمنوں کی قیادت حضرت مولانا عارف میاں نقشبندی کریں گے، یہ سبھی انجمن مولانا کی قیادت میں بعد نماز جمعہ قیصر باغ سے نکل کر درگاہ شاہ مینا میں جلوس محمدی میں شامل ہوگی۔ انہوں نے شہر کے لوگوں سے جلوس محمد میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جلوس محمدی میں ہم اس طرح شامل ہوں کہ لوگوں کو کہیں کسی طرح کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے، سماجی کارکن محمد آفاق نے کہا کہ رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انسانیت کا پیغام دیا ہے اس لئے ہمیں اسی پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

سیرت النبیؐ کا سب سے روشن عنوان اخوت ومحبت: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام ”۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ وسیرت صحابہؓ وتحفظ شریعت“ کا انعقاد

لکھنؤ، ۳ستمبر۔سرور کائنات خاتم الانبیاء رسول اکرمؐ کی سیرت مبارک کا سب سے روشن اور جلی عنوان رحمت ہے۔ آپؐ کو رب العالمین نے ”رحمۃ للعالمین“ یعنی دنیا جہاں پر (اپنی) رحمت ہی کے لیے بھیجا ہے۔ آپؐ کو رب العالمین نے ”خلق عظیم“ کے خطاب عالی سے سرفراز فرمایا۔ تمام مخلوق خداوندی خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان سب پر آپؐ کی رحمت وشفقت عام تھی۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج دارالعلوم فرنگی محل میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام دسویں جلسے کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ رسول اکرمؐ مکارم اخلاق، رحمت وشفقت، رفق وملاطفت، محبت ومودت، اخوت والفت، نوازش کرم گستری میں ساری انسانیت کے امام تھے۔ آپؐ انسانوں کے دکھ درد، رنج وغم اور پریشانیوں کو نہ صرف گہرائی سے سمجھتے تھے بلکہ ان کے غموں اور دکھوں میں شریک بھی ہوتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو دوسروں پر رحم اور مہربانی نہیں کرتا وہ خود رحمت سے محروم رہے گا۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: آسانی پیدا کرنا سختی نہ کرنا، خوش خبری دینا اور نفرت نہ پھیلانا۔ رسول اکرمؐ نے جانوروں کو کھلانے پلانے کی ہدایت فرمائی۔ ان کو پریشان کرنے اور ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے کی ممانعت ہی نہیں فرمائی بلکہ جانوروں کی تکلیف دور کرنے اور ان کو آرام پہنچانے کو اجر وثواب کا سبب بتایا۔ مولانا خالد رشید نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے احترام آدمیت اور عظمت انسانیت کی اہمیت بتانے کے لیے فرمایا کہ مخلوق تو سب پروردگار عالم کا کنبہ ہے اور خداوند قدوس کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ آپؐ نے رحمت الٰہی کے حصول کے لیے بندگان خدا پر رحمت وشفقت کو شرط اور ذریعہ قرار دیا۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے: رحم کرنے والوں پر رحمن کی رحمت ہوتی ہے اگر تم اہل زمین پر رحم کروگے تو وہ جو آسمان پر ہے تم پر رحمت نازل کرے گا۔ مولانا نے تمام مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگیوں میں سیرت نبویؐ اپنانے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ دنیا وآخرت میں کامیاب اور سرخ رو ہوں۔

حضورؐ کی سیرت کو اپنا کر اپنی زندگی کو نمونہ بنائیے: مولانا خالد رشید

مدرسہ عالیہ عرفانیہ عبدالعزیز روڈ، چوک، لکھنؤ میں جلسہ سیرت النبیؐ ونعتیہ مشاعرہ کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ: فن تجوید وقرأت کا مرکز مدرسہ عالیہ عرفانیہ عبدالعزیز روڈ چوک، لکھنؤ میں سرکار دوعالم ﷺ کے پندرہ سوویں یوم ولادت باسعادت کے موقع پر جلسہ سیرت النبیؐ ونعتیہ مشاعرہ زیر صدارت جانشین رئیس القراء قاری امتیاز احمد پرتابگڑھی ناظم ومہتمم مدرسہ ہٰذا نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح احمد حسین متعلم مدرسہ ہٰذا کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد مدرسہ کے طالب علم معصوم اور ان کے رفقاء نے ترانہ مدرسہ بہترین انداز میں پیش کرکے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ نے فرمایا کہ حضورؐ کی سیرت اپنی زندگی میں اپناتے ہوئے اپنی زندگی کو ایک نمونہ بنایئے تاکہ غیر مسلم حضرات کے درمیان جو غلط فہمیاں ہیں اس کا ازالہ ہو سکے۔ بعدہٗ حضرت مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ نے پڑوسیوں کے حقوق پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور حضورؐ کی رحمت عامہ کا ذکر فرمایا۔ حضرت مولانا کفیل اشرف ازہری نے حضورؐ کے اخلاق عالیہ، کمالات فاضلہ اور آپ کے بے مثال معجزات پر اس انداز سے گفتگو فرمائی کہ سامعین پر سکتہ طاری ہوگیا۔ جناب رئیس انصاری ومحمد احمد خاں ادیب صاحبان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کی دوسری نشست کی صدارت معروف ومشہور شاعر جناب رئیس انصاری صاحب ومحمد احمد خان ادیب صاحب نے کی جس میں ملک کے نامور شعراء کرام نے رسالت مآبؐ میں اپنی عقیدت کا اظہار فرمایا۔ خاص طور پر رئیس انصاری، رفعت شیدا صدیقی، فہیم پیہانوی، اسد اعظمی، وسیم مظہر گورکھپوری، کاوش ردولوی، سلیم تابش لکھنوی، خورشید غازیپوری، مجیب فتح پوری، عرفان لکھنوی، کبیر احمد ودیگر شعراء نے حمد ونعت پیش کرکے حاضرین جلسہ کے دلوں کو مجلی ومصفیٰ کیا۔ جلسہ میں خصوصی طور پر مولانا سلیم اللہ ندوی، مولانا مشتاق ندوی، مولانا سفیان نظامی، ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی، راشد علی مینائی، مولانا یاسر فاروقی، حاجی مشرف حسین، حاجی مظفر حسین، مولانا حافظ مقصود عالم، غفران نسیم، قاری رضی الدین، مسعود عالم جیلانی، ڈاکٹر امنگ کھنہ، انوراگ مشرا (انو) قاری شبیر احمد، محمد کلیم خاں، فاروق خان، سید وصی، عمران قریشی، شہاب الدین قریشی، شاداب قریشی، سفیان الدین کے علاوہ مدرسہ ہٰذا کے اساتذہ، طلباء، مختلف اداروں کے ذمہ داران وشہر کے دور دراز کے علاقوں کے لوگوں نے شرکت کر کے جلسے کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جلسہ کے کنوینر اعجاز احمد پرتابگڑھی نبیرہ رئیس القراء قاری مشتاق احمد پرتابگڑھیؒ بانی مدرسہ ہٰذا نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پہلی نشست کی نظامت مولانا محمد اظہر الاسلام ندوی استاذ مدرسہ ہٰذا و دوسری نشست کی نظامت عاصم کاکوروی نے کی۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن نے کہا تھا کہ جو مذہب نفرت سکھاتا ہے وہ مذہب نہیں ہے: پروفیسر شفیع قدوائی

مولانا آزاد میموریل اکیڈمی لکھنؤ کے زیر اہتمام یوم اساتذہ پر آل انڈیا ویبینار

لکھنؤ، 3 ستمبر: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی لکھنؤ کے زیر اہتمام سابق صدر ہند، عظیم ماہر تعلیم اور فلسفی ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے 138 ویں یوم پیدائش (یوم اساتذہ) کے موقع پر ایک آل انڈیا ویبینار کا انعقاد کیا گیا۔ موضوع تھا: ”ثقافتی اقدار اور تعلیم کا فروغ: ڈاکٹر رادھا کرشنن اور مولانا آزاد کا نقطہ نظر“۔ مہمان خصوصی پروفیسر شفیع قدوائی (چیئرمین، شعبہ ابلاغ عامہ اور صحافت، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر رادھا کرشنن اور مولانا آزاد دونوں اپنے گہرے علمی اور نظریاتی ورثے کی وجہ سے آج بھی ہمارے لیے رہنما ہیں۔ دونوں بزرگوں نے تعلیم کو محض روزگار کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے اخلاقی اور انسانی اقدار کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا۔ آج کے ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کے دور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ طلباء کو لامحدود معلومات تک رسائی حاصل ہے لیکن ان کی تنقیدی سوچ اور صحیح اور غلط میں فرق کرنے کی صلاحیت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ایسے وقت میں رادھا کرشنن کی یہ سوچ کہ ”جو مذہب نفرت سکھاتا ہے وہ مذہب نہیں ہے“ اور مولانا آزاد کی سوچ کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو تعلیم کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں، آج بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ پروفیسر قدوائی نے زور دے کر کہا کہ مادیت سے بھرے اس دور میں ان عظیم انسانوں کی تعلیمات پر نظر ثانی کرنا بہت ضروری ہے، تاکہ نئی نسل کو انسانیت، رواداری اور ہم آہنگی جیسی آفاقی اقدار سے جوڑا جا سکے۔ اس تعلیمی سیمینار میں رانچی یونیورسٹی کے سابق چیئرمین (شعبہ اردو) پروفیسر جمشید قمر نے موضوع کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر پروفیسر عامر ریاض (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، پروفیسر جہاں ارا (کرامت مسلم گرلز پی جی کالج)، پروفیسر رودر پرساد ساہو (امبیڈکر یونیورسٹی)، پروفیسر منوج پانڈے (صدر، لکھنؤ یونیورسٹی ٹیچرس ایسوسی ایشن) اور جناب شاہنواز خان (صدر، مولانا رانچی آزاد) نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر رادھا کرشنن ہندوستانی ثقافت اور تہذیب کی روح کے نمائندہ تھے اور بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کے نظریاتی اور تعلیمی تشخص کے ترجمان بھی تھے۔ پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے مولانا آزاد نے ہندوستان کے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی اور سائنسی، تحقیقی اور ثقافتی اداروں کے قیام کی راہ ہموار کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر شارق علوی نے کہا کہ نئی نسل کو اپنے اسلاف کے نظریاتی اور اخلاقی ورثے سے روشناس کرانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ بدلتے وقت میں ان مفکرین کے افکار کی روشنی ہمیں ایک روادار، ہم آہنگ اور ترقی پسند معاشرے کی تشکیل کی طرف لے جاسکتی ہے۔ انہوں نے مولانا آزاد اور ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تصویریں تعلیمی اداروں میں لگانے کا مشورہ بھی دیا تاکہ طلباء ان عظیم ہستیوں کی خدمات سے واقف ہوسکیں۔

اسلامیہ کالج میں جشن رحمت اللعالمین آج

لکھنؤ ۳ستمبر۔ چالسواں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کے مبارک موقع پر جو اس سال آپ کی ولادت باسعادت کا پندرہ سواں سال بھی ہوگا۔ جشنؐ اور صوبائی تقریری مقابلہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں چھٹا مشاورتی جلسہ ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام، عدیل احمد صدیقی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد عرفان خاں کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ناظم جلسہ سید کفیل احمد ایڈوکیٹ نے جشنؐ اور تقریری مقابلہ کے تعلق سے تیاریوں کا جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ صدر مجلس استقبالیہ ذاکر علی ایڈوکیٹ نے مشاورتی نشست میں تمام شرکاء کا استقبال کیا اور کہا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ لوگوں کی محنتوں کو قبول فرمائے اور جشن کامیاب ہو۔ صدر جلسہ نے بانیان جشن کو یاد کیا اور جشنؐ کی کامیابی کی دعا کی۔ سید حسیب احمد کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ مسعود عالم جیلانی، انتخاب عالم جیلانی، نجم ظفر جیلانی، ڈاکٹر عتیق احمد فاروقی، عبداللہ ضمیر، نوشاد حسین پٹھانیہ، ڈاکٹر منصور حسن خاں، محمد فاروق، عشرت علی، محمد شکیل احمد، محمد سراج اشرف، محمد منیر، اسعدار شاد، ڈاکٹر عاقل حسین، ڈاکٹر وقار علوی، عرفان اللہ خاں، شعیب احمد انصاری، ثابت لکھنوی، رفیع احمد، آفتاب اثر ٹانڈوی، محمد حامد ودیگر عمائدین شہر نے شرکت کی۔

ایرا یونیورسٹی نے کیا نیشنل نیوٹریشن ماہ 2025 کا آغاز

لکھنؤ، 2 ستمبر۔ ای آر اے یونیورسٹی نے ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور غذائیت پر مرکوز ایک ماہ طویل جشن کا آغاز کرتے ہوئے نیشنل نیوٹریشن ماہ 2025 کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز درخت لگانے کی مہم اور رسمی چراغ روشن کے ساتھ کیا گیا جس میں پروفیسر (ڈاکٹر) اروند کمار سریواستو (ڈین، فیکلٹی آف سائنس)، ڈاکٹر کہکشام پروین (چیئرمین، شعبہ خوراک اور غذائیت) اور پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی، وائس چانسلر کے خطابات تھے۔ مہمان خصوصی، ڈاکٹر پیالی بھٹاچاریہ (اطفال، SGPGI) نے اپنے لیکچر میں بچوں کی مجموعی نشوونما میں ابتدائی تغذیہ کی اہمیت پر زور دیا۔ افتتاحی تقریب کی ایک خاص بات ڈاکٹر پیالی بھٹاچاریہ کی زیر صدارت بین محکمہ جاتی پینل بحث تھی اور جس میں پینلسٹ پروفیسر (ڈاکٹر) گیتیکا سریواستو (پیڈیاٹرکس، ایرا یونیورسٹی)، پروفیسر (ڈاکٹر) ایچ سی ایل راوت (نرسنگ)، پروفیسر (ڈاکٹر) الپنا راسنگھ (ڈاکٹر) ترجینیکلوجی (ڈاکٹر) الپنا راسنگھ شامل تھے۔ (آنکولوجی)، اور ڈاکٹر شیکھا سریواستو (ڈائیٹیشین، ایرا میڈیکل کالج)۔ پینلسٹس نے دودھ چھڑانے اور تکمیلی خوراک کے چیلنجز، ابتدائی غذائیت اور دائمی بیماری کے خطرات، پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں عام کمیوں اور نشوونما اور صحت میں فائٹو کیمیکلز کے کردار پر تبادلہ خیال کیا۔ سیشن کی نظامت ڈاکٹر ثنا فرین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ خوراک اور غذائیت نے کی۔ ایک ماہ تک جاری رہنے والے فیسٹیول میں چینی، نمک اور تیل کو کم کرکے موٹاپے کو کم کرنے، بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم، غذائیت اور صنفی حساس غذائیت کے بارے میں آگاہی پھیلائی گئی۔